ہماری معاشرتی برائیاں اور اُن کا سدِّ باب

مؤلف

ڈاکٹر کامران اصغر شیخ

تقریظ و دعائیہ کلمات

مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج
سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، مدینہ منورہ

تحقیق وتخریج

مفتی حسان ادریس عبدالسلام

السلام اکیڈمی
ایل ڈی اے ایونیو 1، رائے ونڈ روڈ، لاہور

مسلمانان عالم کیلئے مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج کا پیغام....

①۔ فصیلۃ الشیخ ڈاکٹر کامران اصغر شیخ کی تحریر و مرتب کردہ کتاب (معاشرتی برائیاں اور ان کا سدباب) کے موضوع پر فکر انگیز کتاب مدارس دینیہ، یونیورسٹیز، کالجز، اسکولز میں شامل نصاب ہونی چاہئے۔

②۔ تحقیقی، دعوتی اور تربیتی اسلوب پر مزین ایک علمی مقالہ جو دورِ حاضر میں موجودہ معاشرتی برائیوں اور اس کے سدباب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کیلئے عظیم مشعل راہ ہے۔

③۔ اس کتاب کی افادیت ہر عوام و خواص کو اس کا مطالعہ، گھروں اور لائبریریوں کی زینت ہونی چاہئے۔

④۔ اس خوبصورت کتاب کے مرتب کرنے میں ڈاکٹر کامران اصغر شیخ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے معاشرتی برائیوں کے سدباب میں امراض اور علاج دونوں کو ایک ساتھ اپنی قلم کے ذریعے لفظوں کو موتیوں کی لڑی میں پرویا ہے۔

دعا گو: ڈاکٹر احمد علی سراج مقیم مدینہ منورہ ورلڈ سیکرٹری جنرل
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

ہماری معاشرتی برائیاں
اور اُن کا سدِّباب

مؤلف

ڈاکٹر کامران اصغر شیخ

kamranasgharshaikh@yahoo.com
www.youtube.com/@gazaliteachings

تقریظ و دعائیہ کلمات

مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج

سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، مدینہ منورہ

تحقیق و تخریج

مفتی حسان ادریس عبد السلام

السلام اکیڈمی

ایل ڈی اے ایونیو 1، رائے ونڈ روڈ، لاہور

0321-5211447

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــ ہماری معاشرتی برائیاں اور اُن کا سدِّ باب

مؤلف ــــــــ ڈاکٹر کامران اصغر شیخ

تحقیق وتخریج ــــــــ مفتی حسان ادریس عبدالسلام

ناشر ــــــــ السلام اکیڈمی، ایل ڈی اے ایونیو 1
رائے ونڈ روڈ، لاہور

تعداد ــــــــ 1000

سن اشاعت ــــــــ اگست 2025ء

السلام اکیڈمی

ایل ڈی اے ایونیو 1، رائے ونڈ روڈ، لاہور

0321-5211447

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	عرض ناشر از مفتی حسان ادریس	15
1	تقریظ و دعائیہ کلمات ڈاکٹر احمد علی سراج انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، مدینہ منورہ	17
2	باب اول: نفسانی گناہ جزو 1: فحش گناہ	19
3	قرآن و حدیث میں موسیقی کی ممانعت	19
4	معازف اور مزامیر کے معنیٰ	22
5	خواجہ معین الدین چشتیؒ کا ارشاد	25
6	موسیقی کے نقصانات	26
7	موسیقی سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر	27
8	جزو 2: فحش گوئی	28
9	قرآن میں فحش گوئی کی ممانعت	28
10	حدیث میں فحش گوئی کی ممانعت	29
11	فحش گوئی کے نقصانات	30
12	فحش کلامی سے بچنے کا طریقہ	30
13	جزو 3: دواعیٔ فعلِ قومِ لوط	31
14	بیان نمبر 1: فحش گوئی	32
15	بیان نمبر 2: بدنگاہی	33
16	اسلاف اور علماء کے اقوال	37

17	بدنظری کے نقصانات	38
18	بدنظری سے حفاظت	38
19	بیان نمبر 3: بدگمانی یا ذہنی عیاشی	39
20	بدظنی کے نقصانات اور بچنے کی تدابیر	40
21	بیان نمبر 4: مشت زنی	40
22	مشت زنی کے نقصانات اور اس سے بچنے کی تدابیر	41
23	جزو 4: فعل قومِ لوط	42
24	قرآن وحدیث میں قوم لوط کی مذمت	42
25	دنیا میں ہم جنس پرستی کی موجودہ کیفیت	50
26	فعل قوم لوط کے نقصانات	51
27	غیر فطری فعل سے بچنے کی تدابیر	51
28	جزو 5: دواعئ زنا	52
29	دواعئ زنا کے نقصانات اور بچنے کی تدابیر	53
30	دواعئ زنا کی تفصیل: بیان نمبر 1 بدنگاہی	56
31	بدنظری سے بچنے کی تدابیر	56
32	بیان نمبر 2: بے حجابی یا عریانی	63
33	بے ستری کی تعریف	63
34	قرآن وحدیث میں بے پردگی کی ممانعت	64
35	چہرے کا پردہ	68
36	پردے کے تین درجات از مولانا اشرف علی تھانویؒ	69
37	ریڈیو، ٹیلی ویژن اور تفریح کے دیگر ذرائع کا استعمال	70

38	خلاصہ کلام	72
39	قرآن وحدیث میں تفریح کے ذرائع کا حکم	73
40	باب دوم: لسانی واخلاقی گناہ	80
41	جزو: 1 غیبت اور بہتان	80
42	قرآن وحدیث میں غیبت کی ممانعت	81
43	بہتان کا بیان: تعریف، غیبت اور بہتان میں فرق اور ممانعت	83
44	سبب 1: بدظنی	83
45	سبب 2: غیبت کا سننا	84
46	سبب 3: غصہ	84
47	سبب 4: ہنسنا ہنسانا	84
48	سبب 5: اس ڈر سے کہ دوسرا میرا غیبت کرے گا	85
49	سبب 6: اپنی بڑائی جتانے کے لئے دوسرے کی برائی کرنا	85
50	سبب 7: اپنے آپ کو بچانے کے لئے دوسرے شریک کا نام لینا	85
51	سبب 8: حسد	85
52	غیبت اور بہتان کے نقصانات	86
53	وہ عذر جن کے سبب غیبت درست ہے	86
54	غیبت و بہتان کا کفارہ وازالہ	87
55	جزو 2: بدظنی اور تجسس	88
56	جزو 3: چغل خوری	89
57	جزو 4: اِیذا رسانی	91
58	ایذا رسانی قسمیں	94

59	جزو5: الٹے سونا یا الٹے لیٹنا (نقصانات)	99
60	جزو6: فرقہ پرستی	100
61	فرقہ پرستی کا سد باب	101
62	جزو7: بہت زیادہ بولنا (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	102
63	زیادہ بولنے کے نقصانات	102
64	زیادہ بولنے سے کیسے بچا جائے	104
65	جزو8: بحث اور قطع کلامی کرنا	105
66	جزو9: زیادہ ہنسنا	106
67	زیادہ ہنسنے کے نقصانات اور بچاؤ	106
68	جزو10: راز ظاہر کرنا	107
69	جزو11: سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے آگے بیان کرنا	109
70	جزو12: تیسرے کی موجودگی میں دو آدمیوں کی خفیہ گفتگو	109
71	جزو13: منہ پر تعریف کرنا، خوشامد کرنا دو رخا ہونا	110
72	جزو14: جھوٹ (از روئے قرآن وحدیث)	111
73	جزو15: وعدہ خلافی (از روئے قرآن وحدیث)	113
74	جزو16: والدین کے حقوق (از روئے قرآن وحدیث)	115
75	جزو17: اولاد کے حقوق (از روئے قرآن وحدیث)	119
76	جزو18: استاد کے حقوق	122
77	جزو19: ٹال مٹول کرنا دھوکے میں رکھنا	123
78	باب سوئم: متفرق گناہ	124
79	جزو1: گناہوں کے ابتدائی مراحل (گناہ اور تقرب گناہ)	124

80	جزو2: مصوری، مجسمہ سازی اور فحش تصویر کشی	125
81	جزو3: بدعت اور شرک اصغر	128
82	احادیث میں بدعت کی مزمت	129
83	جزو4: ریاکاری	134
84	قرآن وحدیث میں ریاکاری کی مذمت	134
85	جزو5: بری سفارش (شفاعت سیئہ وحسنہ)	136
86	سفارش کے بارے میں قرآن وحدیث میں احکام	136
87	اچھی سفارش کا مفہوم مفتی تقی عثمانی کی نظر میں	137
88	جزو6: حسدوکینہ (ازروئے قرآن وحدیث)	138
89	حسد کے نقصانات اور بچنے کی تدابیر	138
90	جزو7: غرور وتکبر (از روئے قرآن وحدیث)	141
91	جزو8: شلوار ٹخنوں سے لٹکانا (ازروئے قرآن وحدیث)	147
92	جزو9: مرد کا ریشم، سونا اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننا (ازروئے حدیث)	149
93	جزو10: غصہ (ازروئے قرآن وحدیث)	151
94	غصے کے نقصانات	154
95	غصے پر قابو کی تدابیر	155
96	جزو11: ایک ہی نشست میں تین مرتبہ طلاق دینا (ازروئے قرآن وحدیث)	155
97	طلاق کا درست طریقہ اور اسکی تین اقسام	158
98	جزو12: مایوسی یا اقدام خودکشی کرنا، بلا عذر شرعی اسقاط حمل کرنا، ناحق قتل کرنا، اور ازروئے رحم مارنا Mercy Killing	160

99	جزو13: شراب نوشی اور نشہ کرنا (از روئے قرآن وحدیث)	169
100	شراب نوشی کے فوری اثرات اور نشے کے مراحل	170
101	شراب کے استعمال کے دوررس اثرات	175
102	حشیش یعنی بھنگ اور چرس وغیرہ کے نقصانات	177
103	افیم اور ہیروئن کے نقصانات	178
104	شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء سے بچنے کی تدابیر	179
105	جزو14: گواہی چھپانا اور جھوٹی گواہی دینا (از روئے قرآن وحدیث)	180
106	جزو15: علم کا چھپانا اور شریعت کے بعض احکامات کا انکار کرنا	183
107	جزو16: جادو کرانا، نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانا، بری فال لینا اور دست شناسوں کے پاس جانا (از روئے قرآن وحدیث)	187
108	جزو17: جسم پر نقش ونگار کندہ کروانا، بال لگوانا، بھنوؤں کے بال اکھڑوانا، دانتوں میں خلا پیدا کرنا	192
109	جزو18: سیاہ خضاب لگانا اور سر اور داڑھی کے سفید بال نوچنا	193
110	جزو19: حیض کے دوران مجامعت کرنا اور پیچھے سے جماع کرنا (یعنی دبر میں جماع کرنا)	195
111	جزو20: عورت کا بلا محرم طویل سفر کرنا	196
112	جزو21: نوحہ (بین) اور ماتم کرنا	197
113	جزو22: پختہ قبریں بنانا، عورتوں کا قبرستان جانا، بزرگوں کے نام پر کھانا تقسیم کرنا، قبروں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا، وہاں مسجد بنانا، چراغ جلانا اور دیگر بدعتیں کرنا	199
114	جزو23: سلام کا جواب نہ دینا، ان شاء اللہ نہ کہنا اور ماشاء اللہ کہنے کی فضیلت	202

115	جز و24: غیر سے نسب جوڑنا، کسی مسلمان کو کافر کہنا	206
116	جز و25: نمازی کے سامنے سے گزرنا	208
117	جز و26: امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اٹھانا، رکوع و سجود ٹھیک طرح سے نہ کرنا، نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا اور اِدھر اُدھر دیکھنا	208
118	جز و27: کسی اسلحہ سے مسلمان کی طرف اشارہ کرنا	209
119	جز و28: دانستہ جھوٹی قسم کھانا، قسم کھا کر توڑنا، ناجائز بات کی قسم کھانا اور غیر اللہ کی قسم کھانا، قسم کھا کر مال بیچنا (از روئے قرآن وحدیث)	210
120	جز و29: زمانے کو برا کہنا، اپنے آپ کو خبیث کہنا، یا گالی دینا، بخار، آندھی اور مرغی کو برا کہنا، شاعری میں (یا ویسے) آسمان کو برا کہنا	215
121	جز و30: کسی کو مخنث کہنا	217
122	جز و31: غیر کے سامنے عورت کی جسمانی خوبیاں بیان کرنا	218
123	جز و32: چپ کا روزہ رکھنا	218
124	جز و33: ہدیہ دے کر واپس لینا	219
125	جز و34: جانوروں کے گلے میں گھنٹی باندھنا	220
126	جز و35: پیشاب اور رفع حاجت میں بے احتیاطی کرنا	220
127	جز و36: کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں آنا	220
128	جز و37: مسجد میں تھوکنا، گمشدہ چیزوں کا اعلان کرنا، شور کرنا اور تجارت یا سودا کرنا	221
129	جز و38: خطبہ جمعہ کے دوران باتیں کرنا، صفیں چیر کر جانا اور حبوہ بیٹھنا	223
130	جز و39: جھوٹا دعویٰ کرنا (از روئے قرآن وحدیث)	224
131	جز و40: دوسروں کو تبلیغ کرنا اور خود عمل نہ کرنا (از روئے قرآن وحدیث)	227

132	جزو41: اپنے عیب دوسروں پر ظاہر کرنا، دوسروں کے عیب کھولنا (از روئے قرآن وحدیث)	230
133	جزو42: نکاح سے قبل منگیتر سے تعلق رکھنا	233
134	جزو43: میاں بیوی میں جدائی ڈالنے کی کوشش کرنا	237
135	جزو44: حقوق زوجین (از روئے قرآن وحدیث)	239
136	جزو45: متعہ کرنا	248
137	جزو46: یتیموں، مساکین، مسافروں، عزیزوں، ناداروں غلاموں کے حقوق (از روئے قرآن وحدیث)	250
138	جزو47: مالکوں کے حقوق غلاموں (اور خادموں) پر	258
139	جزو48: انسانی حقوق (از روئے قرآن وحدیث)	259
140	جزو49: مہمانوں کے حقوق وفرائض (از روئے قرآن وحدیث)	261
141	جزو50: حیوانات کے حقوق اور لحم خنزیر اور حرام چیزوں سے متعلق احکام	263
142	جزو51: پانی اور کھانے کی چیزیں ضائع کرنے کی کراہت (اور نباتات کے حقوق)	272
143	جزو52: کھانے کے آداب	274
144	جزو53: حقوق اللہ کی عدم ادائیگی (نماز اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا)	279
145	جزو54: حقوق اللہ کی عدم ادائیگی مالی معاملات (سود، بخل، رشوت، ناجائز قبضہ کرنا)	282
146	جزو55: سوشل میڈیا کا استعمال وآداب	288
147	امت مسلمہ کے لئے دعا	295

پیش لفظ

آج جب ہم اپنے معاشرے پہ نظر دوڑاتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ دین سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں اور شیاطین تمام عالم میں فساد برپا کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی شیطانی فتنے سے بچانے کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیامبرانِ توحید کو روئے زمین پر بھیجا۔ ان میں سے آخری، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں جن کی امت میں سے آج ہم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وصال فرمائے چودہ سو سال ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرما دیا کہ جن لوگوں تک میرا پیغام نہیں پہنچا، ان تک پہنچا دینا اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کا احساس بہت سے لوگوں نے پہلے بھی کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے کتابوں کے ذریعے اس فریضے کو ادا کیا اور بہت سوں نے جماعت بنا کر یہ کام کیا۔ ہماری امت باقی امم سے بہتر بھی اسی اعتبار سے ہے کہ یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیابت کا بیڑہ سنبھالے ہوئے ہے۔ آج بھی وطن عزیز میں اللہ کے فضل سے بہت سی جماعتیں تبلیغ دین میں مشغول ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس مقصد کے تحت لکھی گئی ہے کہ مسلمان احکام دین کی پابندی کرنے والے ہو جائیں۔

کتابِ ہذا میں روزمرہ معاشرتی برائیوں کا بیان اور ان کے سدباب کے لیے تجاویز اور ہر برائی کے متعلق قرآن و حدیث کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

یہ بیان کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ آج لوگ جن چیزوں کو گناہ کے زمرے میں نہیں لاتے وہ جان جائیں کہ فلاں چیز بھی گناہ ہے اور جن گناہوں کو چھوٹا سمجھتے ہیں ان کو بڑا سمجھنے لگیں۔ گناہ سے بندہ اسی صورت میں بچ سکتا ہے اگر نماز کا پابند ہو اور سمجھ سمجھ کر پڑھتا ہو، ذکر میں مشغول رہتا ہو، نیکی کی ترغیب دیتا ہو اور برائی سے منع کرتا ہو۔ کتاب ہذا میں گناہوں کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ”اور جو تم گناہ کرتے ہو اس کا (دنیاوی واخروی) نقصان تم ہی کو ہوتا ہے۔“ (النساء:۱۱۱) دعا گو: کامران اصغر شیخ 14 تاریخ: جون 1992ء

مصادر و مراجع

1۔ احیاء العلوم (ترجمہ اردو) از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔
2۔ موسیقی اور مسلمان از مولانا حسن سعید عفا اللہ عنہ
3۔ اصلاح المسلمین از مولانا سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔
4۔ فضائل اعمال از مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ۔
5۔ صحیح بخاری۔
6۔ جامع ترمذی۔
7۔ ''ریاض الصالحین'' از ''امام محی الدین ابی زکریا بن شرف نووی'' (رحمۃ اللہ علیہ)۔
8۔ تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ۔
9۔ اسلام اور موسیقی از (ا) مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
10۔ شرعی پردہ از مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ۔
11۔ پردے کے شرعی احکام از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ۔
12۔ بدنظری و عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور اس کا علاج از مولانا حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ
13۔ القرآن الحکیم: کتاب اللہ الکریم۔
14۔ موت کا منظر از خواجہ محمد اسلام رحمۃ اللہ علیہ
15۔ قرآنی احکام مرتب کردہ سید مقبول حسین فیروز سنز لاہور۔
16۔ رسالہ سفارش شریعت کی نظر میں جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی۔
17۔ تیسیر القرآن مختصر ترجمہ مولانا عبدالرحمن کیلانی حاشیہ حافظ عتیق الرحمان کیلانی۔
18۔ تیسیر القرآن مفصل جلد اول مترجم و مفسر مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔
19۔ معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج از شیخ احمد بن حجر قاضی محکمۂ شرعیۂ اولیٰ قطر (ناشر

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)۔

20۔ مشکوٰۃ شریف مرتبہ امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری۔

21۔ اسلامی عقائد واعمال مولانا محمد منظور الوحیدی ناشر شرکۃ الآفاق (رجسٹرڈ) مین بازار مزنگ لاہور۔

22۔ غنیۃ الطالبین از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

23۔ 'اصول تصوف'' از افاضات حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ترتیب وتحریر مولانا عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ ناشر ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور۔

24۔ ھدایۃ المستفید ترجمہ فتح المجید (شرح کتاب التوحید) مؤلف شیخ عبدالرحمان بن حسن آل شیخ رحمہ اللہ وکتاب التوحید مصنف شیخ محمد ابن عبدالوہاب رحمہ اللہ ترجمہ شیخ عطاء اللہ ثاقب عفا اللہ عنہ ناشر انصار السنۃ المحمدیہ فضل منزل بیڈن روڈ لاہور۔

25۔ قرآنی اور مسنون دعائیں تدوین وتحقیق سید شبیر احمد رحمۃ اللہ علیہ ترتیب وتہذیب ڈاکٹر محمد علی زرقا ناشر قرآنی آسان تحریک (رجسٹرڈ) ۱۱۳ے ۱۲ ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور۔

26۔ مسلمان خاوند اور مسلمان بیوی مولانا محمد ادریس انصاری رحمۃ اللہ علیہ ناشر فرم بک ایجنسی اردو بازار لاہور۔

27۔ خطبۂ حجۃ الوداع طبع کردہ: ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی لمیٹڈ کراچی

کتاب ہذا کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔

تکمیلی کلمات

29 مارچ 2025 بمطابق 29 رمضان الکریم مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔

آج سے 33 سال قبل جون 1992 کو اسی روشن شہر یعنی مدینہ منورہ میں اس کتاب کے لکھنے کا آغاز کیا اور آج 29 مارچ 2025 کو رمضان کی ان متبرک ساعتوں میں مسجد نبوی کے اندر بیٹھ کر اس کے تکمیلی کلمات لکھ رہا ہوں۔ 1992 میں اس کتاب کے لکھنے کا آغاز کیا اور اس کا محرک امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب احیا علوم الدین تھی جس میں امام صاحب نے بہت سی معاشرتی اور اخلاقی برائیوں پر باب باندھا۔ میرے والد صاحب کی لائبریری میں ہمیشہ احیاء العلوم موجود ہوتی تھی جس سے میں نے استفادہ شروع کیا۔ اس وقت راقم کی عمر 18 برس تھی۔ بعد ازاں تعلیمی مصروفیات کے سبب اس مشن میں وقفہ آ گیا اور اس کتاب کی دوسری قسط سن 2000 میں لکھی۔ اس کے بعد پھر دنیاوی مصروفیات میں ایسا محو ہو گیا کہ کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ اللہ بھلا کرے مفتی حسان ادریس صاحب کا جنہوں نے 2021 میں اس کتاب کی طباعت کی حوصلہ افزائی بھی کی اور اس ضمن میں ہر قسم کی تکنیکی و علمی معاونت بھی کی. مفتی صاحب اس کتاب کا تیسرے حصے کی تدوین کر رہے ہیں جس میں سوشل میڈیا کے آداب، مالی معاملات میں بخل اور خیانت اور نماز چھوڑنے اور زکوٰۃ کی عدم ادائیگی جیسے قبیح گناہ شامل ہیں۔ اس حصے کی تکمیل کے بعد ان شاء اللہ جلد ہی یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ خواہش ہے کہ اس کتاب میں مذکورہ برائیوں پر ایک ایک کر کے وی لاگ کروں۔ احیاء العلوم پر مبنی اس عاجز کے دروس میں پہلے ہی اس کتاب میں مذکور اخلاقی برائیوں پر دروس جاری ہیں پچھلے 9 سال سے، الحمد للہ

المخلص بندہ کامران اصغر عفی عنہ

مدینہ منورہ 29 مارچ 2025 بمطابق 29 رمضان الکریم 1446

عرض ناشر

ہماری معاشرتی برائیاں اوران کے سد باب نامی کتاب کامران اصغر شیخ صاحب جو کہ مصنف، ادیب اور شاعر بھی ہیں۔ برادر مکرم شیخ صاحب کا تعارف کراتا چلوں آپ عرصہ دراز سے دیار غیر میں رہائش پذیر ہیں اور اقبالؒ کے ایک مصرعہ کے بقول ؎

نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی کے مصداق حقیقی ہیں۔ اور میرے لئے سب سے زیادہ اہمیت کی بات یہ ہے کہ آپ علمائے کرام کے صحبت یافتہ ہیں، اور اہل اللہ اور اہل علم کی مجلس میں بیٹھنا آپ کا خاصہ ہے، آپ ماشاءاللہ سے باشرع ہونے کے ساتھ ساتھ خوش الحان قاری قرآن بھی ہیں، آپ اسلام اور پاکستان کے لیے درد دل رکھنے والے بہت دیندار انسان ہیں اور نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے والے مہمان نواز اور اہل علم میں سے ہیں اور ماشاءاللہ کچھ کتابوں کے مصنف بھی ہیں اور آپ نے دیا غیر میں اہل علم کی پیاس بجھانے کے لئے ایک علمی وادبی حلقہ بھی قائم کیا ہوا ہے، اور درس امام غزالیؒ پر آپ کے لیکچرز یوٹیوب پر موجود ہیں۔ اللھم زد فزد آمین۔

اس کتاب کے مسودہ کو دو سے تین مرتبہ پڑھا ہے، اور اس کو پڑھ کر اندازہ ہوا کہ آپ کی نظر بہت وسیع ہے یہ کتاب معاشرے کی ایک اہم ضرورت ہے، اس کتاب میں آپ نے بنیادی طور پر معاشرے کی برائیوں کو نہ صرف اجاگر کیا بلکہ اس کا حل بھی پیش کیا۔

آپ نے اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے پہلا باب نفسانی گناہ دوسرا باب لسانی و اخلاقی گناہ اور تیسرا باب متفرق گناہ، اور انہی کے ذیل میں اجزاء بنائے ہیں تا کہ قاری کو ہیڈنگ کے ساتھ پڑھنے میں ایمانی لطف آئے، اس کتاب میں قرآن وحدیث کے حوالوں کے ساتھ بزگان دین اور اسلاف کی کتابوں سے چن چن کر برائیوں کا حل پیش کیا بلکہ قران وسنت کی روشنی میں بڑے بڑے بزرگ اولیاء اللہ کی کتابوں کے نہ صرف حوالے آپ کو ملیں گے بلکہ ان کے اقوال بھی ملیں گے اور اس کتاب کو پڑھ کر انسان ہر طرح کی راہنمائی حاصل کر سکتا ہے

اور حضرت نے کوشش بھی یہی کی ہے کہ قران مجید اور احادیث کے اصل مراجع کو سامنے رکھا جائے کیونکہ ہمارے یہ دین کا بنیادی ماخذ وذریعہ ہے،اس کتاب میں تنہائی کی برائیوں سے لیکر اجتماعی برائی تک کا حل واصلاح احسن انداز میں نبوی طریقہ کار کے عین مطابق پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک ایسا آئینہ ہے کہ اس کو پڑھنے والا بور محسوس نہیں ہوتا ،اور اس کتاب کے عناوین سے اپنی برائی کا حل تلاش کرسکتا ہے،اسی لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کو ہر نوجوان نسل کے ہاتھوں میں اور خصوصا ہر لائبریری کی زینت ہونا چاہیے۔ ہر مردوزن کے لئے اس میں بیش بہا مواد ہے کہ کس طرح سے برائی کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

کامران اصغر شیخ صاحب نے اپنی کتاب ہماری معاشرتی برائیاں اور ان کے سد باب جو اس وقت چھپ کر آپ کے کے ہاتھوں میں ہے اس کو پڑھ کر اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کتاب کو نافع بنائے، میں نے اس کتاب کو تین سے چار مرتبہ پڑھا اور کوشش کی ہے کی غلطیوں کو درست کیا جائے پھر بھی کوئی غلطی دیکھیں تو برائے مہربانی فرما کر مطلع ضرور کیجئے تا کہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کی جاسکے،مزید یہ کہ مختلف مواقع پر اس کتاب میں شیخ صاحب نے غیر محسوس طریقے سے یہ بار آور کروایا ہے کہ مسلمان کا کردار کیسا ہونا چاہیے اس کتاب کو نا صرف پڑھ کر اپنی زندگی کو کامیاب ترین انسان بنا سکتے ہیں بلکہ اوروں کو بھی بہترین کردار کا حامل انسان بنا سکتے ہیں۔

دعا گو: مفتی حسان ادریس عبدالسلام عفی عنہ
0092-321-5211447
askmuftihassaan@gmail.com
خطیب: جامع مسجد الرحمت ہاؤسنگ اسکیم، پراجیکٹ آف بحریہ ٹاؤن، کوٹ لکھپت لاہور
مدرسہ اسرار القرآن لاہور ملحق وفاق المدارس العربیہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللّٰہ المتفرد بالعزۃ و الجلال بعث رسولہ الکریم بشیرا و نذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا فھد الأمۃ و کشف الغمۃ و انار للناس طریق الخیر والسعادۃ۔ وصلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد

مدینہ منورہ طیبہ طابہ دیار حبیب شہر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم نبوی میں محترم فضیلۃ الشیخ مولانا ڈاکٹر کامران اصغر شیخ کی تحریر ومرتب کردہ کتاب (معاشرتی برائیاں اوران کا سد باب) کے موضوع پر فکر انگیز کتاب کا مسودہ کا مطالعہ کیا جس میں موجودہ دور فتن میں معاشرتی برائیوں سے آگاہ کیا گیا اور اسکی مذمت کے ساتھ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا علاج اور فکر انگیز تحریر کے ساتھ امت مسلمہ کی علمی تحقیقی استدلال کے ساتھ راہنمائی فرما کر وقت کی ضرورت کے پیش نظر نوجوان نسل پر احسان عظیم فرمایا:

اس وقت جو مسلمانوں کے انحطاط کی وجہ ہے وہ یہی ہے کہ وہ معاشرتی بگاڑ کی طرف گامزن ہیں جو کہ اقوام کیلئے پستی اور تنزلی کی وجہ ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ اس موضوع پر بہت کم کام کیا گیا ہے اور بہت کم توجہ بھی ہے لوگوں میں شعور ہی نہیں ہے کہ ہماری زندگیوں میں کون کون سی ایسی برائیاں پوشیدہ ہے جن کی وجہ سے ہم تنزلی کا شکار ہے۔

فتنوں اور ڈپریشن کے اس دور میں اگر ہم اس موضوع سے آشنا ہو جائے اور اپنی آنے والی نسلوں کو حفظ ما تقدم کے طور پر معاشرتی برائیوں سے مقابلہ اور آشنا کرائے تو یہ ایک عافیت و سلامتی کا پہلوں ہوگا۔

لیکن اگر ہم ان معاشرتی برائی کا خاتمہ کرنے کی کوشش کریں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہیکہ قرآن وحدیث اور سلف صالحین کی روشنی میں اس کا کیا سد باب ہے تو وہ ہمیں عزیزم مولانا ڈاکٹر کامران اصغر شیخ کی اس کاوش سے حاصل ہوتا ہے جو کہ بطور حفظ ما تقدم کے طور پر اپنے گھر

والوں، دوست واحباب اور بچوں کو آگاہی فراہم کرسکتا ہے۔

جس ترتیب اور خوبصورتی کے ساتھ یہ کاوش لائحہ عمل کے ساتھ زندگی کے اصول وضوابط میں کامیابی کی ضمانت ھے لائی گئی۔

موصوف کی نگاہ اور قلم دونوں ہی ان برائیوں سے آشنا تھے جو اس بات کی گواہ ہے کہ موصوف مصنف کی نگاہ بہت وسیع اور عمیق ہے جو ان موضوعات پر بالترتیب حسن و جمال کے ساتھ لکھا گیا اور اسلوب بھی دعوتی اور تربیتی لحاظ سے اخلاص پر مزین ہے۔

میری بھی یہ تمنا ہے کہ ان موضوعات پر لکھی گئی کتاب کے دروس باقاعدہ مساجد و مدارس اسکولز و کالجز اور یونیورسٹیوں میں ہونے چاہیئے تاکہ لوگ ان معاشرتی اور معاشی برائیوں سے مستحضر ہوسکیں ے اور یہ عمل امر بالمعروف والنہی عن المنکر کے تحت ہوگا جس کا اجراور حکم اللہ رب العزت کی طرف سے ہے۔

اور یہی عمل انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت بھی ہے۔ میں مدینہ منورہ مسجد النبوی الشریف میں خصوصی دعا کررہا ہوں اللہ رب العزت اس کتاب کے مصنف مولانا ڈاکٹر کامران اصغر شیخ کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نواز کر عالمی سطح پر فیض عام کے ساتھ صدقہ جاریہ عمل بنا کر ذخیرہ آخرت میں ذریعہ نجات بنائے آمین اللہ کریم ہم سب کو آخرت میں جنت الفردوس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں نبیین صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ اکٹھا فرما کر رب ذوالجلال اپنا دیدار سلام ورضا نصیب فرمائے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

دعا گو اور دعاؤں کا محتاج

ڈاکٹر احمد علی سراج مقیم مدینہ منورہ

ورلڈ سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

باب اول:

نفسانی گناہ

جزو۔1فحشیات (یا فحش گناہ)

1۔لغو موسیقی:

موسیقی بالخصوص لغو موسیقی ایک ایسا گناہ ہے جسے آج اکثریت گناہ ماننے پر ہی نہیں تیار۔ اگر مانتے بھی ہیں تو انتہائی معمولی سمجھتے ہیں۔آیئے قرآن وسنت کی روشنی میں لغو موسیقی کو دیکھتے ہیں۔

قرآن میں موسیقی کی ممانعت

آیت نمبر1:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ‌ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۝6﴾

''اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اُڑا دے۔ایسے لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔'' (سورۂ لقمان آیت نمبر 6)

لھوالحدیث کے معنی:

حضرت ابی امامہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم گانے والی عورتوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ کیونکہ اس تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے اور ومن الناس من یشتری لھو الحدیث والی آیت اسی باب میں اتری ہے۔(جامع ترمذی)

اس آیت میں ''لھوالحدیث'' آیا ہے۔علماء اس کے معنی میں تمام بری اور فضول اور بے

ہودہ باتوں یعنی گپ، خرافات، ہنسی مذاق، گانا بجانا اور لغو موسیقی کو شامل کرتے ہیں۔

جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے لہوالحدیث کے معنی اس آیت کے حوالے سے پوچھے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ زور دے کر فرمایا۔

هُوَ وَاللّٰه اِلغِنَاءِ۔

(خدا کی قسم اس سے مراد گانا ہے)(ابن جریر حاکم بیہقی)

آیت نمبر 2:

﴿وَ اَنۡتُمۡ سَامِدُوۡنَ﴾

اورتم گاتے بجاتے ہو۔(تفہیم القرآن: سورہ النجم آیت ٦١)

آیت نمبر 3:

﴿وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا﴾

(اور رحمن کے بندے وہ ہیں) اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

آیت نمبر 4:

(اللہ تعالیٰ نے شیطان کو قیامت تک مہلت دیتے ہوئے فرمایا)

وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَأَجۡلِبۡ عَلَيۡهِم بِخَيۡلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكۡهُمۡ فِي الأَمۡوَالِ وَالأَوۡلادِ وَعِدۡهُمۡ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطَانُ إِلاَّ غُرُورًا۔

اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں خسف کر دے گا اور بعض کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دے گا۔(ابوداؤد۔ابن ماجہ)

آیت نمبر 5:

﴿وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ﴾

(اور کامیاب لوگ وہ ہیں) جو لغو چیزوں سے گریز کرتے ہیں۔(المومنون)

آیت 6:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴿36﴾﴾

''بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے متعلق پرسش ہوگی۔'' (سورۃ الاسراء:36)

آیت نمبر 7:

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

''اور حق اور باطل کی باہم آمیزش مت کرو۔'' (البقرہ:42)

آیت نمبر 8:

﴿قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿23﴾﴾

''آپ ان سے کہیے کہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔'' (الملک:23)

ف:

حمدیہ۔ نعتیہ اور دیگر پاک اور صاف ستھرا کلام بہت ہے کہ ''موسیقی کے ساتھ'' نہ گایا جائے ورنہ یہ حق اور باطل کی آمیزش ہوگی۔

حدیث نمبر 1:

ابو مالک اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے۔ ان کے سامنے معازف ومزامیر (آلاتِ موسیقی) کے ساتھ عورتوں کا گانا ہوگا۔

حدیث نمبر 2:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ نے شراب اور جوئے اور طبلہ وسارنگی کو حرام کیا ہے۔ اور فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ اسلام اور موسیقی ص ۱۳۲ (رواہ الامام احمد وابوداؤد)

معازف اور مزامیر کے معنی

معازف:

سے مراد وہ باجے ہیں جو ہاتھ سے بجائے جاتے ہیں جیسے طبلہ۔ ڈھولک۔ سارنگی۔ ستار۔ وائلن۔ بلبل۔ ترنگ۔ گٹار۔ پیانو۔ اکارڈین اور الیکٹرک آرگن وغیرہ۔

مزامیر:

سے مراد وہ باجے ہیں جو منہ سے بجائے جائیں مثلاً بانسری۔ شہنائی۔ کلارینٹ۔ بگل وغیرہ۔

حدیث نمبر 3:

حدیث قدسی ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام عالم کے لیے رحمت اور سب کے لیے وسیلۂ ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے ''معازف ومزامیر'' کو مٹانے کا اور بت پرستی وصلیب پرستی کو ختم کرنے اور تمام رسوم جاہلیت کا خاتمہ کرنے کا۔ (مسند احمد)

حدیث نمبر 4:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھے سارے عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ مزامیر اور رباب میں آگ لگا دوں۔ (مسندِ احمد)

حدیث نمبر 5:

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ایک راہ میں انہوں نے ایک باجا سنا تو اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈال کر چلے گئے اور مجھ سے کہا اے نافع رضی اللہ عنہ کیا اب تجھے آواز آرہی ہے؟ میں نے کہا ''نہیں'' تب انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں سے نکالیں اور کہا کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بانسری کی آواز سنی اور ایسا ہی کیا جیسا میں نے اب کیا تھا۔ (رواہ احمد۔ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر 6:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستے میں کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنائی دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً راستہ چھوڑ دیا اور دُور ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آواز آنا بند ہو گئی۔

حدیث نمبر 7:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایسے لوگ واقع ہوں گے جو حلال کریں گے ریشم، شراب اور معازف کو۔ (صحیح بخاری)

حدیث نمبر 8:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: راگ اور گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسا کہ پانی سبزے یا کھیتی کو اگاتا ہے (ابوداؤد) مشکوٰۃ بیہقی شعب الایمان)

حدیث نمبر 9:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے لوگ پندرہ کام کرنے لگیں گے اس وقت ان پر بلائیں نازل ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں گانے والی لونڈیوں اور معازف (آلاتِ موسیقی) تیار کرنے کو بھی شمار فرمایا۔ (رواہ ترمذی)

حدیث نمبر 10:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے گانے والے پر اور جس کے لیے گایا گیا اس پر۔ (طبرانی)

حدیث نمبر 11:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آخر زمانے میں میری امت کے افرد بندر اور خنزیر بن جائیں گے حالانکہ وہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے اور نماز روزہ حج وغیرہ ادا کرنے والے ہوں گے۔'' کسی نے پوچھا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کیوں ہوگا؟'' تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہوں نے معازف اور گانے والیوں کا مشغلہ اختیار کر لیا ہوگا۔'' (ابن ابی الدنیا)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہے۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۳:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''دوآوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں۔ ایک مزمار کی آواز گانے کے وقت، دوسرے چلانے کی آواز، مصیبت کے وقت۔ (بیہقی)

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ گانے سے پرہیز کرو کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے۔'' (عین الہدایہ جلد ۴)

حدیث نمبر ۱۵:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کی شراب اور جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ جو چیز نشہ لائے وہ حرام ہے۔ (ابوداؤد بروایت ابن عمرؓ وابن عباسؓ) (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۶:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گانے والی لونڈی کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنے گا قیامت کے روز اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔''
(علامہ سیوطی جامع صغیر)

حدیث نمبر ۱۷:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کانوں کا زنا (ناجائز چیز) سننا ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۱۸:

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس امت میں زمین دھنسنے صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات ہوں گے عرض کیا

گیا،''یا رسول اللہ ایسا کب ہوگا؟ فرمایا''جب گانے والیاں عام ہوجائیں گی اور شراب حلال سمجھی جائے گی۔(رواہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۲۰:

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے، جب امانت کو لوٹ کا مال سمجھا جائے جب زکوٰۃ کو تاوان جانا جائے جب علم دین دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا جائے، جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، دوست کو قریب رکھے اور باپ کو دور، جب مسجدوں میں شوروغل ہونے لگے، جب قبیلے کا سرداران کا بدترین آدمی ہو جب قوم کا سربراہ ذلیل ترین شخص ہو، جب شریر آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جانے لگے، جب مغنیہ عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہوجائے، جب شرابیں پی جانے لگیں اور جب اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو۔ ایک سرخ اندھی کا، زلزلے کا، زمین میں دھنسنے کا، صورتیں مسخ ہونے اور بگڑنے کا، اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے ایسے آئیں گی جیسے کسی تسبیح کے ٹوٹنے پر اس کے دانے ایک ایک کرکے بکھرتے چلے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲۱:

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''گھنٹی شیطان کے باجوں سے ایک باجا ہے۔''(ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۳۹ بحوالہ مسلم)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

اگر محفل میں کوئی گناہ کی بات جیسے طبلہ، بانسری اور رباب اور معازف اور طنبور وغیرہ موجود ہو تو اس جگہ نہ بیٹھا جائے کیونکہ یہ سب حرام ہے۔(غنیۃ الطالبین)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

راگ اور باجوں کی شامت سے اور بعض گناہوں کی وجہ سے بستیاں خراب اور ویران ہوں گی اور سب آپس میں لڑ مریں گے۔(شریعت اور طریقت صفحہ ۳۲۷)

موسیقی سے نقصانات:

1۔ ہر گناہ کا کوئی نہ کوئی نقصان ضرور ہوتا ہے موسیقی کا پہلا نقصان تو یہ ہے کہ یہ دل میں نفاق پیدا کرتی ہے۔ مثلاً کسی نے کوئی گانا سنا۔ اسے بہت اچھا لگا۔ پہلی بات تو یہ کہ وہ اس گانے میں محو ہو کر اللہ کے ذکر سے غافل ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ جب وہ کافی عرصے کے بعد اس گانے کو دوبارہ سنے گا تو اسے وہ وقت یاد آئے گا جب اس نے یہ گانا سنا تھا۔ اس کا دل چاہے گا کہ وہ اسی دور میں واپس چلا جائے لیکن ایسا ممکن نہیں لہٰذا اس پر مایوسی اور بے چینی کا عالم طاری ہو جائے گا۔ پھر اس کا جی چاہے گا کہ وہ گناہ ہی کرتا جائے۔ یہی بات ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختصراً یوں فرمائی ہے۔

''راگ اور گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی سبزے یا کھیتی کو اگاتا ہے۔'' (مشکوٰۃ۔ بیہقی)

۲: دوسرا نقصان یہ ہے کہ یہ دواعیٔ زنا (زنا کی دعوت دینے والے) میں سے ہے اور اس سے جنسی جذبات ابھرتے ہیں۔ اول تو ساز آواز اور الفاظ بھی ان کی تحریک کے لیے کافی ہوتے ہیں اور پھر یہ کہ جب بندہ سنتے سنتے عاجز آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اب دیکھے بھی۔ اور پھر جب بندہ اس گانے کی ویڈیو دیکھتا ہے تو وہ اس کی بے راہروی کا سبب بنتی ہے اور وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

۳: تیسرا یہ کہ بعض گیتوں میں خدا کی شان میں گستاخی ہوتی ہے جو کہ سننا بڑا سخت گناہ ہے اور بندہ انجانے میں کتنے ہی گانوں میں ایسے فقرات سن جاتا ہے۔ مثلاً

i۔ وہ اوپر بیٹھا کیا جانے انسانوں پہ کیا گزری ہے۔

ii۔ دنیا بنانے والے، کاہے کو دنیا بنائی؟

iii۔ خدا جب آسماں سے اس زمیں پر دیکھتا ہو گا میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہو (العیاذ) استغفر اللہ

۴۔ چوتھا نقصان موسیقی کا یہ ہے کہ اس کے نشے میں پڑنے کے بعد قرآن کریم اور نعت شریف

بالکل بے لذت معلوم ہوتے ہیں۔

۵۔ انسان میز پر انگلیاں بجانے اور زمین پر پاؤں بجانے جیسی بے فائدہ حرکتیں کرتا ہے جس سے اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

نتیجہ:

موسیقی کی بابت فتویٰ کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا جائے۔

۱۔ موسیقی اور مسلمان از حسن سعید صاحب۔

۲۔ اسلام اور موسیقی از مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ عنہ و محمد عبد المعز عفا اللہ ناشر مکتبہ دار العلوم

موسیقی سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر:

امید ہے کہ قاری کے ذہن میں موسیقی کے مضر اثرات سما گئے ہوں گے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مانا موسیقی سننا گناہ ہے لیکن اس سے چھٹکارا کیسے پایا جائے۔

۱۔ گھبرانے کی بات نہیں۔ پہلی تدبیر تو اس سلسلے میں یہ کی جائے کہ موسیقی کا نعم البدل ڈھونڈ لیا جائے کیونکہ کوئی بھی چیز چھوڑنے کے لیے اس کا نعم البدل چاہیے ہوتا ہے جیسے شوگر کے مریضوں کو چینی کی متبادل چیز دی جاتی ہے۔ یونہی موسیقی کا نعم البدل میں سمجھتا ہوں کہ قرآن اور نعتیں سننا ہے۔ تلاوت اور نعت میں بھی موسیقیت ہوتی ہے لیکن سازوں کا استعمال نہیں ہوتا۔

۲۔ دوسرا یہ کہ نماز پنجگانہ (عجز و انکسار کے ساتھ) کے پابند ہو جایئے آپ کو خود ہی لغو موسیقی سے نفرت ہو جائے گی۔

(جزو۔2) فحش گوئی

قرآن میں فحش گوئی کی ممانعت

آیت نمبر ا:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ﴾

''بیشک اللہ تعالیٰ، انصاف، دوسروں کے ساتھ نیکی اور رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور فحش باتوں اور برائیوں اور زیادتی سے روکتا ہے۔''

آیت نمبر ۲:

﴿وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾

''اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔''

آیت ۳:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاھُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ ۚ﴾

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہو کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے ربّ نے تم پر جو چیزیں حرام کی ہیں۔

ا۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ اور۔

۲۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

۳۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل مت کرو کہ ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

۴۔ اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی۔

(الانعام: ۱۵۴)

احادیث میں فحش کلامی کی ممانعت

حدیث ۱:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم اپنے آپ کو فحاشی سے بچاؤ کہ اللہ تعالیٰ فحش کام کرنے والے اور فحش گو کو پسند نہیں کرتا۔ (نسائی وحاکم)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''مومن لعن طعن کرنے والا اور فحش گو نہیں ہوتا ہے۔'' (ابن ابی الدنیا۔نسائی)

حدیث نمبر ۳:

عن ابی مسعود رضي الله عَنه قَال: قالَ رَسُولُ الله صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ اَلجَنَّةُ حَرَامُ عَلیٰ كُلِّ فَاحِشٍ اَنْ يَّدْخُلُهَا۔

''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ہر بے ہُودہ گو پر جنت میں داخل ہونا حرام ہے۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۴:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۵:

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا جلْسَاهُ يَهْدِى بِهَا اَبْعَدُ مِنَ ثُرَيَا

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''آدمی ایک بات کہتا ہے جس سے اپنے ہم نشینوں کو خوش کرتا ہے لیکن اس کی وجہ سے ثریا سے دو جا پڑتا ہے۔'' (ابن ابی الدنیا)

حدیث نمبر ۶:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم مجھے ضمانت دو زبان اور شرمگاہ کی میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' (ترمذی)

نوٹ: فحش بات ہے خواہ وہ اخلاق سوز الفاظ میں ہو یا نام نہاد مہذب'' شائستہ'' اور ''مخفی وپوشیدہ'' الفاظ میں اس سے ہر لحاظ سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے۔

فحش گوئی کے نقصانات:

۱۔ بندے کا دل وقتی طور پر تو لطف اُٹھاتا ہے لیکن پھر تھوڑی دیر بعد انتہائی بے چین ہو جاتا ہے۔

۲۔ انسان حلقۂ احباب میں تو خوش ہوتا ہے لیکن جب عادتاً کسی دوسرے کے سامنے غلط بات یا غلط لفظ نکال دیتا ہے تو بہت شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے اور بندہ اگلے کی نظروں میں گر جاتا ہے۔

۳۔ اکثر اوقات یہ چیزیں دوسروں کی دل شکنی کا باعث بنتی ہیں۔

۴۔ بندے کا مجموعی تاثر خراب ہوتا ہے۔

فحش کلامی سے بچنے کا طریقہ:

۱۔ نماز کی پابندی خشوع وخضوع کے ساتھ کرے۔

۲۔ ذکر ہر وقت کرتا رہے۔

۳۔ چند دن تک اگر ہو سکے تو کسی اچھے ماحول میں جائیں اور وہاں خدا سے عہد کریں کہ آئندہ فحش گوئی نہیں کروں گا۔

۴۔ دل سے بھی بری بات نہ نکالیں اور نہ سوچیں اور نہ ہی دل میں کسی کو گالی دیں۔ اسی صورت میں اس گناہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

۵۔ فحش بات اچھے الفاظ میں بھی نہ کی جائے۔

۶۔ کچھ کہنے سے پہلے یہ سوچ لیا جائے کہ اگر میری جگہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتے۔ آپؐ کا کیا طرزِ عمل ہوتا۔

(جزو۔3) دواعیِ فعلِ قومِ لوط

لواطت اور ہم جنسی سخت ترین گناہوں میں سے ہیں قرآن میں قریباً نو جگہ پر قوم لوط کے فعل کی ممانعت آئی ہے۔

قرآن میں آتا ہے:

آیت نمبر ا:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ﴾

”اے پیغمبر کہو کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کن کن چیزوں کو حرام کیا ہے وہ یہ کہ کسی کو خدا کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اولاد کو محتاجی کے ڈر سے قتل مت کرو کہ ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا خفیہ۔

(الانعام:151)

آیت نمبر ۲:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿33﴾﴾

”(اے پیغمبر) ان سے کہہ دو کہ میرے رب نے بے حیائی کے تمام طریقوں کو تم پر حرام کر دیا ہے خواہ وہ علانیہ ہوں یا خفیہ، اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور......

(الاعراف:33)

حدیث نمبر ا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''مجھے سب سے زیادہ خوف اپنی امت پر قوم لوط کے فعل کا ہے۔'' (رواہ ترمذی)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''حیاء ایمان کا جزو ہے۔'' (بخاری و مسلم)

بیان نمبر ا: فحش گوئی:

فحش گوئی ہم جنسی کی طرف بلانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔

آیت قرآنی:

﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرہ:83)

''اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔''

حدیث نمبر ا:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو فحش چیزوں سے بچاؤ کہ اللہ تعالیٰ فحش کام کرنے والے اور فحش گو کو پسند نہیں فرماتا۔'' (حاکم۔ نسائی)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہر فحش گو پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔'' (رواہ ترمذی)

فحش کلامی سے کیسے بچیں؟:

ا۔ پانچ وقت کی نماز خشوع وخضوع سے پڑھیں تو یہ چیز خود ہی چھوٹ جاتی ہے۔

۲۔ ذکر کی پابندی کی جائے۔

۳۔ چند دن کسی اچھے ماحول میں گزارے جائیں۔

بیان نمبر ۲: بدنگاہی:

امرد ایک آزمائش ہوتا ہے۔کسی بھی امرد کی طرف بلا شدید ضرورت دیکھنا نگاہ بد کے زمرے میں آتا ہے۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''اگر نفس میں یہ بات ہو کہ کسی طرح سے اس کا قرب اور چھیڑ چھاڑ میسر آ جائے تو ایسی نظر نظر بد ہے۔''

اگر نفس میں یہ بات بھی آئے کہ کتنا خوبصورت لڑکا ہے تو ایسی نظر بھی بد ہی ہوگی۔اور یہ ایک عام بات ہے کہ آدمی جب بھی کسی بے ریش کی طرف نگاہ کرتا ہے تو دل میں یہ جذبہ ضرور پیدا ہوتا ہے کہ کس قدر خوبصورت لڑکا ہے۔اور پھر بار بار دیکھنے سے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے میری دوستی ہو جائے لہٰذا حاصل بحث یہ ہوا کہ ''بلاضرورت شدید اگر امرد کی طرف کوئی دیکھے گا تو وہ بدنظری ہوگی اور گناہ ہوگا۔''

بِلا اِرادہ نظر:

اگر تو بلا ارادہ کسی بے ریش خوبصورت لڑکے پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لینی چاہیے اور ارادے کے ساتھ تو نظر ڈالنی ہی نہیں چاہیے (سوائے اس کے کہ ضرورت کے تحت ڈالے)۔اگر بلا ارادہ نظر پڑنے کے بعد ایک سیکنڈ بھی مزید نظر ڈالے گا تو وہ نظرِ بد ہوگی۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت بریدہ ؓ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ؓ سے فرمایا ''اے علی! بلا ارادہ نظر پڑ جانے کے بعد دوسری بار نظر نہیں کر۔'' پہلی نظر تمہارے لیے جائز ہے یعنی اس پر گناہ نہیں کہ اگر بلا ارادہ پڑ گئی لیکن دوسری نظر جو ارادہ سے ہو وہ منع ہے۔'' (ابوداؤد، احمد، ترمذی)

امرد کے جسمانی اعضاء کی طرف تو ہرگز نظر نہیں کرنی چاہیے کہ یہ تو بدنگاہی کے علاوہ شرمگاہ کی عدم حفاظت بھی ہوتی ہے جس کا بیان آگے آئے گا۔

قرآن میں بدنظری کی ممانعت

آیت نمبر ا:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْکٰی لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ﴾

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے۔ بے شک اللہ تمہارے کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔(نور:30)

آیت نمبر ۲:

﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ﴾

''وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''(المؤمنون:5)

آیت نمبر ۳:

﴿یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ﴾

''وہ آنکھ کے غلط استعمال کو جانتا ہے۔''(غافر:19)

آیت نمبر ۴:

﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾

''کان، آنکھ اور دل ان سب کے متعلق ہر شخص سے پرسش ہوگی۔(اسراء:36)

آیت نمبر ۵:

﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾

''بے شک تمہارا رب گھات میں رہتا ہے۔''(فجر:14)

حدیث میں بدنگاہی کی ممانعت

حدیث نمبر ا:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی کا زنا میں سے کچھ حصہ ہے۔

آنکھ کا زنا نظر ڈالنا ہے۔ کانوں کا زنا باتیں سننا ہے۔ (شہوت کی)

زبان کا زنا (اس سے متعلق) گفتگو کرنا ہے۔

ہاتھوں کا زنا چھونا ہے۔ پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے۔

اور دل کا زنا قصد و تمنا کرنا ہے۔

رہی شرمگاہ تو وہ یا تو اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ (بخاری و مسلم) (رواہ ابوداؤد، نسائی، ترمذی بہ الفاظ دیگرے)۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے بغیر تو ہمارے لیے چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہاں بیٹھنا اگر تمہارے لیے ناگزیر ہی ہو تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے دریافت کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) راستے کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نظریں نیچی رکھا کرو، تکلیف دہ اشیاء وہاں سے ہٹا دیا کرو، سلام کرنے والے کا جوب دیا کرو، اچھی باتیں لوگوں کو بتایا کرو اور بری باتوں سے روکا کرو۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۳:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہاں سے اپنی نظر فوراً ہٹا لو۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) (رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: نہ مرد کسی مرد کا ''پوشیدہ مقام'' دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کا یہ مقام دیکھے اور نہ دو برہنہ مرد ایک کپڑے میں جمع ہوں اور نہ ہی دو برہنہ عورتیں ایسا کریں۔ (احمد، ابو داؤد ،ترمذی)(مسلم)

حدیث نمبر ۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی زندہ یا مردہ انسان کی ران پہ نگاہ نہ ڈالو۔'' (ابو داؤد، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۶:

حضرت جرھد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میری ران کھلی ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران بھی ستر میں داخل ہے؟'' (ترمذی، ابو داؤد، موطا)

نوٹ: بے ریش لڑکے کی پنڈلی پہ بھی نظر نہیں ڈالنی چاہیے جب تک کہ وہ پختہ عمر تک نہ پہنچ جائے۔

حدیث نمبر ۷:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ''لوگو! تنہائی میں بھی برہنہ سونے سے بچو؟ کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں جو تم سے کسی لمحہ بھی جدا نہیں ہوتے سوائے قضائے حاجت اور مباشرتِ زوجہ کے۔ لہٰذا ان سے شرم کرلو۔'' (رواہ ترمذی)

حدیث نمبر ۸:

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اپنے ستر کو اپنی بیویوں اور منکوحہ لونڈیوں کے علاوہ ہر ایک سے محفوظ رکھو۔'' کسی نے پوچھا کہ جب ہم تنہائی میں ہوں تو اس وقت؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔'' (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۹:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے گا اسے میں ایسا ایمان عطا کروں گا کہ جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔''(طبرانی)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو؛ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

۱۔ بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔ ۲۔ وعدہ کرو تو نبھاؤ۔

۳۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ ۴۔ نگاہ کا غلط استعمال نہ کرو۔

۵۔ ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ ۶۔ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۱:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک زمین میں دھنسنے، پتھروں کی بارش ہونے اور صورت بگڑنے کے واقعات نہیں ہوں گے'' لوگوں نے پوچھا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا کب ہوگا'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب تم دیکھو کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں، گانے والیوں کی کثرت ہوجائے، جھوٹی گواہی عام ہوجائے اور مرد مردوں کو اور عورت عورتیں کو کافی سمجھنے لگیں (بزار طبرانی)

اسلاف اور علماء کے اقوال

ابنِ کثیر:

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ بہت سے اسلافِ امت کسی بے ریش لڑکے کی طرف دیکھنے سے بڑی سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے۔

امام محمد غزالی:

۱۔ ''لڑکوں کی حسن پرستی میں زیادہ خرابی ہے کیونکہ مثلاً اگر کسی عورت کی طرف دل راغب

ہو گیا تو اس سے نکاح کر کے تمنا کو پہنچنا ممکن ہے اور لڑکے کے ضمن میں یہ بات نہیں ہے۔"
(احیاء العلوم اردو)

۲۔ بعض تابعین کا قول ہے کہ مجھ کو جواں آدمی پر امرد لڑکے کی ہم نشینی کا جتنا خوف ہے کہ اتنا درندے کا بھی خوف نہیں۔ (احیاء العلوم اردو)

۳۔ بعض اکابر سلف کہتے ہیں کہ اس امت میں تین طرح کے ہم جنس پرست ہوں گے:

۱۔ بعض تو صرف دیکھیں گے۔ ۲۔ بعض مصافحہ کریں گے۔

۳۔ بعض غیر فطری فعل کے مرتکب ہوں گے۔ (احیاء العلوم اردو)

بدنظری کے نقصانات:

۱۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"لڑکوں کی حسن پرستی میں زیادہ خرابی ہے کیونکہ مثلاً اگر کسی عورت کی طرف دل راغب ہو گیا تو اس سے نکاح کر کے خواہش پوری کی جا سکتی ہے لیکن لڑکے کے ضمن میں یہ بات نہیں ہے۔" (احیاء العلوم اردو باب شہوات)

۲۔ دل بے چین و بے قرار ہوتا ہے۔

۳۔ اگر انسان عشق میں پڑ جائے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کی یاد اور دین و دنیا دونوں سے غافل کر دیتی ہے۔

۴۔ یہ چیز ذہنی عیاشی کی طرف لے جاتی ہے جو بڑھتے بڑھتے غیر فطری فعل کا موجب بنتی ہے۔

بدنظری سے حفاظت:

بدنظری سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے پڑھی جائے۔

۲۔ ذکر کی پابندی کی جائے۔

۳۔ کچھ دن کسی پاک ماحول میں گزارے جائیں۔

۴۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی نکاح کی

قدرت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نگاہوں کو جھکا دینے والا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور کوئی نکاح کی قدرت نہ رکھے تو اسے چاہیے کہ روزے رکھے۔ اس لیے کہ روزے سے شہوانی قوتیں ماند پڑ جاتی ہیں۔'' (صحیح بخاری)

۵۔ مردوں کی صحبت سے بچنا جائے۔

۶۔ چند دن کسی اچھے ماحول میں گزارے جائیں اور ایسے دل میں بدنظری سے نفرت پیدا کی جائے۔

(بیان نمبر ۳) بدگمانی یا ذہنی عیاشی

قرآن میں بدگمانی کی ممانعت

آیت نمبر ا:

﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾

''وہ آنکھ کی چوری اور دل کے رازوں سے بخوبی واقف ہے۔(المومن 19)

آیت نمبر ۲:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

''اے ایمان والو! بہت زیادہ سوچنے سے بچو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔''
(الحجرات)

آیت نمبر ۳:

''کان، آنکھ اور دل ان سب کے متعلق ہر شخص سے پرسش ہوگی۔(الاسراء:36)

حدیث میں بدظنی کی ممانعت

حدیث نمبر ا:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: ’’دل کا زنا قصد وتمنا کرنا ہے۔‘‘ (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’تم مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔‘‘ (رواہ ترمذی)

بدظنی کے نقصانات:

۱۔ یہ چیز زنا وہم جنسی کی طرف لے جانے والا آخری حربہ ہے۔اس کے بعد تو حدیث کے مطابق ’’شرمگاہ یا تو غیر فطری فعل کی مرتکب ہوتی ہے یا بچ جاتی ہے۔‘‘

۲۔ بندے کا دل ہمہ دم بے چین و بے قرار رہتا ہے۔

بدگمانی یا ذہنی عیاشی سے بچنے کی تدابیر:

۱۔ نماز پنجگانہ کی عادت ڈالی جائے اور عاجزی کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ پڑھی جائے۔

۲۔ ذکر کی پابندی کی جائے۔

۳۔ جیسے ہی دل میں برا خیال آئے تو اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا ورد کیا جائے۔اس کے علاوہ اعوذ باللہ من ھمزات الشیاطین پڑھا جائے۔

۴۔ اُلٹے نہ لیٹا جائے۔

۵۔ روزے رکھے جائیں۔

۶۔ بلاضرورت امردوں سے دور رہا جائے۔

(معصیت ۴) مشت زنی:

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱:

’’(وہ مومن کامیاب ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور اپنی مملوکہ لونڈیوں پر اور جو اس کے سوا بھی کچھ چاہیں تو وہ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔‘‘ (المؤمنون:۷)

حدیث:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا’’ مجھے زبان وشرمگاہ کی ضمانت دو میں تمھیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔‘‘ (رواہ ترمذی)

مشت زنی کے نقصانات:

۱۔ انسان جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔

۲۔ یہ چیز زنا و فعل قوم لوط پہ آمادہ کرتی ہے۔

۳۔ انسان بے چین رہتا ہے۔

۴۔ انسان کی جنسی عمر کم ہو جاتی ہے۔

قرآن میں آتا ہے: مومنوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

مشت زنی سے بچنے کی تدابیر:

۱۔ پانچوں نمازیں پڑھی جائیں۔ ۲۔ نگاہ کی حفاظت کی جائے۔

۳۔ ذکر کثرت سے کیا جائے۔ ۴۔ ذہن میں گندے خیالات نہ لائے جائیں۔

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

’’تم میں سے اگر کوئی نکاح پہ قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ روزے رکھے اس لیے کہ روزے سے شہوانی قوتیں ماند پڑ جاتی ہیں۔‘‘ (بخاری)

۶۔ چند دن کسی اچھے ماحول میں گزارے جائیں جس دوران اس گناہ سے نفرت پیدا ہو جائے۔

۷۔ بلا ضرورت امردوں سے دور رہا جائے۔

خاتمہ:

فعل قوم لوط کے دواعی اگرچہ اس قبیح اور خلافِ فطرت فعل تک نہ بھی پہنچائیں تب بھی اس کے دنیاوی نقصانات اور اخروی سزا اتنی سخت ہے کہ اس سے ہر صورت بچنا چاہیے اور ان کے

قریب بھی نہیں جانا چاہیے۔قرآن میں آتا ہے۔

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾

''اور جتنی بھی فحش چیزیں ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی۔(النساء:۱۵۴)

(جزو۔۴)فعلِ قومِ لوط

حدیث میں قوم لوط کے فعل کی مذمت

حدیث نمبر۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔''قوم لوط کے فعل کا مرتکب ملعون ہے۔''

حدیث نمبر۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جسے تم قومِ لوط کا عمل کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔''(ابن ماجہ،رواہ ترمذی)

حدیث نمبر۳:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر عمل قوم لوط کا ہے۔''

حدیث نمبر۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''تم مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔(ترمذی)

حدیث نمبر۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''قسم اس

ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک زمین میں دھنسنے، پتھروں کی بارش ہونے اور صورت بگڑنے کے واقعات نہیں ہوں گے" لوگوں نے پوچھا "یارسول اللہ ایسا کب ہوگا" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تم دیکھو کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں، گانے والیوں کی کثرت ہو جائے، جھوٹی گواہی عام ہو جائے اور مرد مردوں کو اور عورت عورتیں کو کافی سمجھنے لگیں۔ (بزار طبرانی)

حدیث نمبر ۶:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ اس شخص کو رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا جو کسی عورت یا مرد کے پیچھے سے جماع کرے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۱۷)

قرآن میں فعل لوط کی ممانعت

آیت نمبر ۱:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾

"(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ میرے رب نے تمام فحش چیزوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ ظاہری ہوں یا خفیہ۔" (الاعراف:123)

آیت نمبر ۲:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِ هِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْ جَهُمْ﴾

"مومنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" (سورۃ النور:30)

آیت نمبر ۳:

"(وہ مومن کامیاب ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے اور جو اس کے سوا بھی کچھ چاہیں تو وہ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔" (المؤمنون۔۷)

آیت نمبر ۴:

''اور لوط کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، پھر یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا'' کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد گزر جانے والے لوگ ہو۔'' مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ''نکالو ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے، بڑے پاکباز بنتے ہیں یہ۔'' آخر کار ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی بچا کر نکال دیا اور اس قوم پر برسائی ایک بارش، پھر دیکھو کہ ان مجرموں کا کیا انجام ہوا۔ (الاعراف: رکوع نمبر ۱۰)

آیت نمبر ۵:

اور دیکھو، ابراہیمؑ کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لیے ہوئے پہنچے۔ کہا تم پر سلام ہو۔ ابراہیم نے جواب دیا تم پر بھی سلام ہو۔ پھر کچھ دیر نہ گزری کہ ابراہیمؑ ایک بھنا ہوا بچھڑا (ان کی ضیافت) کے لیے لے آیا۔ مگر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے پر نہیں بڑھتے تو وہ ان سے مشتبہ ہو گیا اور دل میں ان سے خوف محسوس کرنے لگا۔ انہوں نے کہا ''ڈرو نہیں ہم تو لوطؑ کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ابراہیمؑ کی بیوی بھی کھڑی ہوئی تھی۔ وہ یہ سن کر ہنس دی۔ پھر ہم نے اس کو اسحاقؑ کی اور اسحاقؑ کے بعد یعقوبؑ کی خوش خبری دی۔ وہ بولی ''ہائے میری کم بختی! کیا اب میرے ہاں اولاد ہو گی جبکہ میں بڑھیا پھونس ہو گئی اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہو چکے؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔'' فرشتوں نے کہا ''اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ ابراہیم کے گھر والو! تم لوگوں پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں اور یقیناً اللہ نہایت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔''

پھر جب ابراہیمؑ کی گھبراہٹ دور ہو گئی اور (اولاد کی بشارت سے) اس کا دل خوش ہو گیا تو اس نے قوم لوطؑ کے معاملے میں ہم سے جھگڑا شروع کیا۔ حقیقت میں ابراہیم بڑا حلیم اور نرم دل آدمی تھا اور ہر حال میں ہماری طرف رجوع کرتا تھا۔ (آخر کار ہمارے فرشتوں نے کہا) ''اے

ابراہیم، اس سے باز آجاؤ، تمہارے رب کا حکم ہو چکا ہے اور اب ان لوگوں پر وہ عذاب آکر رہے گا جو کسی کے پھیرے نہیں پھر سکتا۔

اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو ان کی آمد سے وہ بہت گھبرایا اور دل تنگ ہوا اور کہنے لگا کہ آج بڑی مصیبت کا دن ہے۔ (ان مہمانوں کا آنا تھا کہ) اس قوم کے لوگ بے اختیار اس کے گھر کی طرف دوڑ پڑے (فرشتے خوب صورت لڑکوں کی صورت میں حضرت لوطؑ کے گھر آئے تھے)۔ پہلے سے وہ ایسی ہی بدکاریوں کے خوگر تھے۔ لوطؑ نے ان سے کہا۔ بھائیو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں۔ کچھ خدا کا خوف کرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''تجھے تو معلوم ہی ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم چاہتے کیا ہیں۔'' لوطؑ نے کہا ''کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ تمہیں سیدھا کر دیتا، یا کوئی مضبوط سہارا ہی ہوتا کہ اس کی پناہ لیتا۔'' تب فرشتوں نے اس سے کہا کہ ''اے لوطؑ، ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں، یہ لوگ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ بس تو کچھ رات رہے اپنے اہل وعیال کو لے کر نکل جا اور دیکھو، تم میں سے کوئی شخص پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے۔ مگر تیری بیوی (ساتھ نہیں جائے گی) کیونکہ اس پر بھی وہی کچھ گزرنے والا ہے جو ان لوگوں پر گزرنا ہے ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقدر ہے۔ صبح ہوتے اب دیر ہی کتنی ہے پھر جب ہمارے فیصلے کا وقت آپہنچا تو ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر تابڑ توڑ برسائے جن میں سے ہر پتھر تیرے رب کے ہاں نشان زدہ تھا۔ اور ظالموں سے یہ سزا کچھ دور نہیں ہے۔ (سورہ ہود: رکوع نمبر ۷)

آیت نمبر ۶:

''اور انہیں ذرا ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصہ سناؤ جب وہ آئے اس کے ہاں، اور کہا ''سلام ہو تم پر'' تو اس نے کہا ''ہمیں تم سے ڈر لگتا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا ''ڈرو نہیں، ہم تمہیں ایک بڑے سیانے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔'' ابراہیم نے کہا ''کیا تم اس بڑھاپے میں مجھے اولاد

کی بشارت دیتے ہو؟ ذرا سوچو تو سہی کہ یہ کیسی بشارت تم مجھے دے رہے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا'' ہم تمہیں برحق بشارت دے رہے ہیں، تم مایوس نہ ہو'' ابراہیم نے کہا'' اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔'' پھر ابراہیم نے پوچھا'' اے فرستادگانِ الٰہی وہ مہم کیا ہے جس پر آپ حضرات تشریف لائے ہیں؟ وہ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں صرف لوط کے گھر والے مستثنٰی ہیں بجز اس کی بیوی کے جس کے لیے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے مقدر کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی۔''

پھر جب یہ فرستادے لوط کے ہاں پہنچے تو اس نے کہا'' آپ لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہیں انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہم وہی چیز لے کر آئے ہیں جس کے آنے میں یہ لوگ شک کر رہے تھے۔ ہم تم سے سچ کہتے ہیں کہ ہم حق کے ساتھ تمہارے پاس آئے ہیں لہٰذا اب تم کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جاؤ اور خود ان کے پیچھے پیچھے چلو تم میں سے کوئی پلٹ کر نہ دیکھے۔ بس سیدھے چلے جاؤ جدھر جانے کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے۔'' اور اسے ہم نے اپنا یہ فیصلہ پہنچا دیا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔

اتنے میں شہر کے لوگ خوشی کے مارے بیتاب ہو کر لوطؑ کے گھر چڑھ آئے۔ لوطؑ نے کہا '' بھائیو، یہ میرے مہمان ہیں۔ میری فضیحت نہ کرو، اللہ سے ڈرو، مجھے رسوا نہ کرو۔'' وہ بولے '' کیا ہم بارہا تمہیں منع نہیں کر چکے ہیں کہ دنیا بھر کے ٹھیکے دار نہ بنو۔'' لوط نے عاجز ہو کر کہا'' اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں (ان سے نکاح کر لو)''

تیری جان کی قسم اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اس وقت ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا۔ جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔

آخر کار پو پھٹتے ہی ان کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا اور ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر کے رکھ دیا اور ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی بارش برسا دی۔

اس واقعے میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو صاحبِ فراست ہیں۔ (اور وہ علاقہ جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا) گزرگاہِ عام پر واقع ہے (یہ علاقہ بحر لوط یعنی بحیرۂ مردار کے

جنوب اور مشرق میں واقع ہے۔(تفہیم القرآن، مودودی)، اس میں سامانِ عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو صاحب ایمان ہیں۔(سورۃ الحجر رکوع ۵)

آیت نمبر ۷:

اور لوطؑ کو ہم نے حکم اور علم بخشا اور اسے اس بستی سے بچا کر نکال دیا جو بدکاریاں کرتی تھی ...... درحقیقت وہ بڑی ہی بری، فاسق قوم تھی......اور لوطؑ کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا، وہ صالح لوگوں میں سے تھا۔(سورۃ الانبیاء رکوع نمبر ۵)

رکوع نمبر ۸:

''لوطؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ یاد کرو جبکہ ان کے بھائی لوطؑ نے ان سے کہا تھا، ''کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں، میرا اجر تو رب العالمین کے ذمے ہے۔کیا تم دنیا کی مخلوق میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے تمہارے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ہو۔'' انہوں نے کہا'' اے لوطؑ اگر تو ان باتوں سے باز نہ آیا تو جو لوگ ہماری بستیوں سے نکالے گئے ہیں ان میں تو بھی شامل ہو کر رہے گا۔'' اس نے کہا تمہارے کرتوتوں پر جو لوگ کڑھ رہے ہیں میں ان میں شامل ہوں۔ اے پروردگار، مجھے اور میرے اہل وعیال کو ان کی بدکرداریوں سے نجات دے۔ آخر کار ہم نے اسے اور اس کے سب اہل وعیال کو بچا لیا بجز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔ پھر باقی ماندہ لوگوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور ان پر برسائی ایک برسات، بڑی ہی بری بارش تھی جو ان ڈرائے جانے والوں پر نازل ہوئی۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔''
(سورۃ الشعراء: رکوع ۹)

آیت نمبر ۹:

اور لوطؑ کو ہم نے بھیجا۔ یاد کرو وقت جب اس نے اپنی قوم سے کہا'' کیا تم آنکھوں دیکھتے

بدکاری کرتے ہو؟ کیا تمہارا یہی چلن ہے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کے لیے جاتے ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ سخت جہالت کا کام کرتے ہو۔'' مگر اس قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا'' نکال دو لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے: یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔'' آخر کار ہم نے بچا لیا اس کو اور اس کے گھر والوں کو، بجز اس کی بیوی کے جس کا پیچھے رہ جانا ہم نے طے کر دیا تھا اور برسائی ان لوگوں پر ایک برسات، بہت ہی بری برسات تھی وہ ان لوگوں کے حق میں جو متنبہ کیے جا چکے تھے۔ (سورۃ النمل رکوع ۴)

آیت نمبر ۱۰:

اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جبکہ اس نے اپنی قو سے کہا: ''تم تو وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا ہے۔ کیا تمہارا حال یہ ہے کہ مردوں کے پاس جاتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں برے کام کرتے ہو؟ پھر کوئی جواب اس کی قوم کے پاس اس کے سوا نہ تھا کہ انہوں نے کہا'' اے اللہ کا عذاب اگر تو سچا ہے۔''لوطؑ نے کہا'' اے میرے رب، ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔''

اور جب ہمارے فرستادے ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر پہنچے تو انہوں نے اس سے کہا،'' ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، اس کے لوگ سخت ظالم ہو چکے ہیں ابرایم نے کہا'' وہاں تو لوط موجود ہے۔ انہوں نے کہا'' ہم خوب جانتے ہیں کہ وہاں کون کون ہے۔ ہم اسے اور اس کی بیوی کے سوا اس کے باقی سب گھر والوں کو بچا لیں گے۔'' اس ی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

پھر جب ہمارے فرستادے لوطؑ کے پاس پہنچے تو ان کی آمد پر وہ سخت پریشان اور دل تنگ ہوا۔ انہوں نے کہا'' نہ ڈرو اور نہ رنج کرو۔ ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بچا لیں گے، سوائے تمہاری بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔ ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اس فسق کی بدولت جو یہ کرتے رہتے ہیں۔'' اور ہم نے اس بستی کی ایک کھلی نشانی (بحیرۂ لوط بحیرۂ مردار کا جنوبی حصہ) چھوڑ دی ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل

سے کام لیتے ہیں۔''(تفہیم القرآن سورۃ العنکبوت رکوع ۳، ۴)

آیت نمبر ۱۱:

اور لوط بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یاد کرو جب ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو نجات دی، سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر باقی سب کو تہس نہس کر دیا۔ آج تم شب و روز ان کے اجڑے دیار پر سے گزرتے ہو۔ کیا تم کو عقل نہیں آتی؟ (الصافات آیا۱۳۳ تا ۱۳۸)

آیت نمبر ۱۲:

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت بھی تمہیں پہنچی ہے؟ جب وہ اس کے ہاں آئے تو کہا آپکو سلام ہے۔ اس نے کہا'' آپ لوگوں کو بھی سلام ہے......کچھ نا آشنا سے لوگ ہیں۔'' پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا، اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر مہمانوں کے آگے پیش کیا۔ اسنے کہا آپ حضرات کھاتے نہیں؟ پھر وہ اپنے دل میں ان سے ڈرا۔ انہوں نے کہا ڈریے نہیں اور اسے ایک ذی علم لڑکے کی پیدائش کا مژدہ سنایا۔ یہ سن کر اس کی بیوی چیختی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے اپنا منہ پیٹ لیا اور کہنے لگی ''بوڑھی، بانجھ!'' انہوں نے کہا ''یہی کچھ فرمایا ہے تیرے رب نے وہ حکیم ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔''

ابراہیم نے کہا'' اے فرستادگان الٰہی، کیا مہم آپ کو درپیش ہے؟ انہوں نے کہا'' ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسا دیں جو آپ کے رب کے ہاں حد سے گزر جانے والوں کے لیے نشان زدہ ہیں۔'' پھر ہم نے ان سب لوگوں کو نکال لیا جو اس بستی میں مومن تھے، اور وہاں ہم نے ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔ اس کے بعد ہم نے وہاں بس ایک نشانی ان لوگوں کے لیے چھوڑی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہوں۔ (الذٰریت رکوع ۲)

آیت نمبر ۱۳:

لوط کی قوم نے تنبیہات کو جھٹلایا اور ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا اس پر بھیج دی۔ صرف

لوط کے گھر والے اس سے محفوظ رہے۔ ان کو ہم نے اپنے فضل سے رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا۔ یہ جزا دیتے ہیں ہم ہر اس شخص کو جو شکر گزار ہوتا ہے۔ لوط نے اپنی قوم کے لوگوں کو ہماری پکڑ سے خبردار کیا مگر وہ ساری تنبیہات کو مشکوک سمجھ کر باتوں میں اڑاتے رہے۔ پھر انہوں نے اسے اپنے مہمانوں کی حفاظت سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ آخر کار ہم نے ان کی آنکھیں موند دیں کہ چکھو اب میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزا۔ صبح سویرے ہی ایک اٹل عذاب نے ان کو آلیا۔ چکھو مزا اب میرے عذاب کا اور میری تنبیہات کا۔ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ (سورۃ القمر رکوع ۲)

دنیا میں ہم جنس پرستی کی موجودہ کیفیت:

مغرب پہ نگاہ دوڑائی جائے تو یہ گناہ عام نظر آتا ہے اور اس کے لیے کوئی سزا مقرر نہیں ہے۔ وطن عزیز پاکستان میں یہ چیز الحمد للہ بہت کم ہے کیونکہ اسلام حیاء کی تعلیم دیتا ہے اور ہمارے بچوں کو بھی شرم وحیا کا درس دیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ خوبصورت لڑکے عام طور پر منتشر ہوتے ہیں اور عام طور پر باحیا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ایسے بورڈنگ یعنی ہاسٹل والے ادارے جن میں ۱۲ سے ۱۹ سال کی عمر کے لڑکوں کو اکٹھا رکھا جاتا ہے ان میں یہ چیز عام ہے۔ ان لڑکوں میں سے بیشتر خوش شکل ہوتے ہیں اور جب کوئی نوجوان لڑکا اِدھر اُدھر ہر طرف خوبصورت لڑکوں ہی کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں فطور پیدا ہو جاتا ہے جو اس چیز کا سبب بنتا ہے۔ یہ چیز مخلوط طرزِ تعلیم (Co-Education) سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ ایک تو مخلوط طرز تعلیم میں خواتین وحضرات کو علیحدہ علیحدہ ہوسٹلوں میں رکھا جاتا ہے۔ دوسرا خواتین کی حیا انہیں دواعیٔ زنا تک تو جانے دیتی ہے لیکن زنا تک شاذونادر ہی جانے دیتی ہے لیکن ٹین ایج بورڈنگ ایجوکیشن میں بات تھوڑی سی پس وپیش کے بعد فعل قوم لوط تک پہنچ جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ ایسے اداروں میں سینیئر کی جونیر طالب علم پر حکمرانی ہوتی ہے اور جونیر سینئر کا غلام ہوتا ہے۔ وہ جونیر کو دواعیٔ فعل قوم لوط یعنی بدنظری اور تعریف حسن کی زد میں تو آرام سے لے آتا ہے۔

شریف سے شریف طالب علم بھی یہ باتیں سہہ سہہ کر بے حیا ہو جاتا ہے سوائے ان خوش

شکل لڑکوں کے جو اپنا دامن بچا بچا کر رکھتے ہیں۔ پھر نوبت بوس و کنار تک آ جاتی ہے اور پھر وہی سابقہ شریف لڑکا جواب بے غیرت ہو چکا ہوتا ہے۔ غیر فطری فعل پر آمادہ ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ چیز پاکستان میں ہر اس جگہ ہے جہاں ۱۲ سے ۱۹ سال کی عمر کے لڑکے اکٹھے ہاسٹل میں رہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی یہ فرمایا تھا کہ ''مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر عمل قول لوط کا ہے۔'' (ترمذی)

فعلِ قولِ لوط کے نقصانات:

۱۔ اس سے انسان جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ انسان ایک زندہ لاش بن کر رہ جاتا ہے۔ (AID(HIV وائرس۔

۲۔ فعلِ قومِ لوط کے عذاب سے متعلق آیات اس بیان میں آ چکی ہیں۔

۳۔ ہر کوئی ایسے انسان سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

۴۔ نفسیاتی طور پر انسان میں مردانگی زائل ہو جاتی ہے اور وہ مخنثوں کے سے طور اطوار اپنانے لگتا ہے۔

غیر فطری فعل سے بچنے کی تدابیر:

۱۔ فرد واحد کو اہل گناہ سے بچنے کے لیے چاہیے کہ وہ پانچ وقت کی نماز خشوع وخضوع اور عاجزی کے ساتھ پڑھے، قرآن کی تلاوت کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہ عمل کرے، کسی چھوٹے لڑکے سے بے تکلفی نہ کرے۔

۲۔ میٹرک تک کے بورڈنگ ادارے علیحدہ ہوں اور انٹرمیڈیٹ کے ادارے علیحدہ ہوں۔

۳۔ ایسے بورڈنگ ادارے جو میٹرک اور انٹر دونوں کراتے ہیں ان میں آٹھویں نویں دسویں کے ہاسٹل علیحدہ ہوں اور گیارہویں بارہویں کے علیحدہ۔

۴۔ اساتذہ کرام بچوں کو ہاسٹلوں کے اندر اسلامی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھیں اور انہیں نماز کی عادت ڈالیں۔

۵۔ جس خوبصورت بچے کو اس بات کا گمان ہو کہ کوئی بڑا لڑکا اس پہ نظر بد رکھتا ہے تو اس سے

بات ہی نہ کی جائے اور کسی سینیئر سے بے تکلفی اختیار نہ کی جائے اور پانچ وقت کی نماز ادا کی جائے۔ جو لڑکا خاموشی اختیار کرتا ہے اس کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ حضرت عمرؓ کا فرمان ہے ''جو خاموش رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔''

(جزو۔۵) دواعئ زِنا

تعریف و تمہید:

ایسی تمام چیزیں جو انسان کو زنا کی ترغیب دیتی ہیں اور انتہائی صورت میں زنا تک لے پہنچتی ہیں؛ شرمگاہ میں تحریک کا باعث بنتی ہیں اور سفلی جذبات کو برانگیختہ کرتی ہیں دواعئ زنا کے زمرے میں آتی ہیں۔ ''دواعئ کا مطلب ہے دعوت دینے والی'' یعنی ایسی چیزیں جو زنا کی دعوت دیتی ہیں دواعئ زنا کہلاتا ہیں۔

اور مختصراً:

ایسی تمام چیزیں جو شرمگاہ میں تحریک کا باعث بنتی ہیں دواعئ زنا کہلاتی ہیں۔

یہ ایسا گناہ ہے جو ہمارے معاشرے میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

اس ضمن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک قولِ مبارک ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے:

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''ہر آدمی کا زنا میں سے کچھ حصہ ہے۔

آنکھ کا زنا نظر ڈالنا ہے۔ کان کا زنا سننا ہے

زبان کا زنا بولنا ہے۔ ہاتھوں کا زنا چھونا ہے۔

پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے۔ اور دل کا زنا قصد و تمنا کرنا ہے۔

رہی شرمگاہ تو وہ یا تو اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

دواعئ زنا کے نقصانات:

۱۔ یہ تمام چیزیں زنا کی طرف لے جاتی ہیں۔
۲۔ دل ہمہ وقت بے چین و بے قرار رہتا ہے۔
۳۔ انسان کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔
۴۔ انسان ان کے چنگل میں پھنس جائے تو پھر نکلنا مشکل ہوجاتا ہے۔
۵۔ انسان جسمانی طور پر کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے؟ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں؛ نیند بہت زیادہ آتی ہے۔
۶۔ جس قوم میں بے حیائی بہت پھیل جائے اس میں اللہ تعالیٰ ایسی ایسی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے جن کا پہلے کسی نے نام بھی نہیں سنا ہوتا۔

دواعئ زنا سے بچنے کی تدابیر:

۱۔ اس بات کو پیش نظر رکھا جائے کہ دنیائے فانی میں نفس کو قابو میں رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے تسکین طبع کے لیے جنت میں دنیاوی عورتوں سے دو کروڑ درجے بہتر اور خوبصورت عورتیں رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا میں بھی نکاح کی اجازت دے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ خواہشات لذت کو دبانے کا حکم نہیں دیتا بلکہ ان کے التوا کا حکم دیتا ہے(Post pone) اور ایک نظم وضبط قائم رکھنے کے واسطے غیر محرم مرد وعورت کو ایک دوسرے سے دور رکھتا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ انسان بھی جانوروں کی طرح رہے کیونکہ اسے عقل دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی لذت کی اجازت دی ہے لیکن حلال طریقے سے اور جو حلال طریقے اختیار کرے نظر بد سے بچے اس کے لیے آخرت میں بھی انتہائی خوبصورت عورتیں ہوں گی اور اس زندگی میں بھی وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا۔ انسان پر اگر وہ اب بھی نصیحت نہ پکڑے۔

حوالہ قرآن:

1. ﴿مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ ﴿۵۴﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿55﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿56﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿57﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿58﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿59﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿60﴾

"ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہ والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہ ہوگا۔ سو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ اتنی خوبصورت ہوں گی جیسے ہیرے اور موتی۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے علاوہ کچھ اور بھی ہوسکتا ہے؟ (الرحمن: ۵۴ تا ۶۰)

2. ﴿ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ﴾

"اور ان کے لیے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی اور ایسی حسین کہ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ یہ سب کچھ ان اعمال کی جزا ہوگی جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔" (الواقعہ ۶۴)

3. ﴿وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿48﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿49﴾﴾

"اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی اور ایسی نرم و نازک جیسے انڈے کی چھپی ہوئی جھلی۔" (الصافات ۴۸ اور ۴۹)

4. ﴿كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ﴾

"اور ہم گوری گوری خوبصورت آنکھوں والی عورتوں سے انہیں بیاہ دیں گے۔" (الدخان: ۵۴)

۵۔ یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے جہاں باغ اور انگور نوخیز ہم عمر لڑکیاں اور چھلکتے ہوئے جام ہوں گے۔ (النساء: ۳۳)

احادیث:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "ان میں سے ہر

شخص کی دو بیویاں ایسی خوبصورت و آئینہ بدن ہوں گی کہ ان کی پنڈلی کی ہڈیوں کا گودا گوشت کے باہر دکھائی دے گا۔'' (بخاری و مسلم)

۱۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں ہر مرد کو دو بیویاں ایسی ملیں گی جنہوں نے ستر (۷۰) پوشاکیں پہنی ہوں گی اور اس کے باوجود ان پوشاکوں کے باہر سے ان کی پنڈلیاں نظر آئیں گی۔ (ترمذی)

۲۔ پانچ وقت کی نماز خشوع وخضوع کے ساتھ باجماعت ادا کی جائے اور نماز اللہ کے دربار میں رو رو کر پڑھی جائے۔

۳۔ استغفار کثرت سے کی جائے۔

۴۔ درود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔

۵۔ قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔

۶۔ تسبیح وتہلیل اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔

۷۔ تعوذ اور معوذتین کا ورد کرتے رہنا چاہیے۔

۸۔ گناہ والی جگہ کے قریب بھی نہ جایا جائے ورنہ انسان گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے قرآن میں ہے

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾

''اور فحش باتوں کے قریب بھی مت جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا باطن۔'' (الانعام: ۱۵۱)

یہ ٹھیک ہے کہ گناہ سے اصل بچاؤ وہی ہوتا ہے کہ گناہ کے ماحول میں رہ کر گناہ سے بچا جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گناہ والی جگہ پہ جا کر بچاؤ کیا جائے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ گناہ کے قریب جانے کو دل چاہے اور اس کی استطاعت ہو لیکن پھر بھی نفس کو مار کر اس سے دور رہا جائے۔

۹۔ صحبت بد سے بچا جائے اور اللہ والوں کی معیت میں وقت گزارا جائے۔

۱۰۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے اگر کوئی نکاح پہ قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے

چاہیے کہ روزے رکھے اس لیے کہ روزے سے شہوانی قوت ماند پڑ جاتی ہے۔(رواہ بخاری)

١١۔ چند دن کسی اچھے ماحول میں گزارے جائیں اور اس بات کا عزم کرلیا جائے کہ واپس اپنے ماحول میں جا کر قطعاً دواعئ زنا میں نہ پڑوں گا۔

دواعئ زنا کی تفصیل

بیان نمبر ١: بدنگاہی:

امرد یا عورت کے چہرے یا جسم کے کسی بھی حصے پر بلا شدید ضرورت شرعی ارادے کے ساتھ نظر ڈالنا بدنگاہی کے زمرے میں آتا ہے۔

بدنظری کی قرآن میں ممانعت

آیت نمبر ١:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿30﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿31﴾﴾

”اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں، اللہ اس

سے باخبر ہے۔(۳۰) اور اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظروں کو بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں الی آخرہ.................(سورۃ النور آیت نمبر 31-30)

آیت نمبر ۲:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ﴾

''اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے کن چیزوں سے روگردانی کو تم پر حرام کر دیا ہے:

۱۔ یہ کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو۔

۲۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل مت کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔

۴۔ اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔(الأنعام:۱۵۱)

آیت نمبر ۳:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا﴾

''اور زنا کے قریب بھی مت پھٹکو وہ بہت فحش فعل اور بڑا ہی برا راستہ ہے۔(بنی اسرائیل:32)

آیت نمبر ۴:

﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾

''بے شک تمہارا رب تمہاری گھات میں ہے۔''(فجر:14)

آیت نمبر ۵:

﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ﴾

''وہ آنکھ کے غلط استعمال سے واقف ہے۔''(غافر:۱۹)

آیت نمبر ۶:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ﴾

''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کہہ دو کہ میرے رب نے یہ چیزیں حرام کردی ہیں: بے شرمی کی تمام باتیں خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔اور گناہ (الأعراف:33)

آیت نمبر ۷:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾

''کان آنکھ اور دل ان سب سے متعلق ہر شخص سے پرسش ہوگی۔''(اسراء:36)

احادیث میں بدنظری کی مذمت

حدیث نمبر ۱:

''عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے''نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے؛ جو شخص مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے گا میں اس کے بدلے اسے ایسا ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔(رواہ طبرانی)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''ہر آدمی کا زنا میں سے کچھ حصہ ہے۔

آنکھ کا زنا (شہوت سے) دیکھنا ہے۔

کانوں کا زنا (شہوت کی) باتیں سننا ہے۔

زبان کا زنا (شہوت کی) باتیں کرنا ہے۔

ہاتھوں کا زنا چھونا ہے۔

پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے۔
اور دل کا زنا قصد و تمنا کرنا ہے۔
رہی شرمگاہ تو وہ یا تو وہ زنا کی تکمیل کر دیتی ہے یا تکمیل سے رہ جاتی ہے۔'' (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

حدیث نمبر ۳:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''اے علی! ایک نظر ڈالنے کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا پہلی نظر تو معاف ہے مگر دوسری معاف نہیں۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حدیث نمبر ۴:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ اچانک نگاہ پڑ جائے تو کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا فوراً نگاہ پھیر لو یا نیچی کرلو۔ (مسلم، احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان کی نگاہ کسی عورت کے محاسن پر پڑے اور وہ نگاہ ہٹا لے تو اللہ اس کی عبادت میں لطف اور لذت پیدا کر دیتا ہے۔ (مسند احمد)

حدیث نمبر ٦:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کیا کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ اس کے بغیر تو ہمارے پاس کوئی چارہ ہی نہیں۔ ہم تو وہاں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''وہاں بیٹھنا تمہارے لیے ناگزیر ہی ہو تو پھر راستے کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا، ''یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نظریں نیچی رکھا کرو، تکلیف دہ اشیاء وہاں سے ہٹا دیا کرو،

سلام کرنے والے کا جواب دیا کرو؛ اچھی باتیں لوگوں کو بتایا کرو اور بری باتوں سے منع کیا کرو۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۷:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی زندہ یا مردہ انسان کی ران پہ نگاہ مت ڈالو۔'' (ابوداؤد۔ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۸:

حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

۱۔ بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔

۲۔ وعدہ کرو تو نبھاؤ۔

۳۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔

۴۔ نگاہ کا غلط استعمال مت کرو۔

۵۔ ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔

۶۔ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

حدیث نمبر ۹:

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک جگہ نکاح کا پیغام دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا ''کیا تم نے لڑکی کو دیکھ لیا ہے'' میں نے عرض کیا ''نہیں'' فرمایا ''اسے دیکھ لو، اس طرح زیادہ توقع کی جاسکتی ہے کہ تمہارے درمیان موافقت ہوگی۔''

حدیث نمبر ۱۰:

جناب ابوطلحہ زید بن سہیلؓ سے روایت ہے کہ ہم گھر کے سامنے (چبوترے وغیرہ) بیٹھے گفتگو کررہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوکر فرمایا: ''یہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ سرِ عام راستہ پر بیٹھے ہو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم کسی غلط اور

نقصان رساں کام کے لیے یہاں نہیں بیٹھتے، صرف باہمی گفت وشنید اور صلاح مشورے کے لیے بیٹھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہاں بیٹھنا ترک نہیں کر سکتے تو پھر راستے کے حقوق ادا کرو، آنکھیں نیچی رکھو، سلام کا جواب دو اور اچھی باتیں کرو۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۱۱:

اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آگئے اور یہ واقعہ پردے کے احکام نازل ہونے کے بعد کا ہے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان سے پردہ میں ہو جاؤ، ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ، وہ تو نابینا ہیں! وہ ہمیں دیکھ نہیں سکتے! نہ پہچان سکتے ہیں! تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ اور کیا تم ان کو دیکھ نہیں رہی ہو۔ (ابو داؤد و ترمذی)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت عمران ؓ بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''حیا خیر کے سوا کچھ نہیں لاتی۔'' (مسلم بخاری کتاب الآداب)

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

الحیآء شعبۃ من الایمان ''حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔''

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''خدا کی لعنت ہو اس پر جو دیکھے اور اس پر جسے دیکھا جائے۔ (مشکوٰۃ۔ بیہقی)

حدیث نمبر ۱۵:

حضرت اسامہ اور حضرت سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میں نے اس امت میں عورتوں سے بڑھ کر مردوں کو نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں

چھوڑا۔‘‘ (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۶:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو زنا کار ہے (متفق علیہ) اور ہر دیکھنے والی آنکھ بھی زانی ہے۔ (نسائی)

حدیث نمبر ۱۷:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب ایک مرد اور ایک عورت خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (ریاض الصالحین)

بدنظری کے نقصانات:

۱۔ یہ چیز زنا کی طرف لے جاتی ہے۔

۲۔ دل ہمہ دم بے قرار رہتا ہے۔

۳۔ اگر انسان اس فعل کے چنگل میں پھنس جائے تو نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بدنظری سے بچنے کی تدابیر:

۱۔ نماز پنجگانہ خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھی جائے۔

۲۔ قرآن کی تلاوت اور معوذتین کا ورد کیا جائے۔

۳۔ تعوذ، استغفار، ذکر اور درود کثرت سے پڑھا جائے۔

۴۔ گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکا جائے۔

۵۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ’’تم میں سے جو نکاح پر قدرت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ روزے سے شہوانی قوتیں ماند پڑ جاتی ہیں۔ (بخاری)

۷۔ دس دن (۱۰ دن، چالیس دن یا زیادہ یا حسب ضرورت اور حسب توفیق) کسی بے حجابی سے پاک ماحول میں گزارے جائیں جہاں ٹی وی سے اجتناب برتا جائے۔ اس دوران اپنا عزم بنایا جائے کہ آئندہ بدنظری نہ کروں گا۔ بدنظری کی لذت کو دل سے نکال دیا جائے یعنی اتنے دن گزارے جائیں جس میں بدنظری کی لذت دل سے نکل جائے۔ پھر

اپنے ماحول میں واپس آ کر پرہیز گاری اختیار کی جائے۔

۸۔ اپنے فرض منصبی کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

بیان نمبر ۲: بے حجابی و عریانی:

بے حجابی کی تعریف:

چہرے اور سر کے بالوں کو غیر مرد کے سامنے کھولنا بے حجابی یا بے پردگی کہلاتی ہے (ضرورت شرعی کے تحت چہرے کو کھولنے کی رخصت موجود ہے اور یہ ادنیٰ درجے کا پردہ کہلاتا ہے)۔

بے ستری کا مفہوم:

شوہر کے علاوہ کسی بھی محرم یا نامحرم مرد و عورت پر ستر یعنی چھپے ہوئے اعضاء کو ظاہر کرنا بے ستری کہلاتا ہے۔

مرد کے لیے عورت کا ستر چہرے، سر کے بالوں اور ہاتھوں کے علاوہ تمام جسم ہے۔ عورت کے لیے عورت کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے۔ اسی طرح مرد کے لیے مرد کا ستر بھی ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے۔

واضح رہے کہ مرد کے لیے عورت کے ٹخنے بھی ستر میں شامل ہیں اور ٹخنوں سے اونچی شلوار پہننا عریانی اور بے ستری میں آجاتا ہے۔ یہ حکم تو خاص مردوں کے لیے جسے الٹا عورتوں نے اپنا لیا ہے۔ بعض خواتین سر پہ چادر تک لے لیتی ہیں لیکن ستر کی حفاظت کا اہتمام نہیں ہوتا۔

آیت نمبر ۱:

اور اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر ان لوگوں کے سامنے: شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جول کی عورتیں، اپنے مملوک، وہ زیر دست مرد جو کسی اور قسم کی

خواہش نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ (النور:۳۱)

آیت نمبر ۲:

اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں اور نکاح کی امیدوار نہ ہوں، وہ اگر اپنی چادریں اتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم وہ بھی حیاداری ہی برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (النور:۶۰)

آیت نمبر ۳:

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو، تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی میں مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف اور سیدھی بات کیا کرو اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۲)

آیت نمبر ۴:

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ (الاحزاب:۵۹)

احادیث میں بے پردگی کی ممانعت اور عریانی

حدیث نمبر ۱:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”جس قوم میں علی الاعلان، برسرِ عام بے حیائی کے کام اور فحاشی ہونے لگے تو اس قوم میں طاعون اور ان جیسے وبائی اور مہلک امراض پیدا ہو جائیں گے کہ اس کے اسلاف نے ان میں سے بہت سی بیماریوں اور وباؤں کا نام تک بھی نہ سنا ہوگا۔“ (ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۲:

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خدا کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس پر بھی جسے دیکھا جائے۔'' (مشکوٰۃ۔ بیہقی)

حدیث نمبر ۳:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہا جگہ میں بیٹھے گا وہاں تیسرا شیطان ضرور ہوگا۔'' (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو عورت عطر لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے اور ہر دیکھنے والی آنکھ بھی زناکار ہے۔'' (نسائی)

حدیث نمبر ۵:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے اسماء جب عورت بالغ ہوجائے تو یہ جائز نہیں کہ مرد اس اور اس کے علاوہ اس کے کسی عضو کو دیکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف تھا۔'' (ابوداؤد)

حدیث نمبر ۶:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''عورت ثالث نہ بنے کہ عوام الناس کے جھگڑے چکاتی پھرے۔'' (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۷:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نماز میں امام کو غلطی پر مطلع کرنے کے لیے مرد تسبیح پڑھے جب کہ عورت تالی بجائے۔'' (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۸:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

’’عورت سرتاپا پوشیدہ رہنے کے قابل ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔‘‘(ترمذی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۹:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا’’کوئی مرد کسی عورت سے خلوت میں نہ ملے جب تک کہ اس کے ساتھ کا کوئی محرم نہ ہو اور کوئی عورت سفر نہ کرے جب تک کہ اس کا کوئی محرم اس کے ساتھ نہ ہو۔‘‘(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۱۰:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا’’اپنی عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روکو نہیں، اگرچہ ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔‘‘(احمد، ابوداؤد)

حدیث نمبر ۱۱:

مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کے دخول کا علیحدہ دروازہ مخصوص کردیا تھا۔(ابو داؤد)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ جماعت میں عورتوں کی صفیں مردوں سے پیچھے رکھی جاتی تھیں اور نماز کے خاتمے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سلام پھرنے کے بعد کچھ دیر توقف فرماتے تھے تاکہ مردوں کے اٹھنے سے پہلے عورتیں اٹھ کر چلی جائیں۔‘‘(بخاری، احمد)

حدیث نمبر ۱۳:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا’’مردوں کی بہترین صف سب سے اگلی اور بدترین سب سے پچھلی (یعنی عورتوں کے قریب کی صف) ہے اور عورتوں کی بہترین صف سب سے پیچھے کی صف ہے اور بدترین سب سے اگلی (یعنی مردوں کے قریب کی صف)۔‘‘(مسلم، ابو داؤد، ترمذی)

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیدین کی نماز میں عورتیں شریک ہوتی تھیں مگر ان کی جگہ مردوں سے الگ تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبے کے بعد عورتوں کی طرف جا کر ان سے الگ خطاب فرماتے تھے (ابوداؤد) (بخاری مسلم بروایت ابن عباس)

حدیث نمبر ۱۵:

ایک مرتبہ مسجد نبوی کے باہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ راستے میں مرد و عورت سب گڈ مڈ ہو گئے ہیں۔ اس پر آپ نے عورتوں سے فرمایا ''ٹھہر جاؤ۔ تمہارے لیے سڑک کے بیچ چلنا درست نہیں ہے۔ کنارے پر چلو۔ ارشاد سنتے ہی عورتیں کنارے پر ہو گئیں۔ (ابوداؤد)

حدیث نمبر ۱۶:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک زمین میں دھنسنے، پتھروں کی بارش ہونے اور صورت بگڑنے کے واقعات نہیں ہوں گے لوگوں نے پوچھا ''یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم دیکھو کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں اور گانے والیوں کی کثرت ہو جائے اور جھوٹی گواہی عام ہو جائے اور مرد مردوں کو اور عورت عورتوں کو کافی سمجھنے لگے۔ (البزار، الطبرانی)

حدیث نمبر ۱۷:

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے: ''اللہ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے چہروں پر سے بالوں کو اتارتی ہیں اور اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ پھر میں ان لوگوں پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۱۸:

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بات کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کے لیے سفر پہ جائے بغیر اپنے

باپ، بھائی، شوہر، بیٹے یا کسی اور محرم کے۔(ترمذی ابواب الرضاع)

چہرے کا پردہ

حدیث نمبر ۱۹:

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ادھر عبداللہ بن ام مکتوم داخل ہوئے۔ یہ قصہ پردہ کے احکام کے نزول کے بعد کا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم دونوں کو ان سے پردے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ تو نابینا ہیں نہ ہمیں دیکھتے ہیں نہ پہچانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو اور اسے نہیں دیکھتی ہو؟ اگر وہ تمہیں دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۲۰:

حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد لوگوں میں مردوں کو ضرر پہنچانے والا عورت سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۲۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت پر لعنت کی ہے جو لباس اور بات چیت وغیرہ میں مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے اور اس مرد پر جو عورتوں کی مشابہت کرتا ہے۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۲۲:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک دن رات کی مسافت کے برابر تنہا بغیر کسی محرم کے سفر کرے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲۳:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حیا خیر کے سوا

کچھ نہیں لاتی۔'' (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲۴:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حیا تو خیر ہی خیر ہے۔'' (مسلم)

حدیث نمبر ۲۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حیا ایمان کا جزو ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲۶:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخیوں کے دو گروہ پیدا ہونے والے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا، پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو ایسا پیدا ہوگا جو بیلوں کی دموں کی طرح لمبے لمبے کوڑے لیے پھریں گے اور ان سے لوگوں کو مارا کریں گے صبح و شام اللہ کے غصہ اور ناراضگی میں پھرا کریں گے۔ دوسرا گروہ ایسی عورتیں کا پیدا ہوگا جو کپڑے پہنے ہوئے بھی برہنہ ہوں گی اور (غیر مردوں کو) اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی (ان کی طرف) مائل ہوں گی۔ ان کے سر اونٹوں کی جھکی ہوئی پشتوں کی طرح ہوں گے۔ نہ جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھیں گی۔ حالانکہ بلا شک و شبہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۲۷:

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو سادہ کپڑوں میں بغیر خوشبو لگائے باہر نکلنا چاہیے۔ (پردہ کے شرعی احکام بحوالہ ابوداؤد جلد ا ص ۹۱)

پردے کے تین درجات از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ:

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کی مختلف آیات اور مختلف احادیث مبارکہ کی روشنی میں پردے کے تین درجات بیان کیے ہیں جن کو مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی نے مہم عامہ کے لیے آسان کر کے یوں بیان کیا ہے۔

''مسلمان عورت جو آزاد ہو زرخرید باندی نہ ہو بالغ ہو چکی ہو یا بالغ ہونے کے قریب ہو جوان ہو یا بوڑھی اس کے لیے اجنبی مردوں سے پردہ کرنے کے تین درجے ہیں۔

پہلا درجہ:

ایک یہ کہ بجز چہرہ اور ہتھیلیوں کے اور بعض کے نزدیک بجز پیروں کے بھی باقی تمام بدن کو کپڑے سے چھپایا جائے اور یہ ادنیٰ درجے کا پردہ ہے۔(اور یہ اس وقت ہوگا جب دوسرے اور تیسرے درجے پر عمل کرنا ممکن نہ ہو)

دوسرا درجہ:

دوسرے یہ کہ چہرہ اور ہتھیلیوں اور پیروں کو بھی برقع وغیرہ سے چھپایا جائے یہ درمیانی درجے کا پردہ ہے۔(اور یہ اس وقت ہوگا جب عورت کو ضرورت کے تحت باہر نکلنا پڑ جائے یا غیر مردوں کے سامنے آنا پڑے)۔

تیسرا درجہ:

تیسرے یہ کہ عورت دیوار یا پردہ کے پیچھے آڑ میں رہے کہ اس کے کپڑوں پر بھی اجنبی مردوں کی نظر نہ پڑے۔ یہ اعلیٰ درجے کا پردہ ہے اور یہ تینوں درجے قرآن وحدیث میں مذکور ہیں اور شریعت میں ان کا حکم موجود ہے۔

ریڈیو، ٹیلی وژن اور ''تفریح'' کے دیگر ذرائع کا استعمال:

اس بات میں ہم جن چیزوں کا ذکر کریں گے وہ ایسے ذرائع ہیں جو عوام کو ''تفریح'' مہیا کر رہے ہیں۔ یہ اس طرح ہیں۔

۱۔ ٹیلی وژن۔ ۲۔ وی سی آر ۳۔ ریڈیو ۴۔ ٹیپ ریکارڈر یعنی کیسٹ پلیئر ۴۔ ڈش انٹینا ۵۔ ''کیبل'' کی نشریات ۶۔ سینما ۷۔ تھیٹر ۸۔ اخبارات ورسائل ۹۔ اور کمپیوٹر انٹرنیٹ ۱۰۔ لائیو شوز۔ ۱۱۔ کوئی ایسا ذریعہ (یا ذرائع) جو ہماری نظر سے محو ہو گیا ہو۔ ۱۲۔ سی ڈی پلیئر کا استعمال اس کے مستعمل پہ منحصر ہوتا ہے مثال کے طور پر 'چھری' ہی کو لے لیجیے۔ اس چھری سے آپ پھل بھی کاٹ سکتے ہیں جانور بھی ذبح کر سکتے ہیں اور (العیاذ) کسی انسانی جان کو بھی قتل کر سکتے ہیں۔

یہی حساب ذرائع ابلاغ اور تفریح کے اسباب کا بھی ہے۔ اگر ان کا استعمال ٹھیک ہو شریعت کے مطابق ہو تو ٹھیک، وگرنہ تباہی، بربادی، ضلالت اور گمراہی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ان ذرائع کا شریعت کے مطابق استعمال ممکن ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دیکھ لیجیے کہ کس ذریعے پر کتنے فی صد حق بات آ رہی ہے۔ یعنی اگر تو کسی ذریعے پر ۹۰ فی صد باطل چل رہا ہے اور محض ۵ سے ۱۰ فی صد حق دکھایا جا رہا ہے ایسے ذریعے پر کھلم کھلا احکام شریعت کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو اس ذریعے کا استعمال ممنوع ہوگا اور شریعت کے مطابق اس کو استعمال کرنا ممکن نہ ہوگا۔ لیکن اگر کسی ذریعے پر عیاں طور پر یہ کچھ نہ کچھ دین کی بات بھی کی جاتی ہے (مثال کے طور پر ریڈیو کی صوت القرآن نشریات) تو ایسے ذریعے کو جائز حدود کے اندر استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن گناہ کا احتمال تو بہر حال رہے گا۔ یہ تو بات ہوئی نشریاتی ذرائع کی اور اب ان ذرائع کی بات جن کا استعمال کلی طور پر آپ کے ہاتھ میں ہے یعنی کیسٹ پلیئر، انٹرنیٹ اور وی سی آر وغیرہ کا استعمال تو اس میں بھی یہی کیا جا سکتا ہے کہ استعمال اگر شریعت کے مطابق ہوگا تو ذریعۂ برکت ورنہ ضلالت کا موجب پھر یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ کیا آپ کو خود پر اتنا اعتماد ہے کہ ان ذرائع کو جائز طور پر استعمال کر سکتے کیونکہ خلق الانسان ضعیفاً کے مصداق انسان کو تو بہت کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اگر آپ کو اپنے اوپر اعتماد ہے تب بھی گناہ سے بچانے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اگر تو آپ ان ذرائع (یا ان میں سے کچھ یا ان میں سے جس جس ذریعے) کے ناجائز استعمال سے کلی طور پر بچ سکتے ہیں تو اس ذریعے کو استعمال کر لیجئے اور اگر احتمال ہو کہ گناہ میں مبتلا ہوں گے تو ولا تقربوا الفواحش کے مصداق ان کا استعمال ترک کر دیجیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کا حکم ہے کہ ''حق اور باطل کو آپس میں گڈ مڈ مت کرو۔'' آپ خود اندازہ کیجیے کہ جن ذرائع تفریح پر حق اور باطل اس قدر گڈ مڈ ہو چکے ہوں کہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہو اور پھر کچھ دیر بعد ایک مولوی صاحب بے پردہ عورتوں میں بیٹھ کر انہیں درس قرآن دے رہے ہوں اور پھر ڈراموں میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کو ریستورانوں میں رومانس کرتے دکھایا ہو رقص و سرود کی محفلیں دکھائی گئی ہوں، فلمی تراشے ہوں اور (شاذ و نادر) کوئی شخص آ کر اسلامی شعائر کے خلاف گفتگو کرے اور پھر فرمان الٰہی پر نشریات کا اختتام ہو جائے تو کیا ایسے ڈبے کو گھر میں رکھنا جائز ہوگا؟ اب بات رہی ایسے

ذرائع ابلاغ وتفریح کی جو کھلم کھلا گمراہی ہیں یعنی سینما، تھیٹر، ڈش انٹینا اور کیبل وغیرہ تو اس بارے میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان کا استعمال اور ایسی جگہوں پر جانا قطعاً ناجائز ہوگا الا یہ کہ شرعی حدود و قیود کے اندر ہو۔

خلاصۂ کلام:

۱۔ جن ذرائع پر گمراہی کے سوا کچھ نہ آرہا ہو ان کا استعمال قطعاً حرام ہے اور ایسی گناہ کی جگہوں پر جانا بھی بہت سخت گناہ ہے۔

۲۔ جن ذرائع پر حق اور باطل گڈ مڈ ہوں اور باطل حق سے کہیں زیادہ ہو ان کا استعمال بھی ناجائز ہے۔

۳۔ جن ذرائع پر حق و باطل گڈ مڈ تو ہوں لیکن حق بات کی ایک واضح مقدار باطل سے علیحدہ سنائی (یا دکھائی) دے رہی ہو تو ایسے ذرائع کو شریعت کی جائز حدود میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ آپ کے دل میں عزم راسخ ہو اور اپنے اوپر اعتماد ہو کہ اللہ کی توفیق اور مدد سے ان اشیاء کا غلط استعمال نہیں کریں گے تاہم اولیٰ (بہتر صورت) یہی ہے کہ ان کو بھی گھر نہ رکھا جائے (کہ قرآن آپ ان کے ذرائع کے علاوہ بھی پڑھ یا سن سکتے ہیں مثال کے طور پر مساجد میں اور اسی طرح درس قرآن کے ذریعے۔ امام جامع مسجد کیڈٹ کالج حسن ابدال قاری محمد زبیر صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا کہنا ہے کہ متقین اور پرہیزگار لوگ ایسی چیزیں گھر میں نہیں رکھتے۔

۴۔ ایسی چیزیں جن کے تصرف پر آپ کو مکمل اختیار حاصل ہے یعنی ٹیپ ریکارڈر سی ڈی پلیئر، کمپیوٹر انٹرنیٹ اور وی سی آر وغیرہ تو اس میں بھی اولیٰ یہی ہے کہ انہیں گھر میں نہ رکھا جائے تاہم اگر انہیں گھر میں رکھتے ہیں تو پھر یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کے ذریعے قرآن کی برکتوں سے مستفید ہوتے ہیں، سائنسی علم حاصل کرتے ہیں یا لغویات میں محو ہوجاتے ہیں۔ ایسی چیزوں کا استعمال جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے مباح (جائز) ہے اور قرآن سننے سمجھنے، شرک سے پاک نعتوں کو سننے (وغیرہ) کی حد تک کارِ ثواب بھی۔ اسی طرح اگر سائنسی علم حاصل کرتے وقت نیت امت مسلمہ کی فلاح و بہبود، خدمت خلق اور

اللہ کی نشانیوں میں غور وفکر کی ہوتو یہ بھی باعث اجروثواب ہوگا۔فیصلہ اوراختیار اللہ کی توفیق سے آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

۵۔ واضح رہے کہ شریعت کی حدود وہی ہیں جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں اور جنہیں علماء فقہاء اور محدثین نے قرآن وسنت کی تحقیق کے بعد بیان کیا ہے۔لہٰذا پہلے اس بات کی اچھی طرح تحقیق کرنی چاہیے کہ کیا چیز جائز ہے اور کیا ناجائز۔اس سلسلے میں علماء کرام سے رابطہ کرتے اور پوچھتے رہنا چاہیے۔

''اگر تمہیں کسی بات کا علم نہ ہوتو سمجھ بوجھ رکھنے والوں سے پوچھ لیا کرو۔'' اللہ ساری لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

''تفریح'' کے ذرائع سے متعلق قرآن کی آیات:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَن تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

''جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں فحاشی وبے حیائی پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (النور۔19)

آیت نمبر ۲:

اور لوگوں میں سے ہی کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکادے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑادے ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے (لقمان)

آیت نمبر ۳:

(اور رحمن کے بندے وہ ہیں) کہ اگر کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوجائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔(الفرقان)

آیت نمبر ۴:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾

(اور کامیاب مومن وہ ہیں) جو لغو چیزوں سے گریز کرتے ہیں۔(المومنون)

آیت نمبر ۵:

﴿ یَعلَمُ خَائِنَۃَ الاعُیُنِ ﴾

وہ نگاہوں کے غلط استعمال سے آگاہ ہے(المومن 19)

آیت نمبر ٦:

’’اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کہو کہ آؤں میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے رب نے کس کس چیز سے روگردانی کو تم پر حرام کر دیا ہے لا، یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ (۲) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو (۳) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل مت کرو کیونکہ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ علانیہ ہیں یا پوشیدہ۔(الانعام:۱۵۱)

آیت نمبر ۷:

بے شک تمہارا پروردگار تمہاری گھات میں ہے۔(الفجر: آیت 14)

آیت نمبر ۸:

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کہہ دو کہ میرے رب نے حرام کردی بے شرمی کی تمام باتیں خواہ وہ خفیہ ہوں یا علانیہ اور تمام قسم کے گناہ۔(الاعراف:۳۳)

آیت نمبر ۹، ۱۰:

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے اور اے نبی مومن عورتوں سے کہہ و کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے کہ جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رکھیں وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے: شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے،

اپنے میل جول کی عورتیں اپنے مملوک، وہ زیر دست مرد جو کسی قسم کی خواہش نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو۔ توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ (النور ۳۱)

آیت نمبر ۱۱:

کان آنکھ اور دل ان سب کے متعلق ہر شخص سے پرسش ہو گی (اسرا:۳۶)

آیت نمبر ۱۲:

اور زنا کے قریب بھی مت پھٹکو وہ بہت فحش فعل اور نہایت برا راستہ ہے۔ (الاسراء:۳۲)

آیت نمبر ۱۳:

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو! تم عام عورتوں کی مثل نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کرو کہ دل کی خرابی میں مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف سیدھی بات کیا کرو؟ اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دورِ جاہلیت کی سی سج دھج دکھاتی نہ پھرو۔

آیت نمبر ۱۴:

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا یا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تا کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے (الاحزاب:۵۹)

آیت نمبر ۱۵:

''بیشک اللہ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے اور فحش باتوں اور برائیوں اور سرکشی سے روکتا ہے۔'' (النحل:۹۰)

آیت نمبر ۱۶:

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ﴾

اور حق اور باطل کی آمیزش مت کرو۔ (البقرۃ:۴۲)

احادیث میں تفریح کے ذرائع کا حکم

حدیث نمبر ا:

جناب ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے۔ ان کے سامنے آلات موسیقی کے ساتھ عورتوں کا گانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں خسف کر دے گا اور ان میں سے بعض کی صورتیں مسخ کر کے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۲:

حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے کل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ مزامیر اور رباب میں آگ لگا دوں۔ (مسند احمد)

حدیث نمبر ۳:

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جناب عبداللہ ابن عمرؓ کے ساتھ جا رہا تھا۔ راہ میں انہوں نے ایک باجے کی آواز سنی تو انگلیاں فوراً کانوں میں ڈال لیں اور چلتے رہے۔ کچھ دیر بعد مجھ سے پوچھا ''نافع! تمہیں اب کوئی آواز آ رہی ہے؟'' میں نے کہا ''نہیں'' تب انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں سے نکال لیں اور کہنے لگے ''میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا کہ آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی اور ایسا ہی کیا جیسا میں نے اب کیا تھا۔'' (احمد ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۴:

حضور ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں ایسے لوگ واقع ہوں گے جو حلال کریں گے ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو۔'' (بخاری)

حدیث نمبر ۵:

حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے ''راگ اور گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزے یا کھیتی کو اگاتا ہے۔'' (ابوداؤد، مشکوٰۃ بیہقی، شعب الایمان)

حدیث نمبر ٦:

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہے۔(ابوداؤد۔مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۷:

جناب حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس امت میں زمین دھنسنے صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات ہوں گے عرض کیا گیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کب ہوگا؟ فرمایا ''جب گانے والیاں عام ہوجائیں گی اور شراب حلال سمجھی جائے گی۔(رواہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۸:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنا لیا جائے (۲) جب امانت کو لوٹ کا مال سمجھا جائے (۳) جب زکوٰۃ کو تاوان جانا جائے (۴) جب علم دین دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا جائے (۵) جب آدمی اپنی بیوی کی اطاعت او رماں کی نافرمانی کرنے لگے (٦) اور اپنے دوست کو قریب رکھے اور باپ کو دور (۷) جب مساجد میں شور غل ہونے لگے (۸) جب قبیلے کا سرداران کا بدترین آدمی ہو (۹) جب قوم کا سربراہ ذلیل ترین شخص ہو (۱۰) جب ذلیل آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جانے لگے۔ (۱۱) جب گلوکاراؤں اور آلاتِ موسیقی کا رواج عام ہوجائے۔ (۱۲) جب شراب بکثرت پی جانے لگے (۱۳) اور جب اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں اس وقت تم انتظار کرو:

(۱) ایک سرخ آندھی کا (۲) ایک زلزلے کا (۳) زمین میں دھنس جانے کا (۴) صورتیں مسخ ہوجانے کا (۵) اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی تسبیح کے دانے اس کے ٹوٹنے پر ایک ایک کر کے بکھرتے چلے جاتے ہیں۔(ترمذی)

حدیث نمبر ۹:

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر بے ہودہ گو پر

جنت میں داخل ہونا حرام ہے۔ (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اپنے آپ کو فحاشی سے بچاؤ کہ اللہ تعالیٰ فحش کام کرنے والے اور فحش گو کو پسند نہیں کرتا۔ (نسائی)

حدیث نمبر ۱۱:

جناب ”عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے؛ جو شخص مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے گا میں اس کے بدلے اسے ایسا ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔ (رواہ طبرانی)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عضو کا زنا میں سے کچھ حصہ ہے۔

آنکھ کا زنا نظر ڈالنا ہے۔ کانوں کا زنا باتیں سننا ہے۔ (شہوت کی)

زبان کا زنا (اس سے متعلق) گفتگو کرنا ہے۔

ہاتھوں کا زنا چھونا ہے۔ پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے۔

اور دل کا زنا قصد و تمنا کرنا ہے۔

رہی شرمگاہ تو وہ یا تو اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ (بخاری و مسلم) (رواہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اچانک نگاہ پڑ جائے تو کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فوراً نگاہ پھیر لو یا نیچی کرلو۔ (مسلم، احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان کی نگاہ کسی عورت کے محاسن پر پڑے اور وہ نگاہ ہٹالے تو اللہ اس کی عبادت میں لطف اور لذت پیدا کر دیتا ہے۔(مسند احمد)

حدیث نمبر ۱۵:

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی لعنت اس پر جو دیکھے اور اس پر جیسے دیکھا جائے۔(مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''کسی زندہ یا مردہ انسان کی ران پہ نگاہ نہ ڈالو۔'' (ابوداوٗد، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۱۷:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو؛ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

۱۔ بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔ ۲۔ وعدہ کرو تو نبھاؤ۔

۳۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ ۴۔ نگاہ کا غلط استعمال نہ کرو۔

۵۔ ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ ۶۔ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔(ترمذی)

حدیث نمبر ۱۸:

حضرت عمران بن حسینؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''حیا خیر کے سوا کچھ نہیں لاتی۔'' (بخاری کتاب الادب، مسلم)

حدیث نمبر ۱۹:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''حیا ایمان کا جزو ہے۔'' (متفق علیہ)

باب ۲:

لسانی واخلاقی گناہ

جزو نمبر ا: (اخلاقی گناہ)

غیبت اور بہتان:

غیبت ایک ایسا گناہ ہے جس سے آج کے دور میں شاید ہی کوئی محفوظ ہو۔لیکن یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ باقی کئی گناہوں میں تو حقوق اللہ کی عدم ادائیگی ہوتی ہے جو توبہ سے معاف ہوجاتے ہیں لیکن یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حضرت جابر اور حضرت سعید رضی اللہ عنھما سے روایت ہے)

غیبت زنا سے بھی بدتر ہے کہ زنا تو توبہ سے معاف ہوجاتا ہے لیکن غیبت اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک کہ وہ شخص نہ معاف کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔(رواہ سیدنا جابرؓ سیدنا ابوسعیدؓ (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

غیبت کی تعریف:

کسی دوسرے کا ایسا ذکر کرنا کہ اس کے سامنے وہ بات نہ کہی جاسکے یا اسے پتہ چل جائے تو وہ بُرا مانے غیبت کہلاتا ہے۔ بدظنی یعنی کسی کے بارے میں غلط سوچ رکھنا بھی غیبت ہی کے زمرے میں آتا ہے۔اس کا تذکرہ علیحدہ عنوان کے ساتھ آگے آئے گا۔

قرآن کریم میں غیبت کی ممانعت

آیت نمبر ا:

﴿لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا﴾

''اللہ بری بات کا اعلان کرنا پسند نہیں فرماتا سوائے اس کے کہ مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔(آیت ۱۴۸ جزء۶ النساء4)

آیت نمبر ۲:

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴾

''ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کے لیے خرابی ہے۔''

آیت نمبر ۳:

﴿ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ﴾

''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔یہ تمھیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو۔''(الحجرات جزء۲۶ الحجرات آیت 12)

احادیث میں غیبت کی ممانعت

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم کو معلوم ہے کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا کہ ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اپنے (مسلمان) بھائی کے متعلق ایسی بات کہنا کہ اگر اسے پتہ چلے تو بری لگے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ''اگر کسی کے متعلق ایسی بات کہی جائے جو فی الواقع اس میں موجود ہو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر وہ بات اس میں ہو تبھی تو غیبت ہے ورنہ تو بہتان ہے۔'' (رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۲:

اِيَّاكُمُ الْغِيْبَةَ فَأِنَّ الْغِيْبَةَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔

''حضرت جابر اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ غیبت سے بچو کہ غیبت زنا سے بھی بدتر ہے کہ زنا تو توبہ سے معاف

ہو جاتا ہے لیکن غیبت اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک وہ شخص معاف نہ کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔'' (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

حدیث نمبر ۳:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو پست قد (اس کی غیر موجودگی میں پست قد) کہہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ بات اگر دریا میں ڈال دی جائے تو سارے پانی کو گندا کردے۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

غیبت کا سننا بھی ناجائز ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت کا کرنے اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔ (فضائل رمضان صفحہ ۶۳ از مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث نمبر ۵:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''شب معراج کو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا کہ جو اپنے چہروں کو ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے جبریلؑ سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ اور ان کے متعلق بے عزتی کی گفتگو کرتے تھے۔'' (احیاء علوم الدین از امام محمد غزالی)

پیٹھ پیچھے نقل کرنا بھی غیبت میں شامل ہے۔

حدیث نمبر ۶: ترکِ غیبت کی فضیلت:

جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا اس کا پیٹھ پیچھے محافظ ہو تو اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو نارِ جہنم سے آزاد کرے۔ (احمد وطبرانی)

حدیث نمبر ۷:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (ترمذی)

بہتان کا بیان

تعریف:

غیبت کسی کی غیر موجودگی میں ایسی بات کہنا نام ہے جو واقعی اس میں موجود ہو اور اگر ایسی بات کہی جائے جو مذکورہ شخص میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

غیبت اور بہتان میں فرق:

بہتان بھی غیبت ہی کے زمرے میں آتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ بہتان میں غیبت کے ساتھ جھوٹ بھی آجاتا ہے جو کہ اس گناہ کو بہت سخت بنا دیتا ہے۔

قرآن وحدیث میں بہتان کی ممانعت:

جتنی بھی احادیث غیبت کے لیے آئی ہیں اور جتنی بھی آیات اس کی ممانعت میں نازل ہوئی ہیں، سب کی سب بہتان کے زمرے میں آجاتی ہیں کیونکہ بہتان ''غیبت مع الکذب'' ہے۔

حدیث:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ السلام کا ارشاد ہے ''تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اپنے (مسلمان) بھائی کے متعلق ایسی بات کہنا کہ اگر اسے پتہ چلے تو بری لگے۔'' صحابہؓ نے عرض کیا کہ ''اگر ایسی بات ہو جو واقعی اس میں موجود ہو؟'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ''تبھی تو وہ غیبت ہے ورنہ اگر وہ بات اس میں نہ پائی جاتی تو ''بہتان'' ہے۔(رواہ مسلم)

بہتان اور غیبت کے اسباب اور وجوہات اور اس سے بچاؤ کی تدابیر:۔

سبب ۱: بدظنی:

بدظنی ایک ایسا فعل ہے جو بندے کو غیبت پہ مجبور کر دیتا ہے۔ انسانی ذہن کی یہ فطرت ہے کہ جو بھی خیال اس کے ذہن میں آتا ہے اگر اس میں اس کی اپنی برائی کا پہلو نہ نکلتا ہو تو نفس اس

بات پہ مجبور کرتا ہے کہ اس بات کا اظہار دوسروں کے سامنے بھی کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ ذہن آدم کی نیچر کچھ ایسی بھی ہے کہ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ لوگ اس کی بات سن کر ہنسیں۔ یہی بات ہے جو دوسروں کی غیبت پہ مجبور کرتی ہے اور دیگر فحش باتوں کا بھی موجب بنتی ہے لہٰذا ذہن میں جب بھی ایسی بات یا ایسا خیال آئے تو اسے ذہن سے نکال دینا چاہیے۔

علاج:

جیسے ذہن میں کسی کی غیبت کا خیال آئے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ کا ورد شروع کر دینا چاہیے۔ استغفر اللہ بھی پڑھنا چاہیے۔

سبب ۲: غیبت کا سننا:

غیبت کا سننا بھی گناہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت کا کرنے اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔'' (فضائل رمضان ص ۶۳ ۷)

اگر ہم کسی کی غیبت سن رہے ہوں تو ہمیں چاہیے کہ اس شخص کو منع کریں اور اگر منع کرنے کے اہل نہ ہوں (یعنی عمر اور رتبے میں چھوٹے ہوں) تو کوئی تائیدی تاثر نہ دیں۔ اس کی بات پہ مت ہنسیں تاکہ اگلے شخص کی حوصلہ شکنی ہو اور وہ غیبت سے باز آجائے۔

سبب ۳: غصہ:

غصے سے پرہیز:۔ غصہ انسان کو غیبت پر مجبور کرتا ہے لہٰذا جب بھی غصہ آئے تو فوراً ٹھنڈا پانی پینا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ غصے کو بھی پی جانا چاہیے کیونکہ یہ عین بہادری ہے۔ عزیز و اقارب سے غصے کی حالت میں الگ ہو جانا چاہیے اور مصلے یا مسجد میں نماز کے بعد یا پہلے خدا سے سارا ماجرا بیان کر دینا چاہیے۔ کسی کے لیے بددعا نہیں کرنی چاہیے بلکہ خدا سے صرف اپنے حق میں دعا کرنی چاہیے۔

سبب ۴: ہنسنا ہنسانا:

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ دوسروں کو ہنسا کر خوش ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوش کرنا کوئی بری بات نہیں لیکن ہر کام کا ایک سلیقہ ہوتا ہے۔ اس بات میں اس بات کا خیال کرنا چاہیے کہ کسی کی

غیبت نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ ہو، فحش بات منہ سے نہ نکلے اور جھوٹ نہ بولا جائے۔

سبب ۵: اس ڈر سے کہ دوسرا میری غیبت کرے گا اس کی برائی بیان کرنا:

غیبت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انسان کو جب خوف ہوتا ہے کہ اگلا بندہ کہیں میری برائی نہ بیان کردے انسان اس کی برائی کردیتا ہے۔ حالانکہ بندے کو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ دوسروں کی برائی اگر کرے گا تو جس کے سامنے کرے گا اس کی نظر میں بھی برا ہی ہوگا۔ اس شخص کو بھی اس سے یہ خوف آئے گا کہ آج یہ فلاں کی برائی میرے سامنے کررہا ہے کل کو فلاں کے سامنے میری برائی کررہا ہوگا۔

سبب ۶: اپنی بڑائی جتانے کے لیے دوسرے کی بُرائی کرنا:

انسان اپنے آپ کو اچھا اور برائیوں سے پاک ظاہر کرنے کے لیے دوسروں کی برائی کرتا ہے حالانکہ اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ اگلے کی نظر میں اچھا نہیں سمجھا جارہا بلکہ اپنے آپ کو برا ہی ثابت کررہا ہے جیسا کہ سبب نمبر ۵ میں بیان ہوا ہے۔

سبب نمبر ۷:

جب بندہ کسی معاملے میں پھنس رہا ہو تو وہ اس شخص کا نام لے لیتا ہے جو اس کے ساتھ شریک تھا۔ حالانکہ یہ بھی غیبت ہی ہے۔

سبب نمبر ۸: حسد:

یہ غیبت کی بنیادی وجوہات میں سے ہے۔ جب انسان یہ دیکھتا ہے کہ فلاں شخص تو عوام میں بڑا مقبول ہے یا فلاں تو استاد کی آنکھ کا تارا ہے وغیرہ وغیرہ تو وہ اس شخص کی مقبولیت میں کمی لانے کے واسطے اس کی غیبت کرتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ اگر وہ دوسرے کو کسی کی نظروں میں گرائے گا تو خود بھی لوگوں کی اور خاص طور پر جس کے سامنے غیبت کررہا ہے، اس کی نظروں میں گرے گا۔

پانچ وقت کی نماز خشوع وخضوع سے پڑھنی چاہیے تاکہ ضبطِ نفس میں آسانی ہو۔

غیبت و بہتان کے نقصانات:

۱۔ جس کے سامنے بندہ غیبت کرتا ہے بندہ اس کی نظروں میں گرتا ہے کیونکہ اس شخص کو اس بات کا اعتبار نہیں رہتا کہ یہ میری بات بھی کسی کے سامنے بیان نہیں کرتا ہے۔

۲۔ بندے کا دل بے چین رہتا ہے کہ کہیں جس کی میں نے غیبت کی ہے اس کو پتہ نہ چل جائے کہ میں نے اس کے متعلق یہ کہا ہے۔ اس شخص سے معافی طلب کئے بغیر اس گناہ سے خلاصی بھی نہیں ہوسکتی۔

۳۔ جس شخص کی اس نے غیبت کی ہے یا اس پہ بہتان لگایا ہے اسے اگر پتہ چل جائے تو علیحدہ نقصان ہوتا ہے اور سخت لڑائی جھگڑا اور فساد برپا ہوتا ہے۔

وہ عذر جن کے سبب غیبت درست ہے

آیت نمبر ۱:

﴿لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ط وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا﴾

’’اللہ تعالیٰ بڑی بات کا اعلان پسند نہیں فرماتا سوائے اس کے کہ مظلوم سے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔‘‘

مظلوم کی غیبت صرف حاکم وقت یا کسی ذمہ دار شخص کے ہاں ہوسکتی ہے۔

عذر ۲:

کوئی ایسا شخص جس سے بہت سے لوگوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کی غیبت کرنا جائز ہے۔ مثلاً کوئی آدمی ملک میں منشیات یا اسلحہ ناجائز طور پر لا رہا ہے۔ کسی شخص کو پتہ چل جاتا ہے۔ اب اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس بات کی اطلاع پولیس میں خفیہ طور پر دے تاکہ لوگ اس آدمی کے شر سے محفوظ رہیں۔

بہتان وغیبت کا کفارہ وازالہ

غیبت اسی صورت میں معاف ہوسکتی ہے جب کہ وہ شخص معاف کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

معافی مانگنے کا طریقہ:

کبھی آپ کی برائی کی ہو یا آپ کا دل دکھایا ہوتو اللہ تعالیٰ کے لئے معاف کردیجئے گا۔

حدیث نمبر ا:

حضرت جابر اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: تم لوگ غیبت سے بچو کہ غیبت زنا سے بھی بدتر ہے کیونکہ زنا تو توبہ سے معاف ہوجاتا ہے لیکن غیبت اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

حدیث ۲:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق ہو خواہ عزت وآبرو کے سلسلے میں یا مال میں تو اسے چاہیے کہ اس سے وہ حق معاف کرالے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے کہ جہاں نہ دینار ہوگا نہ درہم بلکہ نیکیاں دلائی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے گناہ لے کر اس کے گناہوں میں ڈال دیے جائیں گے۔ (صحیحین)

آخر میں یہی استدعا ہے کہ پانچ وقت کی نماز خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا کریں تبھی غیبت اور دیگر گناہوں پہ قابو حاصل ہوگا۔ ہوسکے تو اس حقیر کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی نمازوں میں بھی خشوع وخضوع لے آئے۔

(جزو ۲) بدظنی اور تجسس

بدظنی کے نقصانات:

ہر گناہ کا کوئی نہ کوئی نقصان ہوتا ہے اور بدظنی کا نقصان یہ ہے کہ یہ ''غیبت اور بہتان'' کو جنم دیتی ہے جبکہ غیبت اور بہتان کے نقصانات غیبت کے جزو میں درج کیے جا چکے ہیں۔

بدظنی کی تعریف:

کسی کے متعلق دل میں برا خیال لانا بدظنی کہلاتا ہے۔

بدظنی سے بچنے کا طریقہ:

کسی کے بارے میں اگر دل بدگمانی کرے تو فوراً اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کا ورد شروع کر دینا چاہیے۔

قرآن میں بدظنی کی ممانعت:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا﴾

''اے ایمان والوں بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کہ بے شک بعض خیالات گناہ ہوتے ہیں اور تجسس مت کیا کرو (یعنی ایک دوسرے کے عیب مت چنو)۔ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۱۲)

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝6﴾

''اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی گناہ گار خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں تمہاری بے خبری میں کسی قوم کو تمہاری وجہ سے مصیبت نہ آجائے اور پھر تم اپنے کیے پہ نادم ہوتے رہو۔ (الحجرات:۶)

حدیث میں تجسس کی ممانعت:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے خطبے میں تجسس کرنے والوں کے متعلق فرمایا ''اے لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو مگر ابھی تمہارے دلوں میں ایمان نہیں اترا، مسلمانوں کے پوشیدہ حالات کی کھوج نہ لگایا کرو، کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیوب ڈھونڈنے کے درپے ہوگا، اللہ اس کے عیوب کے درپے ہوجائے گا اور اللہ جس کے درپے ہوجائے اسے اس گھر میں رسوا کر کے چھوڑتا ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۸۹ بحوالہ ابوداؤد)

(جزو ۳) چغل خوری

چغلی کی تعریف:

اگر احمد نے جمیل کے خلاف باقر سے کوئی بات کی ہے اور باقر جا کر وہ بات جمیل کو بتا دیتا ہے تو یہ چغلی ہوجائے گی۔ یہ بہت سخت گناہ ہے۔

چغلی کے نقصانات:

۱۔ یہ فتنے اور فساد کو جنم دیتی ہے اور دو بھائیوں کی آپس میں دشمنی کراتی ہے۔

۲۔ چغلی کرنے والے کا ذہن ہر وقت پریشان رہتا ہے۔

۳۔ یہ چیز اگلے شخص سے غیبت اگلواتی ہے اور اس کے دل میں کینہ بھر دیتی ہے جس کا گناہ بھی چغل خور کے سر جاتا ہے۔

احادیث میں چغلی کی مذمت:

حدیث نمبر ۱:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اللہ کے نزدیک محبوب تر وہ ہوں گے جو خلق میں اچھے ہوں گے جن کے پہلو نرم ہیں۔ ایسے کہ خود دوسروں سے الفت کرتے ہیں اور تم میں سے خدا کے نزدیک برے وہ ہیں جو چغلی کھاتے

پھرتے ہیں اور بھائیوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور صاف آدمیوں کے عیب ڈھونڈتے رہتے ہیں۔(طبرانی)

حدیث نمبر ۳:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ۔

''تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

ف:

بعض علماء قاطع سے مراد کسی سے تعلق توڑنے والا لیتے ہیں اور بعض دو آدمیوں کا آپس میں تعلق توڑنے والا لیتے ہیں۔ دونوں معنی صحیح ہیں۔

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھے دو داڑھوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیانی چیز (شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (ترمذی، روایت حسن)

آیت نمبر ا:

﴿وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَاللّٰہُ﴾

چغل خوری سے بچنے کی تدابیر:

ا۔ نماز پنجگانہ کے پابند رہیں اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کا دامن تھامے رکھیں۔

۲۔ جیسے ہی چغلی کا خیال آئے تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا شروع کر دیں۔

۳۔ قرآن پاک کا دامن مت چھوڑیں۔

چغلی سننے والے کو کیا کرنا چاہیے:

ا۔ جب کوئی کسی کے سامنے چغلی کرے تو سننے والے کو چاہیے کہ اس کی بات پہ یقین نہ کرے کیونکہ قرآن میں ارشاد ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿6﴾﴾

''اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی گناہ گار خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں تمہاری بے خبری کسی قوم کو تمہاری وجہ سے مصیبت نہ آتی ہو اور پھر تم اپنے کیے پہ نادم ہوتے رہو۔ (الحجرات آیت ٦)

٢۔ اسے چاہیے کہ چغلی کرنے والے کو منع کرے کہ میرے سامنے ایسی بات مت کر؛ اور اگر اس پہ قدرت نہ رکھتا ہو تو کوئی اثباتی و تائیدی تأثر نہ دے تاکہ چغل خور کی حوصلہ شکنی ہو۔

٣۔ جس کے بارے میں چغلی کی گئی ہے اس سے بدظن ''نہ'' رہو کیونکہ قرآن میں آتا ہے کہ:
''اے ایمان والو بہت زیادہ گمان سے بچو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔'' (الحجرات ١٢)

٤۔ جس کی چغلی کی گئی ہے اس سے قطع تعلق نہ کرے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ''قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس لعنت سے بچائے۔

(جزو۔ ٤) اِیذا رسانی

باب ہذا میں اب تک جن معصیات اور برائیوں کا بیان آیا ہے وہ سب کسی کی غیر موجودگی میں کسی کے بارے میں سوچنے یا اس کی برائی یا چغلی کرنے کے بارے میں تھیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی کی غیر موجودگی میں اگر کسی کی بات کرنا گناہ یا اس کے بارے میں سوچنا گناہ ہے تو وہی بات غیر موجودگی میں سوچنے یا کرنے کی بجائے اس کے منہ پر کر دی جائے منہ پر بات بالکل کی جا سکتی ہے لیکن جس طرح ہر بات کا ایک سلیقہ اور قرینہ ہوتا ہے اسی طرح منہ پر برائی کرنے کا بھی ایک قرینہ ہوتا ہے۔

کسی کے منہ پر برائی کرنے کا قرینہ:

کسی کے منہ پر اس کی برائی صرف اسی صورت میں کی جا سکتی ہے جب اس کی اصلاح

مقصود ہو اور اس کا بھی ایک خاص سلیقہ ہے۔ وہ یہ کہ اس کو الگ لے جاکے کوئی بات سمجھائی جائے یا اگر اسے ڈانٹنے یا مارنے کا اہل ہو (یعنی ماں باپ، بھائی بہن یا استاد وغیرہ ہو) تو علیحدہ لے جاکے ڈانٹ ڈپٹ کرے۔ اگر استاد بھری جماعت میں کسی کے ساتھ سختی برتتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن ایک ہی لڑکے کو اس کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہم نہی عن المنکر کر رہے ہیں۔ انہیں بھی جان لینا چاہیے کہ نہی عن المنکر اس سلیقے اور اخلاق سے کریں کہ اگلا بندہ جملہ برائی بھی ترک کردے اور آپ کا بھی ممنون ہو۔ اس کی سب کے سامنے بے عزتی نہ کریں کہ وہ گناہ میں اور زیادہ شیر ہو جائے۔ صرف ماں باپ، بڑے بھائی بہن یا استاد وغیرہ علیحدہ سے لے جاکے ڈانٹ ڈپٹ کر سکتے ہیں۔

اگر ان سلیقوں اور طور طریقوں سے بالکل بھی ہٹا جائے گا تو بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوا جائے گا۔ کسی کا دل دکھانا بہت بری بات ہے۔ مجھے ایسے لوگوں سے شدید نفرت ہے جو کسی کا دل دکھاتے ہیں، کسی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ قیامت میں ایسے لوگوں کو بڑا دردناک عذاب ہوگا۔ کم از کم یہ تو لوگوں کو دیکھنا چاہیے کہ اگلا بندہ کیا سوچتا ہوگا اور اگر سا کی جگہ میں ہوتا تو کیا ہوتا۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں!

ایذا رسانی کی قرآن وحدیث میں ممانعت

آیت نمبر ۱:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾﴾

”جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایذا پہنچائی اور پھر توبہ نہ کی تو پس ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا عذاب اور اس میں جلنے کا عذاب ہے۔ (سورۃ البروج آیت ۱۰)

ف:

ایسا کوئی بھی گناہ جو توبہ کے بغیر معاف نہ ہو سکتا ہو گناہ کبیرہ ہے اور ایذا رسانی بھی گناہ کبیرہ

ہے۔ یہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کردے کہ جسے ایذا پہنچائی گئی ہے۔ قیامت کے دن ظالم کی اچھائیاں اٹھا کے مظلوم کے پلڑے میں ڈال دی جائیں گی اور اگر اچھائیاں کم ہوں گی تو مظلوم کے گناہ بھی ظالم کے سر ڈال دیے جائیں گے۔

حدیث ۱:

حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کرلیا ہے (یعنی میں کسی پر ظلم نہیں کرتا) سو تم پر بھی کسی پر ظلم کرنا حرام ہے۔'' (رواہ ترمذی وابن ماجہ)

حدیث ۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اور مظلوم کے گناہ ظالم کو دے دیے جائیں گے۔'' (رواہ احمد وطبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

مسلمان وہ ہے جو دوسرے مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رکھے۔

حدیث ۳:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بدترین زیادتی کسی مسلمان کی عزت نفس پر ناحق حملہ کرنا ہے۔'' (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۹۱ بحوالہ ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۲:

مؤاخذہ تو انہی لوگوں کا ہوگا جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور روئے زمین پر ناحق سرکشی کرتے

ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(جزو ۲۵ الشوری ۴۲)

ایذا رسانی کی قسمیں:

ایذا رسانی بہت سے مذموم طریقوں سے کی جاتی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن وسنت ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

قسم نمبر ۱: بھری محفل میں بے عزتی کرنا:

یہ ایک انتہائی غیر اخلاقی اور گری ہوئی حرکت ہے اور خدا کے غضب کو دعوت دینے والی بات ہے کہ سب کے سامنے کسی کی توہین کی جائے لیکن جب دلوں پر پردے پڑ جائیں تو خدا کے علاوہ کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

﴿وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ﴾

''اور ایک دوسرے کو لعن طعن مت کیا کرو۔(الحجرات ۱۱)

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَ اِيۡتَآءِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَيَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ وَالۡبَغۡىِ﴾

''بے شک اللہ انصاف، نیکی اور رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور فحش باتوں برائیوں اور زیادتی سے روکتا ہے۔''

﴿وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ﴾

''ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کے لیے بربادی ہے۔''(الھمزہ ۱:)

﴿وَلَا تَجَسَّسُوۡا﴾

''اور ایک دوسرے کے عیب مت چنو۔''(الحجرات :۱۲)

قسم ۲: مذاق اڑانا اور تمسخر کرنا:

کسی کا مذاق اڑانا انتہائی گھٹیا عادت ہے جو بندے کے اپنے تاثر کو بھی خراب کرتی ہے۔ اس سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ﴾

'اے ایمان والو! نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ مذاق اڑانے والی عورتوں سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے کو طعنے مت دو اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے مت پکارو۔ (الحجرات: 11)

قسم ۳۔ الٹے ناموں سے پکارنا:

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑪﴾

''اور ایک دوسرے کو الٹے ناموں سے مت پکارو۔ مسلمان ہو کر فاسق کہلانا بہت برا نام ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں تو وہ ظلم کرنے والا ہیں۔ (پارہ ۲۶، الحجرات 11)

اس آیت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ الٹے نام سے پکارنے سے انسان فاسق ہو جاتا ہے اور یہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتا۔

قسم ۴۔ لعن طعن اور گالی گلوچ:

ایک مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو طعنے دے یا اس پر لعنت بھیجے یا اسے گالی دے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت ۱:

﴿وَلَا تَلْمِزُوْٓا أَنْفُسَكُمْ﴾

''اور ایک دوسرے کو طعنے مت دو۔'' (الحجرات: ۱۱ جزو ۲۶)

آیت نمبر ۲:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ﴾

''ہر طعنہ دینے والے، عیب چننے والے کے لیے بربادی ہے۔''

(جزو ۳۰: سورۃ الھمزۃ ۱:)

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سب ذنوب کبیرہ سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی اپنے ماں باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ دوسرے کے ماں باپ کو اگر ایک آدمی گالی دے اور جواب میں اس کے ماں باپ کو دوسرا آدمی گالی دے تو دوسری گالی کا باعث بھی پہلا آدمی ہی بنے گا۔ (اور اس طرح اس کی وجہ سے ہی اس کے والدین کو گالی دی گئی) (صحیحین)

حدیث ۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بد خلق آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (رواہ احمد و ابن ماجہ)

حدیث ۳:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بد خلقی نیک عمل کو اس طرح برباد کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو'' (رواہ طبرانی)

حدیث نمبر ۴:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے، تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر لوٹ جاتا ہے۔ جس شخص کو کافر کہا گیا ہے، اگر وہ کافر نہیں تو کفر اسی پر لوٹتا ہے جس نے اس کو کافر کہا ہے، یعنی کہنے والا کافر ہو گیا۔'' (صحیحین، بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۵:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ (صحیحین بروایت ابن مسعودؓ)

آیت نمبر ۳:

﴿ وَ قُوْلُوْ لِلنَّاسِ حُسْنًا ﴾

''اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔''

حدیث نمبر ۶:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا المؤمن لیس یلعان مومن لعنت کرنے والا نہیں ہے۔ (رواہ ترمذی بروایت حضرت عبداللہ ابن عمرؓ)

حدیث نمبر ۷:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص لعنت کرے کسی مومن کو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اسے جان سے مار ڈالے۔ (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۸:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو مت گالی دو کہ وہ اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔
(اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور ''بخاری'' نے نقل کیا۔

حدیث ۹:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھے زبان وشرمگاہ کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (ترمذی)

ایذا رسانی کے نقصانات:

۱۔ ایذا پہنچانے والا شخص اگر نرم دل ہو تو وہ ایذا پہنچانے کے بعد اپنے کیے پر پچھتا تا رہتا ہے جو بذات خود ایک سزا ہے۔
۲۔ ایذا رسانی انتقام لیے جانے کے خوف سے بھی کافی بے قرار رہتا ہے۔
۳۔ جس کو ایذا پہنچائی جاتی ہے اس بے چارے کا دل ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔
۴۔ جس کو تکلیف پہنچتی ہے وہ احساس کمتری کا زبردست قسم کا شکار ہو جاتا ہے۔
۵۔ اکثر لوگ ڈپریشن کے نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں اور بعض اوقات تو از خود درفتہ (پاگل)

بھی ہو جاتے ہیں۔

٦۔ اگر مظلوم بددعا دے دے تو خدا اس کی بددعا کو رد نہیں کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مظلوم کی بددعا سے بچو کہ خدا مظلوم کی بددعا کو رد نہیں کرتا۔''

تکلیف سہنے والے کو کیا کرنا چاہیے:

١۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ تکلیف کو عزم اور حوصلے سے برداشت کرنا چاہیے کیونکہ

﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ﴾

''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرہ: ١٥٣)

٢۔ ظالم کی غیبت نہیں کرنی چاہیے ورنہ مظلوم خود گناہ گار ہوگا۔ غیبت کی اس صورت میں اجازت ہے کہ حاکم یا کسی اور ذمہ دار شخص کو صورتِ حال سے مطلع کیا جائے۔ ایسا نہ کرنا زیادہ بہتر ہے لیکن کرنے میں حرج نہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔

﴿لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الۡجَہۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًا عَلِیۡمًا﴾

اللہ تعالیٰ بری بات کا اعلان کرنا پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ مظلوم کی زبان سے اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔ (پارہ٦۔ آغاز)

٣۔ مظلوم کو زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس بات کا حوصلہ رکھنا چاہیے کہ جتنا کوئی مجھ پر ظلم کر رہا ہے اتنے ہی اللہ کے ہاں میرے درجات بلند ہو رہے ہیں۔

٤۔ سب کچھ اللہ کے روبرو بیان کرنا چاہیے لیکن بددعا نہ کی جائے تو بہتر ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نہیں۔ ظالم کی ہدایت اور اپنی خوشیوں کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

٥۔ مظلوم کو احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے بلکہ حوصلہ رکھنا چاہیے کہ تکلیفیں صرف مجھ کو تو نہیں ملتیں بلکہ سبھی کو ملتی ہیں اور دکھ سہنا تو حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور یہ تو محض اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کی بنا پر میرے صبر کا امتحان لے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ تو مجھے صبر کا موقع عطا کر کے مجھ گناہ گار کی نیکیوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہے اور مجھے جہنم کے عذاب سے بچانا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

۶۔ ظالم سے اگر چاہے تو بدلہ لیا جا سکتا ہے لیکن معاف کرنے کا اجر بہت زیادہ ہے اور بہتر بھی یہی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

﴿وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿40﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿41﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿42﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿43﴾﴾

''اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے۔ پس جس نے معاف کیا اور صلح صفائی سے کام لیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور پھر جس نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے لیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں مؤاخذہ تو ان ہی لوگوں سے ہوگا جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور روئے زمین پر ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور پھر جس نے صبر کیا اور پھر معاف کر دیا تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ (جزو ۲۵، سورۃ الشوریٰ آیت ۴۰ تا ۴۳)

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایماندار مرد اور ایماندار عورت کے جان و اولاد اور مال میں مصیبت آتی رہتی ہے حتی کہ وہ اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔'' (ترمذی ج ۲: ص ۶۵)

جزو ۵۔ الٹے سونا یا الٹے لیٹنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو الٹا لیٹے دیکھا تو فرمایا اللہ ایسے لیٹنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (ترمذی)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو الٹا لیٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہلکی سی لات ماری اور فرمایا، ''ایسے

مت لیٹو یہ جہنمیوں کا طریقہ ہے۔"

الٹا لیٹنے کے نقصانات:

ا۔ بندہ پروقار معلوم نہیں ہوتا۔

۲۔ جنسی جذبات کو تحریک ملتی ہے اور آدمی کا ذہن برائی کی طرف راغب ہوتا ہے۔

(جزو ٦: فرقہ پرستی)

آج کل سب سے بڑی لعنت جو پوری دنیا اور خصوصاً وطن عزیز میں مسلمانوں کو لڑا رہی ہے وہ یہی فرقہ پرستی کی نحوست ہے۔ مسلمانوں کو اس سے قطعاً اجتناب کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر ا:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَتْقَاكُمْ﴾

بے شک خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

آیت نمبر ۲:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعاً لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ(159)

"جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے۔ ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ انہیں بتلادے گا کہ وہ کن کاموں میں مصروف تھے۔ (الانعام:159)

آیت نمبر ۳:

﴿مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعاً كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾

"جنھوں نے اپنا دین الگ کرلیا اور گروہوں میں بٹ گئے ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے۔ (الروم۔ ۳۰)

آیت نمبر ۴:

’’اور وہ لوگ جو اللہ کے معاملے میں جھگڑا کرتے ہیں بعد اس کے کہ اس کو مان لیا گیا ہے، ان کی حجت رب کے نزدیک باطل ہے اور ان پر غضب خداوندی اور سخت عذاب ہے۔‘‘ (شوریٰ)

حدیث ۱:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلے گا۔

حدیث ۲:

وَاِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِی الدِّیْنِ فَاِنَّمَا اَھْلَکَ مَنْ قَبْلِکُمُ الْغُلُوُّ فِی الدِّیْنِ۔

’’اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں انتہا پسندی سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔‘‘

فرقہ پرستی کا سد باب:

ہم جس مکتب فکر سے بھی ہوں ہمیں چاہیے کہ انتہا پسند نہ ہوں، کسی دوسرے مسلک کو برا نہ کہیں اور کسی دوسرے مسلک کی اگر کوئی بات دل کو اچھی لگے تو اسے خوش دلی سے اپنا لیں اور اس میں جھجھک محسوس نہ کریں کہ تمام مسالک مسلمانوں ہی کے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ سنت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور ہر کام کو مسنون طریقے سے ہی کرنے کی کوشش کریں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت کرو۔

شیخ ابراہیم ذوق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں !!!

(جزو ۷: بہت زیادہ بولنا)

ساتوں آفت جو اس بات میں مذکور ہوگی، بہت زیادہ بولنے کی ہے۔

قرآن پاک کی آیات

آیت ۱:

﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرہ:83)

اور لوگوں کے لیے اچھی بات کہو۔

آیت ۲:

﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾

عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر و برکت نہیں ہوتی مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ صدقہ وخیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم صلح کرانے کی ترغیب دیتے ہیں ان کے مشوروں میں البتہ بھلائی ہے اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضا کے لیے کرے گا تو ہم اس کو عنقریب اجر عظیم سے ہم کنار کریں گے۔" (جزء ۵ رکوع ۱۴)

احادیث میں زیادہ گوئی کی مذمت

حدیث نمبر ۱:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (رواہ طبرانی)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کسی ایسی چیز کو چھوڑنا جو انسان کے لیے مفید نہ ہو، اس کے اسلام کی خوبی میں سے ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

بے فائدہ کلام بھی ایسی چیزوں کے زمرے میں آتا ہے۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور لوگوں کو ناک کے بل دوزخ میں نہیں اوندھا ڈالتے مگر ان کی زبان سے ادا ہونے والے اقوال۔ (ترمذی وابنِ ماجہ)

حدیث نمبر ۴:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ یَسْكُتْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ یا تو نیک بات کہے یا چپ رہے۔'' (متفق علیہ)

قران پاک کی آیات

آیت ۱:

﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾

اور لوگوں کے لئے اچھی بات کہو۔

زیادہ بولنے کے نقصانات:

۱۔ زیادہ سوال کرنے کے نقصانات یہ ہیں۔

۱) کوئی اگر پوچھتا ہے کہ بھئی تمہارا روزہ ہے؟ اگلے بندے کو اب بتانا پڑے گا۔ لیکن ایسی

عبادت جس کا کسی کو پتہ نہ ہو اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

۲۔ زیادہ بولنا ویسے تو معصیت نہیں ہے لیکن بہت سی معصیات اس سے جنم لیتی ہیں اس لیے زیادہ بولنے سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ کم گو انسان کا ضمیر اسے قابو کرتا ہے لیکن زیادہ بولنے والا شخص یہ نہیں سوچ سکتا کہ یہ بات کہنی چاہیے یا نہیں اور اس کا ضمیر اس کے نفس پر حاوی نہیں ہوسکتا۔

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی !!!

(مرزا غالب)

ایسے میں بندے کو جھوٹ بولنے، غیبت گوئی، چغل خوری، بات کاٹنے اور دوسروں کا مذاق اڑانے اور دیگر لسانی گناہوں کی عادت پڑ جاتی ہے جو خارج از ضبط ہو جاتی ہے۔

۳۔ بندہ بولتے بولتے اپنے راز دوسروں پہ ظاہر کر دیتا ہے جو کہ اپنے پاؤں پہ کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔

۴۔ انسان دوسروں کی نظر میں بے وقوف معلوم ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ زیادہ بولنے اور لکھنے کے حوالے سے متفرق گناہ کے ضمن میں جزو 53 میں سوشل میڈیا کے استعمال و آداب پر تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

زیادہ بولنے سے کیسے بچا جائے:

۱۔ نہایت عجز و انکسار کے ساتھ پانچ نمازیں باقاعدگی کے ساتھ پڑھی جائیں۔

۲۔ ذکر کی باقاعدگی کی جائے اور چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے ہر حالت میں ذکر کیا جائے۔

۳۔ ہمیشہ بولنے سے پہلے یہ سوچ لیا جائے کہ اگر میری جگہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتے تو کیا یہ بات منہ سے نکالتے جواب میں کرنے لگا ہوں۔ اگر ضمیر کا جواب نفی میں ہو تو وہ بات نہ کی جائے۔ ویسے تو یہ چیز مشکل ہے لیکن اگر اوپر کے دو نکات پہ عمل ہو جائے تو اس پہ عمل کرنا کوئی مشکل نہیں۔

(جزو ۸): بحث اور قطع کلامی کرنا

احادیث میں قطع کلامی کی ممانعت

حدیث ۱:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی بات مت کاٹ اور اس کو تڑی مت دے اور نہ ایسا وعدہ کر کہ جس کے تو خلاف کرے۔'' (ترمذی)

حدیث ۲:

خدا کے نزدیک برا آدمی لیچڑ اور جھگڑالو ہے۔'' (بخاری)

حدیث نمبر ۳:

نہ بات کاٹ اپنے بھائی کی اور نہ اس کی ہنسی اڑا۔ (بخاری، ترمذی)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (رواہ ترمذی)

قطع کلامی کے نقصانات:

۱۔ بندہ مہذب معلوم نہیں ہوتا۔ ۲۔ یہ چیز جھگڑے کو جنم دیتی ہے۔

قطع کلامی پہ کنٹرول:

۱۔ قطع کلامی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ بندہ ذکر میں مشغول رہے۔

۲۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کی جائے۔

۳۔ یہ تصور کیا جائے کہ میں جو بات کرنے لگا ہوں، کیا میری جگہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تو وہ بھی ایسے ہی کرتے؟

(جزو ۹): زیادہ ہنسنا

زیادہ ہنسنے کی قرآن میں ممانعت:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ﴾

''اے ایمان والو! نہ مرد دوسرے مردوں کی ہنسی اڑائیں کہ ہوسکتا ہے کہ وہ ان (ہنسنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پہ ہنسیں کہ ہوسکتا ہے وہ ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں! (الحجرات:۱۱)

زیادہ ہنسنے کی حدیث میں ممانعت

حدیث نمبر ۱:

تو اپنے بھائی کی بات مت کاٹ اور اپنے بھائی کی ہنسی مت اڑا۔ (رواہ ترمذی)

حدیث نمبر ۲:

حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم وہ کچھ جانو جو میں جانتا ہوں تو بہت زیادہ رو اور بہت کم ہنسو۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۳:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے دل مر جاتا ہے۔''

حدیث نمبر ۴:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حد تک ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبڑا نظر آجائے بلکہ آپ ہمیشہ صرف مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۵:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ نماز کے لیے تشریف لائے تو ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ کھل کھلا کر ہنس رہی تھی اور ہنسنے کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ اگر موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو جو حالت میں دیکھ رہا ہوں وہ پیدا نہ ہو لہٰذا موت کو اکثر یاد کرتے رہا کرو۔ (مشکوٰۃ)

زیادہ ہنسنے کے نقصانات:

ا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔''

۲۔ بندہ سنجیدہ اور پر وقار معلوم نہیں ہوتا۔

۳۔ کسی کی دل شکنی کا خطرہ ہوتا ہے۔

۴۔ دل مردہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے چین اور مایوس بھی ہو جاتا ہے۔

زیادہ ہنسنے سے بچاؤ:

ا۔ پنجگانہ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی جائے۔

۲۔ نماز میں خدائے بزرگ و برتر کے سامنے رویا اور گڑگڑایا جائے کیونکہ نماز میں رونے اور گڑگڑانے سے دل زندہ ہوتا ہے۔

۳۔ بندہ اللہ کے ذکر سے ہر وقت رطب اللسان رہے۔

۴۔ موت کو یاد کیا جائے۔ (حدیث نمبر ۵)

جزو ۱۰۔: راز ظاہر کرنا:

کسی کا راز دوسرے پر ظاہر کرنا سخت خیانت کی بات ہے۔

اپنا راز کسی پہ ظاہر کرنا انتہائی حماقت ہے۔

احادیث میں راز ظاہر کرنے کی ممانعت

حدیث نمبر ا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ پر اعتماد فرمایا اور ایک راز سے آگاہ کیا جو میں نے کسی کے سامنے فاش نہ کیا ایک مرتبہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس راز سے متعلق مجھ سے دریافت کیا لیکن میں انہیں بھی وہ بات نہ بتائی۔

ف:

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انتہائی قابل اعتماد ساتھی کو اپنے راز سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ انتہائی قابل اعتماد ساتھی وہ ہے جسے بارہا آزمایا جا چکا ہو اور اس کے بارے میں یقین ہو کہ یہ آگے کسی سے بات نہیں کرے گا۔ (صحیح بخاری)

حدیث نمبر ۲:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی کوئی بات کہہ کے چلا جائے تو وہ (سننے والوں کے لیے) امانت ہے۔''

ف:

اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ راز بتانے والا اگر یہ نہ بھی کہے کہ کسی کو مت بتانا تب بھی یہ جائز نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کا راز کسی کو بھی بتایا جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

راز ظاہر کرنے کے نقصانات:

۱۔ اپنا راز اور اپنی کمزوری دوسرے کو بتا کر آپ اپنی عزت اور سلامتی کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔

۲۔ کسی کا راز فاش کر کے آپ کسی کی توہین کے علاوہ کچھ نہ کریں گے۔ اور اس بے چارے کو نقصان ہی پہنچائیں گے جس سے آپ کی اس سے دشمنی بھی ہو سکتی ہے۔

راز داری:

راز کھلوانا شیطان کے اہم مقاصد میں سے ہے جو کہ حضرت انسان کا ازلی دشمن ہے اور اسے ہر موڑ پہ نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ شیطان دو بھائیوں میں پھوٹ ڈلوا کے لطف اندواز ہوتا ہے لہٰذا۔

۱۔ جب بھی راز فاش کرنے پہ دل مائل ہو تو کثرت سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور معوذ تین کا ورد شروع کر دیں۔

۲۔ اگر خود پر قابو نہ ہو تو وقتی طور پہ اپنے خیال کو منسوخ نہ کریں بلکہ ملتوی کر دیں کہ جی فلاں

وقت پہ یہ بات فلاں کو بتاؤں گا۔ بعد میں وقت گزرنے کے ساتھ یہ احساس خود ہی آپ کے دل سے بھاگ جائے گا۔

(جزو ۱۱) :سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے آگے بیان کرنا

آیت قرآنی:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝6﴾

''اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو؟ ایسا نہ ہو کہ تم نادانستہ کسی قوم کا نقصان کر بیٹھو پھر اپنے کیے پہ نادم ہونا پڑے۔ (الحجرات 6)

حدیث نبوی:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے۔'' (مسلم)

(جزو ۱۲) تیسرے کی موجودگی میں دو آدمیوں کی خفیہ گفتگو

حدیث کی رو سے

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تین اشخاص اکٹھے ہوں تو ان میں سے کسی دو کو بھی تیسرے بندے کو بے خبر رکھ کے خفیہ گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔''

معصیت ہذا کے نقصانات:

۱۔ جب بھی دو آدمی تیسرے آدمی کی موجودگی میں خفیہ گفتگو کرتے ہیں تو تیسرے آدمی میں

تجسس کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کہ بذات خود ایک گناہ ہے۔

۲۔ تیسرے آدمی میں احساس کمتری بیدار ہوتا ہے۔

۳۔ اس میں حسد کی کیفیت جنم لیتی ہے۔

۴۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ کہیں ان کی گفتگو میرے خلاف ہی نہ ہو۔

۵۔ تیسرے آدمی کو رنج پہنچتا ہے۔

تین سے زیادہ اشخاس کی موجودگی میں دو بندوں کی خفیہ گفتگو۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی اکٹھے ہو تو کوئی دو آدمی تیسرے سے چھپا کر خفیہ بات نہ کریں جب تک کہ کوئی چوتھا شخص ہمراہ نہ ہو ورنہ یہ بات اس شخص کو دکھ دے گی۔''

(جزو ۱۳)

منہ پر تعریف کرنا اور خوشامد کرنا دور خا ہونا حدیث کی رو سے

حدیث ۱:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں میں سے برا وہ ہے جس کی تعظیم اس کے شر کے خوف سے کی جائے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث ۲:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ ایک آدمی کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا جب کہ دوسرا آدمی تعریف سن کر خوش ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی ہے۔'' (بخاری)

حدیث نمبر ۳:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم منہ پر کسی کی تعریف کرتے دیکھو تو اس کے منہ میں خاک بھر

دو۔‘‘(مسلم)

حدیث نمبر ۴:

حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’دنیا میں جو دو چہروں والا ہوا، قیامت کے دن اس کے لیے دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔ (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت کے روز تم، اللہ کے بندوں میں سے برا آدمی، دو رخے کو پاؤ گے جو ان سے کچھ کہتا تھا اور ان سے کچھ۔‘‘ (بخاری و مسلم)

(جزو ۱۴) جھوٹ

قرآن میں جھوٹ کی ممانعت

آیت نمبر ۱:

﴿لَعۡنَتُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ﴾

’’جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔‘‘ (آل عمران 61)

حدیث میں جھوٹ بولنے کی مذمت:

حدیث نمبر ۱:

عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّم: اِنَّ الصِّدۡقَ يَهۡدِىۡ اِلَي الۡبِرِّ وَاِنَّ الۡبِرَّ يَهۡدِىۡ اِلَي الۡجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصۡدُقُ حَتّٰى يَكُوۡنَ صِدِيۡقًا ۔ وَّاِنَّ الۡكَذِبَ يَهۡدِىۡ اِلَي الۡفُجُوۡرِ وَاِنَّ الۡفُجُوۡرَ يَهۡدِىۡ اِلَي النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكۡذِبُ حَتَّى يُكۡتَبُ عِنۡدَاللّٰهِ كَذَّابًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’راست

گوئی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے اور ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ ایک سچا آدمی بن جاتا ہے۔

اور بے شک جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی آگ کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ خدا کے ہاں اس کا نام ''کذاب'' کے طور پہ لکھ لیا جاتا ہے۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۲:

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَاِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں:

☆ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

☆ جب وعدہ کرے تو نہ نبھائے۔

☆ جب امانت رکھے تو خیانت کرے۔'' (رواہ بخاری)

حدیث نمبر ۳:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

☆ جب بات کہو تو جھوٹ نہ بولو۔ ☆ وعدہ کرو تو خلاف نہ کرو۔

☆ امانت میں خیانت نہ کرو۔ ☆ نگاہ کا غلط استعمال نہ کرو۔

☆ ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ دو۔ ☆ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ (رواہ ترمذی)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کردے۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۵:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلصِّدُقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِكُ۔

سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

حدیث نمبر ٦:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ (ترمذی)

(جزو ۱۵): وعدہ خلافی

قرآن میں وعدہ خلافی کی مذمت

آیت نمبر ۱:

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ﴾

''اور اللہ کو اپنی قسموں میں عذر کے طور پر مت لاؤ۔''(البقرہ:224)

آیت نمبر ۲:

﴿وَأَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا﴾

جب تم نے اللہ سے کوئی عہد کیا ہو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جب کہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو۔(النحل:91)

آیت نمبر ۳:

﴿وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُوْلًا﴾

''اور وعدوں کو پورا کیا کرو بے شک عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔(الاسراء
:34)

آیت نمبر ۴:

﴿ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾

’’اور اللہ کا عہد پورا کرو تم کو اللہ یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

آیت نمبر ۵:

اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ﴾

’’اور جو اپنی امانتوں اور وعدوں کا پاس رکھتے ہیں۔‘‘ (المؤمنون:8)

آیت نمبر ٦:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ﴾

’’اے ایمان والو! وعدہ کو پورا کرو۔‘‘ (المائدہ:1)

آیت نمبر ۷:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾
﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾

’’اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے ہاں یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرتے نہیں۔ (الصّف:2۔3)

حدیث میں عہد شکنی کی مذمت

حدیث نمبر ۱:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَه۔

’’جسے وعدے کا پاس نہیں اس میں دین نہیں۔‘‘ (اسلامیات لازمی۔ ایف اے)

حدیث نمبر ۲:

معاہدۂ حدیبیہ کی ایک شرط تھی کہ مدینے سے ہجرت کر کے مکہ آیا جائے گا اور مکہ سے کوئی مدینہ نہ جائے گا چنانچہ حضرت ابوجندلؓ اسلام قبول کر کے مکہ سے مدینہ آ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف معاہدے پہ عمل کی خاطر انہیں مکہ واپس بھیج دیا۔ (ایف۔اے۔اسلامیات لازمی)

حدیث نمبر ۳:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم مجھے چھے باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

۱۔ بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔ ۲۔ وعدہ کرو تو اسے توڑو مت۔
۳۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ ۴۔ نگاہ کا غلط استعمال نہ کرو۔
۵۔ ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ ۶۔ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافق کی تین نشانیاں بتائیں۔

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ جب وعدے کرے تو توڑ دے۔
۳۔ جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (بخاری)

(جزو ۱۶): والدین کے حقوق

قرآن کی رو سے

آیت نمبر ۱:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ﴿23﴾ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ؕ﴿24﴾﴾

’’تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر تمہارے پاس رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور ان سے جھڑک کے بات مت کرو بلکہ اچھے طریقے سے بولو۔ اور ان دونوں کے سامنے اپنی عاجزی کے بازو جھکا دو۔ اور دعا کیا کرو کہ ’’اے پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ بچپن میں مجھے پالا تھا۔‘‘ (بنی اسرائیل:23,24)

آیت نمبر ۲:

﴿أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ﴾

’’کہ میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر کہ تجھے میری ہی طرف پلٹنا ہے۔ (سورۃ لقمان:14)

آیت نمبر ۳:

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

(اے پیغمبر!) ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے رب نے کن کن چیزوں پہ عمل نہ کرنا حرام قرار دے دیا ہے۔

یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

اور والدین کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ۔ (آیت جاری ہے) (الانعام:151)

آیت نمبر ۴:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (النساء:36)

آیت نمبر ۵:

﴿وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّوَضَعَتۡهُ كُرۡهًا ؕ وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا﴾

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں اٹھائے رکھا اور بڑی ہی مشقت سے اسے جنم دیا۔اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں پورا ہوتا ہے۔''

والدین کے حق میں دعائیں

دعانمبر ا:

﴿رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا﴾

''اے میرے پروردگار! ان پر رحم فرما کہ جیسے انہوں نے بچپن میں بڑی شفقت سے مجھے پالا تھا۔

دعانمبر ۲:

﴿رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ﴾

اے ہمارے پروردگار! سزا وجزا کے دن میری، میرے والدی کی اور تمام مومنوں کی مغفرت فرما۔(ابراہیم:41)

دعانمبر ۳:

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:

﴿رَّبِّ اغۡفِرۡ لِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِيَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ﴾

اے پروردگار! میری، میرے والدین کی، اس شخص کی کہ جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا اور تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کی مغفرت فرما۔(نوح:28)

احادیث میں والدین کے حقوق

حدیث نمبر ا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر سب سے زیادہ حق کس کا بنتا ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہاری ماں کا۔'' اس آدمی نے کہا کہ اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہاری ماں کا۔'' اس نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو آپ نے فرمایا ''تمہاری ماں کا۔'' اس کے چوتھی مرتبہ دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے والد کا۔'' (رواہ بخاری)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر دریافت کیا ''کیا میں جہاد میں شرکت کرسکتا ہوں؟'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا تمہارے والدین زندہ ہیں'' اس نے کہا ''جی!'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر ان کی خدمت کا جہاد کرو۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد) (صحیح بخاری)

حدیث نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ بات بدترین گناہوں میں سے ہے کہ کوئی آدمی اپنے والدین پہ لعنت کرے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک آدمی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرسکتا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دے اور دوسرا اس کے ماں باپ کو گالی دے۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا ''کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں کہ بڑے سے بڑا گناہ کیا ہے؟'' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ دریافت فرمائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا ''جی، یارسول اللہ'' آپ نے فرمایا ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کو ناراض کرنا اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’باپ جنت میں داخل ہونے کا وسطی دروازہ ہے اگر تم چاہو تو اس کی نگہداشت کرو اور چاہو تو اسے کھودو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۶:

حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ’’وہ دونوں تیری جنت ودوزخ ہیں۔‘‘ (ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۷:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت اور رزق میں فراخی ہو تو اسے چاہیے کہ والدین کی خوشنودی حاصل کرے۔ (مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث نمبر ۸:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حدیث نمبر ۹:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اجنبی عورتوں سے اپنے آپ کو پاک رکھو تا کہ تمہاری عورتیں اجنبی مردوں سے پاک رہیں اور اچھا سلوک کرو اپنے باپوں سے تا کہ تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ بھی اچھا سلوک روا رکھیں۔ (حاکم)

(جزو۔ ۱۷): اولاد کے حقوق

اولاد کا سب سے بڑا حق اس کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔ آج نئی پود کی بربادی کا سب سے

بڑا سبب یہی ہے کہ والدین خود باعمل ہونے کے باوجود بھی اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے ہیں اور کچھ تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا اپنا ہی عمل نہیں ہوتا وہ بے چارے اولاد کی تربیت کیا کریں گے۔

قرآنی آیات

آیت نمبر ۱:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر قائم رہ۔'' (طٰہٰ:132)

آیت نمبر ۲:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آتش جہنم سے بچاؤ۔'' (التحریم:7)

آیت نمبر ۳:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾

''اے میرے رب اپنی جناب سے مجھے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔''

ف:

یہ آیت اولاد کی اچھی تربیت کی طرف دلالت کرتی ہے کیونکہ جب بندہ کسی ضمن میں خدا سے تہ دل سے درخواست اور دعا کرتا ہے تو اس کے لیے خود بھی سعی کرتا ہے۔

آیت نمبر ۴:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾

اے پروردگار! ''مجھے اور میری اولاد کو نمازوں کا پابند بنا دے اور اے ہمارے رب ہماری دعا کو قبول فرما۔'' (سورۃ ابراہیم:40)

آیت نمبر ۵:

﴿إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾

بے شک تمہارے مال اور اولاد ایک آزمائش ہیں اور اللہ وہ ہے کہ جس کے پاس بڑا اجر ہے۔(التغابن ۱۵)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اولاد کے حقوق

حدیث نمبر ا:

مَنۡ لَّا یَرۡحَمُ لَا یُرۡحَمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت حسنؓ ابن علیؓ کو بوسہ دیا جبکہ حضرت قرع ابن حابس التمیمی ؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ہی بیٹھے تھے۔انہوں نے عرض کیا کہ میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی ان میں سے کسی کو کبھی نہیں چوما۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف گھورا اور فرمایا ”جو دوسروں پہ رحم نہیں کرتا اس پہ بھی رحم نہ کیا جائے گا۔“(بخاری)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بدو نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا ”آپ لوگ اپنے بچوں کو چومتے ہیں، ہم تو نہیں چومتے!“ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت نکال دی ہو تو میں نہیں ڈال سکتا۔“(بخاری)

حدیث نمبر ۳:

عَن اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: لَيۡسَ مِنَّا مَنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡ صَغِيۡرَنَا وَلَمۡ يُوَقِّرۡ كَبِيۡرَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ بے شک وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔“(رواہ ترمذی)

حدیث نمبر ۴:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب بچہ سات سال کا ہو تو اسے نماز سکھاؤ اور جب وہ دس

سال کا ہو تو اسے مار کے نماز پڑھاؤ۔''

حدیث نمبر ۵:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے، اس میں سے بہترین عطیہ اچھی تعلیم و تربیت ہے۔

حدیث نمبر ۶:

''نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور عطیہ دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا اپنے دو بیٹوں کو بھی اسی طرح غلام دیے ہیں تو انہوں نے کہا نہیں ایسا تو نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنا یہ غلام واپس لے لو' (ریاض الصالحین ۲ ص ۲۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

(جزو۔۱۸): اُستاد کے حقوق

حدیث نمبر ۱:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے تین باپ ہیں ۱۔ ایک وہ جو تجھے عدم سے وجود میں لایا۔

۲۔ دوسرا وہ کہ جس نے تجھے اپنی بیٹی دی اور ۳ تیسرا وہ جس نے تجھے علم کی دولت سے مالا مال کیا۔'' (اسلامیات لازمی: ایف۔اے)

حدیث نمبر ۲:

عَنۡ اَنَسِ ابۡنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: لَيۡسَ مِنَّا مَنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡ صَغِيۡرَنَا وَلَمۡ يُوَقِّرۡ كَبِيۡرَنَا (رواہ ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پہ شفقت نہ کرے اور بڑوں کا ادب نہ کرے۔'' (رواہ

ترمذی)

حدیث نمبر ۳:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "مجھے معلم بنا کے بھیجا گیا ہے۔" (ایف۔اے۔اسلامیات)

انٹرمیڈیٹ کی اسلامیات کی کتاب (۱۹۹۰) کے صفحہ نمبر ۸۸ پہ تحریر ہے:

"معلم کی حیثیت علم کی بارش کی سی ہوتی ہے اور طلبہ کی زمین کی سی۔ جو زمین بارش جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، وہ بارش کے فیض سے سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے۔ یہ حوصلہ اور طرف بھی والدین کے علاوہ استاد کا ہوتا ہے کہ وہ اپنے شاگرد کو خود سے آگے بڑھتے دیکھ کر حسد کرنے کی بجائے خوش ہوتا ہے، کیونکہ حقیقت میں وہ اپنے طلبہ کی کامیابیوں کو اپنی ہی کامیابی سمجھتا ہے۔ مسلمانوں میں استاد کی احسان شناسی اور احترام کا اندازہ کچھ اس طرح بھی لگایا جا سکتا ہے کہ شاگرد استاد کے نام کو اپنے نام کا حصہ بنا لیتے تھے اور اس طرح لائق شاگردوں کے ذریعے استاد کا نام زندہ رہتا تھا۔"

(جزو ۱۹): ٹال مٹول کرنا اور دھوکے میں رکھنا

راست گوئی کے بارے میں قرآنی آیات:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾﴾

"اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (الاحزاب: 70-71)

باب ۳:

متفرق گناہ

(جزو۔۱): گناہوں کے ابتدائی مراحل

انسان جب کوئی گناہ کرنے کے بارے میں سوچتا ہے تو اسے اس کا ضمیر ملامت کرتا ہے لیکن اگر کسی کا ایمان متزلزل ہو تو شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ ''کوئی بات نہیں بڑا گناہ مت کرو لیکن اس کا تھوڑا سا حصہ کرلو، چھوٹا سا گناہ ہوگا مثلاً ایک بندہ جو گانے نہیں سنتا، اسے پہلے شیطان کہے گا کہ چلو غزلیں سن لیا کرو۔ جب وہ غزلیں سننے لگے گا تو شیطان کہے گا چلو یار مرد کی آواز میں گانا سن لو تھوڑا سا گناہ ہی ہوگا۔ اسی طرح جب وہ شروع ہوگا تو پھر عورت کی آواز بھی سننا شروع کردے گا۔ اور پھر وہ موسیقی میں ایسا پھنسے گا کہ نکل نہیں سکے گا۔ کلام اللہ اور نعت شریف میں لذت اور لطف محسوس نہ ہوگا۔ کسی بھی گناہ کے بندہ قریب جائے تو اس میں گرفتار ہوجاتا ہے لہٰذا کسی بھی گناہ اور خصوصاً لذت کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے۔ اور اگر کسی گناہ کے قریب بحالت انتہائی مجبوری پہنچ جائے تو اس سے بچ جانا چاہیے اور اس پہ کنٹرول کرنا چاہیے۔ ضبط نفس یہ نہیں کہ گناہ کی جگہ پہ بیٹھ کر گناہ پہ کنٹرول کیا جائے بلکہ ضبط نفس یہ ہے کہ گناہ کے قریب نہ جایا جائے اور آخر الذکر چیز اول الذکر کے مقابلے میں قدرے آسان ہے۔ ہاں اگر گناہ کے قریب انتہائی لاچاری کے عالم میں پہنچ جاتا ہے تو اس صورت میں ضبط نفس یہ ہوگا کہ اس گناہ سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔

قرآن اور تقرب گناہ

آیت نمبر ۱:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾

''اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہو یا

خفیہ۔‘‘(الانعام:151)

آیت نمبر ۲:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾

’’اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی کی بات ہے اور برا راستہ ہے۔‘‘ (اسراء:32)

آیت نمبر ۳:

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ﴾

’’اور یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ۔‘‘(آیت ۳۴:اسراء)

(جزو ۲) : مصوری اور مجسمہ سازی اور فحش تصویر کشی

حدیث نمبر ا:

اُم المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے حبشہ میں گرجا دیکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ اس کا ذکر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب کوئی صالح شخص مرتا تو اس کے مرنے کے بعد وہ اس کی قبر پر ایک عبارت گاہ بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا لیا کرتے تھے۔ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک بدترین خلائق قرار پائیں گے۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو زرعہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ ایک مکان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مکان کے اوپر ایک مصور تصویریں بنا رہا تھا۔ اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرے۔ یہ لوگ ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنا کر دکھا دیں۔ (رواہ بخاری)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور جس شخص نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سے گا۔ (بخاری، ترمذی، نسائی، مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث نمبر ۵:

حضرت سعید ابن ابی الحسن کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو عباس میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے ہاتھ سے روزی کماتا ہوں اور میرا روزگار یہ تصویریں بنانا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں تو تم سے وہی بات کہوں گا کہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''جو شخص تصویر بنائے گا، اللہ اسے عذاب دے گا اور اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک کہ وہ اس میں روح نہ پھونک دے اور وہ کبھی روح پھونک نہ سکے گا۔'' یہ بات سن کر وہ شخص بہت خوفزدہ ہوا اور اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے بندے! اگر تجھے تصویر بنانی ہی ہے تو اس درخت کی بنا، یا کسی ایسی چیز کی بنا جس میں روح نہ ہو۔ (بخاری، مسلم، نسائی، مسند احمد)

ف:

بے روح و بے جان چیزوں اور درختوں اور عمارتوں وغیرہ کی تصویریں بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر ۶:

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب پانے والے ''مصور'' ہوں گے۔'' (بخاری، مسلم، احمد، نسائی)

حدیث نمبر ۷:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔ (بخاری، مسلم، نسائی، احمد)

حدیث نمبر ۸:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور دروازے ہی میں کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا یہ اس غرض کے لیے ہے کہ آپ یہاں تشریف رکھیں اور اس پہ ٹیک لگائیں۔ فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔ اور ملائکہ کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، موطا)

حدیث نمبر ۹:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے جہاں میں نے ایک پردہ لٹا رکھا تھا، جس میں تصویر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پردے کو پھاڑ ڈالا اور فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب جن لوگوں کو دیا جائے گا ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی تخلیق کی مانند تخلیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم، نسائی)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا، جس پر پر والے گھوڑوں کی تصویریں تھیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہا سے اُتار دو اور میں نے اتار دیا۔ (مسلم، نسائی)

حدیث نمبر ۱۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ملائکۂ رحمت کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ (رواہ بخاری)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبریل امین علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کا وعدہ کیا مگر بہت دیر لگ گئی اور وہ نہ آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت پریشان ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے تو وہ مل گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (متفق علیہ (رواہ بخاری) (رواہ مسل، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بہ الفاظ وراوی دیگرے)

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت ابوالھیاج اسدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا؟ وہ یہ کہ جو تصویر نظر آئے اسے مٹا دو۔ اور ہر وہ قبر جو بلند ہو تو اسے برابر کر دو۔ (رواہ مسلم)

ف:

حنفیوں نے مراد لی ''باقی قبروں کے برابر کردو۔'' امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے مراد لی ''زمین کے برابر کردو'' (واللہ اعلم)

(جزو۔ ۳) : بدعت اور شرک اصغر

بدعت کی تعریف:

دین میں کوئی نئی چیز نکالنا بدعت ہے۔

کسی غیر سنت اور غیر مامور بہ چیز کی فرض یا واجب کی طرف پابندی کرنا بدعت ہے۔

عبادات کی ادائیگی اور دینی اعمال کی انجام دہی میں اس طرح غلو یعنی انتہا پسندی سے کام لینا کہ فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کی ادائیگی میں واضح طور پر عدم توازن پیدا ہو جائے، بدعت ہے۔ مثال کے طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ قرآن کم از کم تین دن میں ختم کیا جائے۔ جو شخص اسے ایک دن میں ختم کرے گا وہ اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدم متابعت کرے گا۔

قرآن میں بدعت کی ممانعت

آیت نمبر ا:

﴿وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾

”اور رہبانیت انہوں نے خود نکالی؛ ہم نے اسے ان پر لازم نہیں کیا۔ مگر انہوں نے اللہ کی رضا کے لیے ایسا کیا اور وہ اس کی اس طرح نگہداشت نہ کر سکے جیسا کہ اس کا حق تھا۔(الحدید:27)

آیت نمبر ۲:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا (48)﴾

”اللہ صرف شرک ہی کو معاف نہیں کرتا اس کے سوا جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا سو اس نے بہت بڑا جھوٹ گھڑا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔(سورۃ النساء:48)

آیت نمبر ۳:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾

”آج میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا۔“(المائدہ:3)

احادیث میں بدعت کی مذمت

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے تہتر مذہبی فرقے ہوں گے جن میں سے صرف ایک جنت میں جائے گا۔'' صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جنتی کونسا فرقہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلے گا۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۳:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''یوں نہ کہا کرو کہ جو اللہ اور محمد چاہے بلکہ یوں کہا کرو کہ جو اللہ تنہا چاہے۔'' (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ ''میرا بندہ اور میری بندی۔'' تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں اور غلام بھی اپنے آقاؤں کو ''میرا مولا'' نہ کہے کیونکہ تم سب کا مولا اللہ ہے۔ (مسلم)

ف:

میرا ماتحت یا میرا جونیر یا میری دکان کا ملازم یا میرے دفتر کا آدمی جیسے الفاظ ''میرا بندہ'' کے متبادل الفاظ کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں مثلاً ''میرا ماتحت تمہارے پاس آئے گا'' یا ''اپنے دفتر کے کسی آدمی کو میرے پاس بھیج دینا۔''

حدیث نمبر ٦:

عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِیَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّي اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَدٰی اِخْتِلَافاً کَثِیْراً فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآئِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِزِ، وَاِیَّاکُمْ، وَالْمُحدَّثَاتِ الْاُمُوْرِ فَأِنَّ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔

''حضرت ابو نجیح العرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بے حد اختلاف دیکھے گا۔ اس وقت تم پر لازم ہوگا کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ دین میں نئی باتیں پیدا کرنے سے بچنا کیونکہ بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث نمبر ٦:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّي اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَأِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدٰی مُحَمَّدٍ (صَلَّي اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ فَحدَثَاتُھَا وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے، بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ ہے اور بدترین بات وہ ہے جو دین میں گھڑی جائے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

حدیث نمبر ٧:

مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَّیْسَ عَلَیْہِ أَمْرَنَا فَھُوَ رَدٌّ۔

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۸:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دینی امور میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو دین میں نہیں تو وہ مردود ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۹:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں حوض کوثر پہ تمہارا امیر ہوں گا یعنی تمہاری ضروریات کے لیے تم سے پہلے ہی حوض کوثر پر موجود ہوں گا۔ جو شخص میرے پاس سے گزرے گا، وہ اس کا پانی پیے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ البتہ میری امت میں سے بہت سی قومیں میرے سامنے آئیں گی، میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچانیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی۔ پس میں کہوں گا یہ لوگ تو میری امت میں سے ہیں! تب مجھے آگاہ کیا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا بدعتیں اور نئی نئی رسمیں دین میں اپنی طرف سے پیدا کر لیں۔ اس بات کو سن کر میں کہوں گا۔ دور ہو جائیں اور دفع ہو جائیں وہ لوگ جنہوں نے میری وفات کے بعد میرے دین اور میرے طریقے کو بدل دیا اور اپنی طرف سے نئی نئی بدعتیں اختیار کر لیں۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۱۰:

صحیح مسلم میں ابو الھیاج اسدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا؟ وہ یہ کہ جو تصویر نظر آئے مٹا دو اور جو قبر بلند ہو اسے برابر کر دو۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۱۱:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتـي كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور پھر اس کے جواب کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

نازل ہونے والی (کتاب) کا انکار کیا۔ (رواہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے ان پر لکھنے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ چیز دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔'' (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے پہلو میں کھڑے ہو کر چھینکا اور کہنے لگا ''الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ'' ابن عمرؓ نے فرمایا یہ بات تو میں بھی کہتا ہوں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یوں نہیں سکھایا بلکہ اس طرح سے سکھایا ہے کہ ہر حال میں الحمد للہ کہا جائے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۵:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٍ وَّ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔''

حدیث نمبر ۱۶:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃُ وَالْحَمَّامُ''

''قبرستان اور حمام کو چھوڑ کر کل روئے زمین سجدہ گاہ ہے۔' (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ مسند احمد) (رواہ ابن ماجہ)

(جزو۔ ۴): ''ریاکاری''

قرآن میں ریاکاری کی مذمت

آیت نمبر ا:

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو، جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر۔ اس خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی، جس پر مٹی کی تہ جمی ہوئی تھی جب اس پر زور کا مینہ برسا، تو ساری مٹی بہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور ناشکروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ اپنے مال محض اللہ کی رضا جوئی کے لیے دل کے پورے ثبات وقرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی سی پھوار ہی اس کے لیے کافی ہو جائے تم جو کچھ کرتے ہو سب اللہ کی نظر میں ہے۔'' (البقرۃ: ۲۶۰)

آیت نمبر ۲:

''اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں جو اپنے اموال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور درحقیقت نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ روز آخر پر۔ سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی۔'' (النساء: ۳۸)

آیت نمبر ۳:

﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷﴾

''(تباہی ہے ان لوگوں کے لیے) جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں دینے

سے انکار کرتے ہیں۔''

حدیث میں ریاکاری کی مذمت

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''جی ضرور بتایئے'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ شرک خفی ہے وہ اس طرح کہ کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو پھر اپنی نماز کو محض دکھلاوے کے لیے عمدہ طریقے سے ادا کرے۔ (احمد)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے ''قیامت کے دن سب سے پہلے ایک ایسے شخص کا فیصلہ ہوگا جو شہید ہوگا اسے بلا کر وہ تمام نعمتیں دکھا کر جو اسے دنیا میں دی گئی تھیں جنہیں وہ شناخت بھی کرے گا، پوچھا جائے گا کہ بتا ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لیے تو نے کیا عمل کیا، وہ کہے گا، میں نے جہاد کیا، جہاد میں شہید ہو کر ان کا حق ادا کیا۔ اللہ فرمائے گا ''نہیں تو جھوٹا ہے۔ تو نے جنگ اس لیے لڑی تھی کہ دنیا تجھے شجیع بہادر کہے چنانچہ دنیا نے تجھے بہادر و نڈر کہہ لیا۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ۔''

پھر ایک وہ آدمی لایا جائے گا جس نے قرآن اور دین کا علم سیکھا سکھایا ہوگا اس کے سامنے بھی اللہ کے انعامات پیش کر کے جس کی وہ تصدیق کرے گا، پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں کے بدلے میں بتا تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا جو علم میں نے پڑھا دوسروں کو بھی پڑھایا تیری رضا اور خوشنودی کی خاطر پڑھا۔ اللہ فرمائے گا ''تو نے تو علم عالم کہلانے اور قرآن قاری کہلانے کی خاطر پڑھا تھا چنانچہ تجھے عالم بھی کہا گیا اور تو قاری بھی مشہور ہو گیا۔'' اس کے متعلق بھی یہی کہا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ کے حوالے کر دو۔

پھر ایسا شخص لایا جائے گا جسے اللہ نے بے پناہ دولت و ثروت دی ہوگی اسے بھی تمام مال و اموال اور نعائم دنیا دکھا کر استفسار کیا جائے گا کہ بتاؤ تم نے یہ مال و دولت کہاں خرچ کیا؟ وہ

کہے گا کہ میں نے تیرے پسندیدہ راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہ چھوڑا جہاں تیری رضا کے لیے اپنا مال خرچ نہ کیا۔ اللہ کہے گا تو جھوٹا ہے۔ میری رضا کے لیے تو نے خرچ نہیں کیا یہ سب کچھ تو تو نے اپنے آپ کو سخی کہلانے کے لیے خرچ کیا، سو تو سخی کہلوایا جا چکا۔ پھر اس کے لیے بھی یہی حکم ہوگا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ (مسلم)

(جزو۔۵): بری سفارش

سفارش دو طرح کی ہوتی ہے شفاعت حسنہ (اچھی سفارش) اور شفاعت سیہ (بری سفارش)

بری سفارش وہ ہے کہ جو کسی غیر شرعی امر کے واسطے ہو یا اس سے کسی کا حق مارا جاتا ہو یا انصاف کی راہ میں رکاوٹ بنے۔

سفارش کے بارے میں قرآنی احکام

آیت نمبر ۱:

﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا﴾

"جو شخص بھلائی کی سفارش کرے گا تو اس سے اسے حصہ ملے گا اور جو برائی کی سفارش کرے گا اس سے بھی وہ حصہ پائے گی اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھنے والا ہے۔

آیت نمبر ۲:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾

"اور نیکی اور خدا ترسی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی کے کاموں میں تعاون نہ کیا کرو۔ (المائدہ:2)

حدیث نمبر ۱:

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا

یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ صحابہؓ سے فرماتے ”تم سفارش کرو اس کا تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ جو چاہتا ہے اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان سے جاری کرا دیتا ہے یا فیصلہ کرا دیتا ہے۔“ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التقر بص علی الصدقہ والشفاء فیھا)

اچھی سفارش کا مفہوم مولانا محمد تقی عثمانی کی نظر میں:

اچھی سفارش وہ ہے کہ جو اچھے یا کم از کم جائز کام کے لیے کی جائے اور اس سے کسی کا حق نہ مارا جائے۔ مولانا محمد تقی عثمانی سفارش کے باب میں مزید لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ سفارش کر کے احسان نہ جتلائے۔

۲۔ عدالت کے جج سے سفارش نہ کی جائے۔

۳۔ ممتحن سے سفارش کرنا بھی شفاعت سئیہ ہے۔

۴۔ سفارش ایک مشورہ ہے اس کے لیے دباؤ ڈالنا درست نہیں۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے واقعے نے سخت فکر میں ڈالا جس نے چوری کی تھی۔ وہ لوگ کہنے لگے اس (کو معاف کرانے) کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ گفتگو کر کے پھر کہنے لگے کہ اسامہؓ بن زیدؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیارا ہے وہی جرأت کر سکتا ہے۔ اسامہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے (اس ضمن میں) بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا ”پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ”جس کی سفارش اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی اس نے اللہ کی مخالفت کی۔“

(مشکوٰۃ بحوالہ احمد ابوداؤد)

(جزو۔٦): حسد اور کینہ

حسد اس معصیت کو کہتے ہیں جس میں کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا ہو کہ یہ اس سے چھین لی جائے۔(تفسیر القرآن۔حواشی)

حسد وہ برائی ہے جس کے شر سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا۔شیطان نے ایک طرف تو اپنی ذات پہ تکبر کیا تو دوسری طرف آدم علیہ السلام سے حسد۔خود تو راندۂ درگاہ ہوا ہی آدم کو بھی جنت سے نکلوا دیا۔اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حسد کے پیچھے اکثر تکبر بھی کارفرما ہوتا ہے۔اللہ ہمیں ان دونوں برائیوں سے بچائے۔حسد انسان کو دوطرح سے شر پہنچاتا ہے۔ایک یہ کہ کوئی آپ سے حسد کرے اور آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔دوسرا یہ کہ آپ کسی سے حسد کریں یعنی آپ کا دل، آپ کا ذہن کسی سے حسد کرے اور آپ خود اپنے ہی حسد کی آگ میں جلیں۔اللہ دو ہر برُائیوں سے محفوظ رکھے۔

حسد کے بارے میں قرآن کی آیت

آیت نمبر ا:

﴿وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ﴾

''اہل کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر سے تمہیں کافر بنادیں جس کی وجہ ان کا وہ حسد ہے جو ان کے سینوں میں ہے اس کے بعد کہ حق بات ان پر واضح ہو چکی ہے۔(البقرہ:109)

آیت نمبر ۲:

﴿أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾

''کیا وہ لوگ ایک دوسرے پر اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں

کچھ دے رکھا ہے۔(النساء:۵۴)

آیت نمبر ۳:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (32)﴾

’’اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔ مردوں کے لیے ان کی کمائی کے مطابق ان کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی کے مطابق ان کا حصہ ہے ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔(النساء:32)

آیت نمبر ۴:

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾

’اور حاسد کے شر سے (پناہ) جب وہ حسد کرے۔‘‘(الفلق:۵)

کینہ اور حسد کی مذمت میں احادیث

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’ایک دوسرے سے حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے قطع رحمی مت کرو اور ایک دوسرے سے نفرت مت کرو اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔(بخاری کتاب الادب)

حدیث نمبر ۲:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’ایک دوسرے سے نفرت مت کرو (کینہ و بغض مت رکھو) اور ایک دوسرے سے حسد مت کرو۔‘‘ (بخاری کتاب الادب)

حدیث نمبر ۳:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو اور اے اللہ کے بندو ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ اور مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تک کلام نہ کرے۔(ترمذی ج ا ص ۶۷۶)

حدیث نمبر ۴:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دیکھو! تم حسد سے بچتے رہو، کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''(ابوداؤد)

حدیث نمبر ۵:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرے اصحاب کو ہرگز گالی نہ دینا، اس لیے کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اگر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرلے تو وہ ان سے کسی ایک کے نہ ایک مد کے برابر پہنچے گا نہ نصف مد کے(معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۵۹۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۶:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی مول لی میری طرف سے اسے اعلان جنگ ہے۔''(معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ بخاری)

حسد کے نقصانات:

حاسد اپنے آپ کو بھی جل جل کر نقصان پہنچاتا ہے اور جس سے حسد کرتا ہے اسے بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان حاسد کا حوصلہ بڑھاتا ہے اور بعض اوقات نوبت قتل تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ حاسد اینگزائٹی (اضطراب) اور ڈپریشن (مالیخولیا) جیسے نفسیاتی امراض

میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حسد سے بچنے کی تدابیر:

۱۔ رتبے اور مال و دولت میں اپنے سے نیچے کی طرف دیکھا جائے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے کہ جس کو مال اور خلق میں افضل بنایا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس (شخص) پر نظر کرے جو اس سے کم درجے کا ہو۔ (اسلامی عقائد و اعمال بحوالہ بخاری کتاب الرقاق) کہ کن لوگوں کے پاس آپ سے کم منصب ہے اور پھر خدا کا شکر کیا جائے اس پر جو آپ کے پاس ہے۔

۲۔ ایک دوسرے سے رشک کرنا اور ایک دوسرے سے حصول اور علم اور محنت کے ذریعے آگے نکلنا جائز ہے لیکن دوسرے کے رتبے کو ٹھیس پہنچانا اور اس سے جلنا درست نہیں۔

۳۔ نیکی کے کاموں میں اور جنت کے حصول کی راہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۴۔ نماز، قرآن خوانی اور ذکر خدا و ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے اپنے آپ کو روحانی طور پر مضبوط بنایا جائے۔

(جزو۔ ۷): غرور و تکبر

غرور اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز سمجھنے اور اس پر فخر کرنے کو کہتے ہیں۔ مجسم غرور ہونا تو ایک طرف، اللہ تعالیٰ کو کسی کے دل میں ذرہ برابر غرور پیدا ہونا بھی پسند نہیں چاہیے قول و فعل سے اس کا اظہار ہو یا نہ ہو۔ اللہ کو عاجزی کا طریقہ زیادہ پسند ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے غرور کو مغالطے کا نام دیا ہے کہ انسان تو جتنا بھی بڑا ہو جائے وہ اللہ کے مقابلے میں تو ایک حقیر ذرے کی مانند ہے اور پھر جو جاہ و حشم، عقل و دانش، مال و دولت اور حسن اسے عطا ہوا ہے وہ سراسر اللہ کی دین ہے۔ پھر غرور کو مغالطہ نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔

تکبر کے بارے میں آیات قرآنی

آیت نمبر ۱:

﴿كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾

''اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر سرکش کے دل پہ مہر لگا دیا کرتا ہے۔'' (المؤمن، غافر۔ ۳۵)

آیت نمبر ۲:

﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾

''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو اترانے لگا اور تکبر کرنے لگا اور انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا۔'' (البقرہ)

آیت نمبر ۳:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ﴾

''یقیناً اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (القصص۔76)

آیت نمبر ۴:

شیطان کا روزِ اول اترا کر اللہ سے یہ کہنا بھی سراسر غرور و تکبر یعنی مغالطہ تھا اور پھر وہ قیامت تک کے لیے راندۂ درگاہ ہوا۔

﴿خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ﴾

''تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔''

آیت نمبر ۵:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾

''اللہ یقیناً مغرور اور خود پسند بننے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (النساء:36)

آیت نمبر ٦:

﴿وَمَن يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴾

تہ ''اور جو شخص اس کی بندگی میں عار سمجھے اور تکبر کرے تو اللہ ان سب کو عنقریب اپنے ہاں اکٹھا کرے گا۔(النساء:172)

آیت نمبر ۷:

﴿لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾

''جو کچھ یہ چھپاتے ہیں یا جو ظاہر کرتے ہیں اللہ یقیناً سب کچھ جانتا ہے اور وہ تکبر کرنے والوں کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔(النحل)

آیت نمبر ۸:

﴿فَادْخُلُوْا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾

''اب جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔غرض تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔''(النحل:29)

آیت نمبر ۹:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا﴾

''اور زمین میں اکڑ کر مت چل کیونکہ نہ تو تو زمین پھاڑ سکتا ہے اور نہ بلندی میں پہاڑوں پر پہنچ سکتا ہے۔(الاسراء:37)

آیت نمبر ۱۰:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا ﴾

''اور رحمن کے حقیقی بندے وہی ہیں جو زمین پر انکسار سے چلتے ہیں۔''(الفرقان 63)

آیت نمبر ۱۱:

﴿مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ۚ‌ۖ (22) لِّـكَيۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرِ ۙ (23)﴾

''کوئی بھی مصیبت جو زمین میں آتی ہے یا خود تمہارے نفوس کو پہنچتی ہے وہ ہمارے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ہی کتاب میں ہے اور یہ بات بلاشبہ اللہ کو آسان ہے یہ اس لیے ہے کہ جو تمہیں نہ مل سکے اس پر غم نہ کرو اور جو اللہ تمہیں دے اس پر اترایا مت کرو اور اللہ کسی بھی خود پسند اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔'' (الحدید:23-22)

تکبر کی وعید میں احادیث

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایک شخص تکبر سے اپنا آزار گھسیٹتے ہوئے چل رہا تھا کہ زمین میں دھنس گیا اور وہ قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا۔'' (بخاری)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پروردگار کے سامنے جنت اور دوزخ کا جھگڑا ہوا۔ جنت نے کہا ''پروردگار! میرا تو یہ حال ہے کہ مجھ میں وہ ہی لوگ آرہے ہیں جو دنیا میں ناتواں اور حقیر تھے۔'' اور دوزخ کہنے لگی کہ مجھ میں وہ لوگ آرہے ہیں جو متکبر تھے'' اللہ نے جنت سے فرمایا ''تو میری رحمت ہے'' اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے۔'' (بخاری کتاب التوحید)

حدیث نمبر ۳:

ابن وھب الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ جنتی کون ہے اور دوزخی کون؟ جنتی ہر وہ کمزور اور منکسر المزاج ہے کہ اگر وہ اللہ

کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کرے اور دوزخی ہر ظالم، اجڈ اور متکبر آدمی ہوتا ہے۔
(بخاری کتاب الادب)

حدیث نمبر ۴:

جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو آدمی کوئی کام شہرت کے لیے کرے گا اللہ بھی قیامت میں اسے رسوائی کے ساتھ مشہور کردے گا اور جو کوئی ریاکاری اور دکھاوے کے لیے کوئی عمل کرے گا اللہ بھی اسے ریاکاروں جیسا بدلہ دے گا۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۵:

حضور ﷺ نے فرمایا: کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ اور پرہیزگاری کے (معاشرہ کی مہلک بیماریوں کا علاج: احمد بن حجر)

حدیث نمبر ۶:

ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عزت اس کی تہبند ہے اور تکبر اس کی چادر ہے جو شخص اس سلسلے میں مجھ سے کھینچا تانی کرے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔'' (معاشرہ کی مہلک بیماریاں اوران کا علاج بحوالۂ مسلم)

حدیث نمبر ۷:

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت میں ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔'' (معاشرہ کی مہلک بیماریاں اوران کا علاج بحوالۂ مسلم)

حدیث نمبر ۸:

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' آگ میں وہ شخص داخل نہیں

ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کی مانند ایمان ہے؛ اور جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کی مانند تکبر ہے۔'' (رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۹:

عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا مردوں کی صورت میں ان کو ذلت ہر جگہ سے ڈھانپ لے گی، جہنم میں ایک قید خانے کی طرف انہیں کھینچا جائے گا جس کا نام بولس ہے آگوں کی آگ ان کو گھیرے گی؛ دوزخیوں کے نچوڑ سے ان کو پلایا جائے گا جس کا نام طینۃ الخبال ہے۔'' (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (یعنی حضرت عمرؓ نے خود) منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا ''اے لوگو! تواضع اختیار کرو؛ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو اللہ کے لیے لوگوں سے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے وہ اپنی نظر میں حقیر ہوجاتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں عظیم ہوتا ہے اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پست کردیتا ہے وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہوجاتا ہے اور اپنی نظر میں عظیم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے نزدیک وہ کتے اور خنزیر سے بڑھ کر خوار تر ہوتا ہے۔'' (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی)

حضرت علیؓ کا قول:

قال علی ابن ابی طالب یوصي ابنه الحسن رضي الله عنهما قال: یا بنی احفظ عنی اربعاً؛ لا یضرك ما عملت ....1) اغنی الغنی العقل 2) و اکبر الفقر الحمق 3) و أوحش الوحشیه العجب 4) و اکرم الحسب حسن الخلق

حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے مجھ سے چار چیزیں یاد کرلو تو کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی (1) سب سے بڑی دولت عقل کی دولت ہے (2) سب سے بڑی مفلسی حماقت ہے (3) سب سے بڑی درندگی غرور

ہے(4)اور سب سے زیادہ بزرگی بات حسن خلق ہے۔

تکبر کے نقصانات:

ا۔ تکبر اگر ذرہ برابر بھی ہو تو وہ شرک کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ تکبر اللہ کی خاص صفت ہے۔ لہٰذا اللہ اسے پسند نہیں فرماتا اور بندے پر کوئی مصیبت نازل فرما دیتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو عبرت پکڑے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ انسان کو کوئی چیز عطا کرنے سے پہلے ہی مصیبت میں ڈالتا ہے تا کہ جب اسے کوئی چیز عطا ہو تو اسے اس کا گھمنڈ نہ ہو اور وہ اترائے نہ۔ یہ مضمون سورۃ الحدید کی آیت میں آیا ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

۲۔ تکبر اگر زیادہ ہو تو وہ قطع رحمی، بے مروتی، حسد اور ظلم جیسے گناہوں کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

تکبر کا علاج:

تکبر کا علاج ''یقین'' ہے۔ انسان اس بات کا ایمان پختہ کر لے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ انسان نے جو فن، مہارت، علم، حکمت، دانش، آواز، عزت، مرتبہ، مال، دولت حتیٰ کہ کوئی ذرہ برابر بھی چیز حاصل کی ہے وہ اللہ کی عطا کردہ ہے حتیٰ کہ اس کے اندر جانے والا ایک ایک سانس اللہ کی عطا ہے۔ انسان خود کچھ بھی نہیں ہے۔ انسان ناچیز ہے نیست ہے۔ اپنے اندر عاجزی اور منکسر المزاجی کی صفات پیدا کرنا ہوں گی اور اپنے قول و فعل سے اس کا اظہار کرنا ہوگا۔ کسی کو خود سے کم نہ سمجھنا اور خود کو کسی سے برتر نہ سمجھنا؛ یہ ہے عاجزی کا تقاضا۔ اور ایک بات جس سے غرور جاتا رہتا ہے وہ یہ کہ سلام میں پہل کی جائے۔ دوسروں کی عزت اور اکرام کیا جائے۔

(جزو۔۸): شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

جزو ۳ میں تکبر کے بارے میں جو وعید آئی ہے وہ قابل عبرت ہے۔ انسان کا دل جب تکبر سے پاک ہو تو لباس اور وضع قطع سے بھی اس کا اظہار ہونا چاہیے۔ چنانچہ شلوار کو ٹخنوں سے اوپر رکھنا مستحب ہے اور نماز میں اس کا اہتمام کرنا چاہیے ہے کہ نماز میں انسان عاجزی کی انتہا کو پہنچتا

ہے اور ایسے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی ہستی کو ختم کر کے یعنی عجز اختیار کر کے جانا چاہیے۔ عام حالات میں پائنچہ نماز کے علاوہ بھی اگر کوئی شخص اپنی شلوار کو ''تکبر'' کی نیت سے لٹکا تا ہے تو وہ ناجائز ہے۔ نماز میں اگر شلوار تکبر کی نیت سے لٹکائی تو ناجائز اور اگر ویسے ہی لٹکائی تو مکروہ (اصلاح المسلمین از مولانا سید محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ) ہے۔ واللہ اعلم

آیت مبارکہ:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲﴾

''مومن لوگ کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔''

(المؤمنون: 1، 2)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے از راہ تکبر اپنا کپڑا دراز کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے از راہ تکبر اپنا کپڑا دراز کیا، قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔'' (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک شخص تکبر کرتے ہوئے اپنی چادر گھسیٹ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین دھنسا دیا اور اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔ (رواہ بخاری)

حدیث نمبر ۴:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ٹخنے کے نیچے جو کپڑا ہے وہ آگ

میں ہے۔(بخاری)

حدیث نمبر ۵:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے سنا ''مومن کے تہبند باندھنے کی پسندیدہ حالت آدھی پنڈلیوں تک ہے اور آدمی پنڈلی سے لے کر ٹخنے تک کوئی گناہ کی بات نہیں ہے اگر اس سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے اس بات کو آپ نے تین بار فرمایا اور تکبر کے طور پر جو شخص اپنی تہبند یا شلوار دراز کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔(ابوداؤد، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۶:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص تکبر کے طور پر اپنی چادر دراز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔'' ابو بکرؓ نے کہا ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری چادر لٹک آتی ہے، الا یہ کہ میں ہر وقت خیال رکھوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو ان لوگوں میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر لٹکاتے ہیں۔'' (بخاری)

(جزو۔۹) مرد کا ریشم، سونا اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننا

حدیث نمبر ۱:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیرؓ اور حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے آخرت میں نہیں پہنے گا۔(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دنیا میں جو شخص ریشم پہنتا ہے اُس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۳:

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا چاندی اور سونے کے برتن میں کھانے پینے سے، ریشم و دیباچہ پہننے سے اور اس کے فرش پر بیٹھنے سے۔(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۴:

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار۔(مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۵:

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمان بن عوفؓ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔(متفق علیہ)

حدیث نمبر ۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم دائیں ہاتھ میں پکڑا اور سونا بائیں ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔(مشکوٰۃ بحوالہ احمد، داؤد، نسائی)

حدیث نمبر ۷:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔(مشکوٰۃ بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۸:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ریشم اور سونا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔''(مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۹:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو زعفران سے

رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع کیا ہے۔ (حسن صحیح)

(جزو۔۱۰): غصہ

غصے کے بارے میں قرآنی آیات

آیت نمبر ۱:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿133﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿134﴾ۚ﴾

''اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑ کر چلو جن کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے وہ ان متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگدستی (ہر حال) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے ہی نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔ (آل عمران:34-133)

آیت نمبر ۲:

﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿37﴾ۚ﴾

''اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دتے ہیں۔ (شوریٰ:37)

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿34﴾﴾

''نیکی اور بدی کبھی برابر نہیں ہو سکتے سو بدی کا دفاع ایسی بات سے کر جو تو یہ دیکھے گا کہ جس شخص کے ساتھ تیری عداوت تھی وہ تیرا گہرا دوست بن گیا۔ (حم السجدہ: ۳۴)

غصے کے بارے میں احادیث

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’غصہ مت کیا کر‘‘ اس نے بار بار یہی بات کہی ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا ’’غصہ مت کیا کر۔‘‘ (بخاری کتاب الادب باب الحزر من الغضب)

حدیث نمبر ۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’بہادر وہ شخص نہیں جو دوسرے کو لڑائی میں پچھاڑے بلکہ پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت نفس پر قابو کرے۔‘‘ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’درگزر سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتے ہیں۔‘‘ (مسلم)

حدیث نمبر ۴:

عطیہؓ بن عروہ سعدی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’غصہ کرنا شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے جس وقت تم میں سے کسی کو غصہ آئے اسے چاہیے کہ وضو کرے (رواہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۵:

جس وقت تم میں سے کوئی ایک غصے میں ہو جب وہ کھڑا ہے تو اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے اگر غصہ جاتا رہتا ہے تو اچھا ہے وگرنہ لیٹ جائے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد ترمذی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کرتے

ہوئے کہ ''ادفع بالتی ھی احسن (بہترین خصلت کے ساتھ برائی کو دفع کرنا)'' یہ فرمایا ہے کہ اس سے غضب کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کر دینا مراد ہے جب لوگ ایسا کریں گے اللہ ان کو آفات سے بچائے گا اور ان کے دشمن کو ان کے لیے پست کر دے گا گویا کہ وہ قریبی دوست ہے۔ مشکوٰۃ (بخاری نے تعلیقاً روایت کیا)

حدیث نمبر ٦:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنی زبان کو بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب ڈھانپتا ہے اور جو کوئی اپنے غصے کو روکتا ہے اللہ قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روک دے گا۔ (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ٧:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ عزوجل کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پینے سے زیادہ بہتر گھونٹ نہیں پیا گیا۔ بندہ یہ گھونٹ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر پیتا ہے۔ (احمد)

حدیث نمبر ٨:

حضرت سلمان بن صرط الخزاعی الکوفی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ایک نے غصے کے ساتھ اپنے ساتھی کو گالی دی اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ کہے تو اس سے وہ بات دور ہو جائے جو پا رہا ہے (یعنی غصہ دور ہو جائے اگر یہ کہے ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' (بخاری، کتاب الادب)

حدیث نمبر ٩:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قاضی غصے کی حالت میں فریقین کے مابین ہرگز فیصلہ نہ کرے۔''
(جامع ترمذی۔ ابواب الاحکام)

غصے کے نقصانات:

غصے کی حالت میں انسان ایسا کام کر بیٹھتا ہے جس پر اسے بعد میں پشیمانی ہوتی ہے کیونکہ غصے کی حالت میں وہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں ہوتا۔

چراغ پائی میں آنکھیں یہ دھندلا سی گئیں
ہمیں تو دن میں دکھائی دیے ہیں رات کے رنگ

ایسی حالت میں:

☆ یا تو وہ خود کو نقصان پہنچا بیٹھتا ہے۔
☆ یا کسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔
☆ یا کسی کو جسمانی یا ذہنی اذیت دے بیٹھتا ہے۔
☆ یہ نقصان خودکشی، طلاق بدعی، اور قتل وغیرہ کی صورت میں ناقابل تلافی بھی ہوسکتا ہے۔

ایک منصف (صاحب منصب) کو فیصلے کے وقت غصے اور ذہنی بدباؤ میں نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ ناانصافی بھی کرسکتا ہے۔

اسی طرح ایک ڈرائیور غصے کی حالت میں حادثہ کرسکتا ہے۔ یاد رکھیے کہ کمان سے نکلا ہوا تیر اور منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی نہیں واپس آتے۔

غصہ کیوں آتا ہے؟

غصہ تب آتا ہے جب کوئی خلاف طبیعت، خلاف مزاج، خلاف غیرت اور خلافِ توقع بات رونما ہوجائے۔ ایک مومن کو تبھی غصہ آنا چاہیے جب بات خلاف دین الٰہی ہو یا نعوذ باللہ شانِ خداوندی یا شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کوئی حملہ ہو۔ کسی انسان یا جانور پر بے جا ظلم ہو رہا ہو تو بھی غصہ بجا ہے۔ غصہ کسی بھی وجہ سے آئے عقل وفہم کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ جہاد کے پیچھے بھی کفار کے خلاف غصے کا جذبہ ہی نبرد آزما ہوتا ہے یہ غصہ ان بیواؤں، یتیموں، مردوں اور عورتوں پر ظلم کے خلاف ہوتا ہے جنہیں بے جا اذیتیں دی جاتی ہیں اور ظلم وستم کے کوہ گراں

ان پر ڈھائے جاتے ہیں۔ ایسے میں ایک مجاہد دشمن کی صفوں کو چیرتا ہوا جاتا ہے اور لشکر کفار کے چھکے چھڑا دیتا ہے فتح بالآخر حق کی ہی ہوتی ہے۔

غصے پر قابو کی تدابیر:

غصے پر قابو کی احسن تدابیر حدیث نبوی میں آ گئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ اپنے نفس پر قابو پایا جائے اور اپنے دل کی آواز کے ذریعے اپنے نفس کی غصے کی آواز کو دبایا جائے یعنی دوسرے لفظوں میں غصہ پی لیا جائے۔

۲۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھا جائے۔

۳۔ وضو کیا جائے۔

۴۔ انسان اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

۵۔ حسب حدیث غصہ کیا ہی نہ جائے۔ اس کے لیے اپنے نفس کی ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ اپنے نفس کو بار بار سمجھایا جائے اور قائل کیا جائے کہ کچھ ہو جائے غصے نہیں کرنا اور غصہ آ جائے تو اس پر بطریق احسن قابو پانا ہے۔

۶۔ پانی پینا چاہیے۔

۷۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا چاہیے۔

۸۔ درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے۔

۹۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

۱۰۔ سحر خیزی کی عادت دالنی چاہیے اور بعد از نماز فجر تازہ ہوا میں ورزش کرنی چاہیے۔

۱۱۔ زبان کو ذکر سے تر رکھنا چاہیے۔

(جزو۔۱۱): ایک ہی نشست میں تین مرتبہ طلاق دینا

ایک نشست میں تین مرتبہ دی گئی طلاق ''تین'' تصور ہوگی یا ''ایک'' اس بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اس بات پر تمام علماء متفق ہیں کہ ایک نشست میں تین مرتبہ طلاق

دینا بہت سخت گناہ ہے۔ ہمارے لوگوں میں نجانے کیوں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ایک یا دو دفعہ دی گئی طلاق شاید طلاق نہیں ہوتی حالانکہ قرآن میں صاف موجود ہے کہ طلاق ''دو دفعہ'' ہے یعنی ایک ہی مجلس میں دو دفعہ سے زیادہ دی گئی طلاق مطلقاً احکام الٰہی کی خلاف ورزی ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکم عدولی ہے اور اسے اہل سنت والجماعت کے (بشمول اہل حدیث) کسی بھی مسلک نے جائز قرار نہیں دیا۔ ضرورت ہے لوگوں کو تعلیم دینے کی۔ مسلمان کا تعلق کسی بھی مسلک سے ہو اسے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ خواہ کتنا بھی غصہ آجائے ایک مجلس میں ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ طلاق نہیں دینی چاہیے کیونکہ اگر یہ طلاق ''ایک'' بھی تصور کی گئی تب بھی تین دفعہ طلاق دینے کا گناہ اس کے سر ہوگا۔ اور وہ احکام شریعت کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔

طلاق کے بارے میں قرآنی آیات:

﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾

''طلاق دو بار ہے۔ پھر یا تو سیدھی طرح سے اپنے پاس رکھا جائے یا بھلے طریقے سے اسے رخصت کر دیا جائے۔'' (البقرہ:229)

احادیث میں تین طلاق یکبارگی دینے کی مذمت

حدیث نمبر ۱:

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آدمی کا اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین مرتبہ طلاق دینے کے بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا ''کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جارہا ہے حالانکہ ابھی میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔'' (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۰۳ بحوالہ نسائی، ص ۱۵۵ تیسیر القرآن بحوالہ نسائی کتاب اللہ باب طلاق چلاث المتفرقہ، تیسری القرآن بحوالہ ابوداؤد کتاب الطلاق)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں

کو ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا تھا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے ایک ایسے کام میں جلدی کرنا شروع کر دی جس میں ان کے لیے مہلت اور نرمی تھی تو اب ہم کیوں نہ ان پر تین طلاقیں ہی نافذ کر دیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا قانون نافذ کر دیا۔
(تیسیر القرآن ص ۱۵۴ بحوالہ مسلم کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث)

حدیث نمبر ۳:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"فَعَلَيۡكُمۡ بِسُنَّتِيۡ وَ سُنَّةِ الۡخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيۡنَ بَعۡدِی عَضُّوۡا عَلَيۡهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمۡ وَمُحۡدَثَاتِ الۡاُمُوۡرِ فَاِنَّ كُلَّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ"
"تمہیں چاہیے کہ میری سنت کو مضبوطی سے تھام لو اور میرے بعد کے خلفائے راشدین کی سنت کو، اور انہیں (ان دونوں سنتوں کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑے رہو اور دیکھو (دین میں) نئی باتوں (بدعتوں) سے بچتے رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔
(معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج از ابن حجر ص ۲۵۳ بحوالہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن حجر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

حدیث نمبر ۴:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۰۴ بحوالہ دارمی مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ براویت ابن عباسؓ علیؓ اور عقبیٰ بن عامرب)۔ (ترمذی ابواب النکاح ج ا ص ۴۰۰ بحوالہ علیؓ وجابرؓ)

حدیث نمبر ۵:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
"اَبۡغَضُ الۡحَلَالِ اِلَي اللهِ الطَّلَاقُ"

''تمام حلال اور جائز چیزوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔''(ابوداؤد)

تین طلاق کے بارے میں اہل حدیث کے معروف عالم مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی ''الطلاق مرتان'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مگر آج المیہ یہ ہے کہ مقلد حضرات ہوں یا غیر مقلد، کوئی بھی اکٹھی تین طلاق دینے کو جرم سمجھتا ہی نہیں۔ جہالت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ عوام تو درکنار، خواص بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جدائی کے لیے تین طلاق دینا ضروری ہیں۔ حالانکہ طلاق کی بہترین اور مسنون صورت یہی ہے کہ صرف ایک ہی طلاق دے کر عدت گزر جانے دی جائے۔ تاکہ عدت گزر جانے کے بعد بھی اگر زوجین مل بیٹھنا چاہیں تو تجدید نکاح سے مسئلہ حل ہوجائے۔ تاہم اگر آپس میں نفرت اور بگاڑ اتنا شدید پیدا ہوچکا ہو کہ مرد تازیست اپنی بیوی کو رشتۂ زوجیت میں نہ رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہو اور اپنی حسرت اور غصہ مٹانے کے لیے تین کا عدد پورا کر کے طلاق مغلظہ ہی دینا چاہتا ہو تو پھر اسے یوں کرنا چاہیے کہ ہر طہر (دو حیضوں کے درمیان طہارت کا عرصہ) میں ایک ایک طلاق دیتا جائے، تیسری طلاق کے بعد ان کے آئندہ ملاپ کی ''حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ'' کے علاوہ کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔''(تیسیر القرآن ج ۱ ص۔۱۵۶)

طلاق کا سنت طریقہ از مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

مولانا عبدالرحمن کیلانی لکھتے ہیں:

''طلاق دینے کا مسنون اور سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد حالت طہر میں عورت کو ایک طلاق دے اور پوری عدت گزر جانے دے۔ اس صورت کو فقہی اصطلاح میں طلاق احسن کہتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک طہر میں ایک طلاق دے اور دوسرے میں دوسری اور تیسرے میں تیسری دے دے اس صورت کو (طلاق) حسن

کہتے ہیں۔ پہلی صورت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر عدت گزر جانے کے بعد بھی میاں بیوی آپس میں مل بیٹھنے پر رضا مند ہوں تو تجدید نکاح سے یہ صورت ممکن ہے اور تیسری صورت یہ ہے کہ یکبارگی تینوں طلاقیں دے دے۔ یہ صورت طلاق بدعی کہلاتی ہے اور ایسا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔'' (تیسیر القرآن جلد اول ص ۱۵۴)

طلاق کا سنت طریقہ از مولانا محمد منظور الوجیدی مدظلہ:

ممتاز ''حنفی'' عالم دین مولانا محمد منظور الوجیدی مدظلہ کی نظر میں بھی طلاق کا مسنون طریقہ وہی ہے جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ تاہم اتمام حجت کے لیے اسے ہو بہو نقل کیا جا رہا ہے؛ آپ لکھتے ہیں:

''طلاق کی تین اقسام ہیں''

۱۔ احسن ۲۔ حسن ۳۔ بدعی

۱۔ طلاق کی احسن (بہترین) صورت یہ ہے کہ عورت کو طہر کی حالت میں صرف ایک طلاق دے (طہر سے مراد وہ زمانہ ہے کہ جب حیض نہ آ رہا ہو اور اس طہر میں مباشرت بھی نہ کرے۔ اس کے بعد مزید طلاق نہ دے بلکہ عدت گزارنے دے)۔ اس صورت میں نقصان کم سے کم ہے۔ عدت گزارنے کے بعد دوبارہ نکاح ممکن ہے۔

۲۔ طلاق دینے کی حسن (درمیانی بہتر) صورت یہ ہے کہ بیوی کو تین طہروں میں ایک ایک کر کے تین طلاقیں دے۔ (اس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید تیسری طلاق سے پہلے عقل آ جائے اور دوبارہ مصالحت ہو جائے)

۳۔ طلاق دینے کی بدعی (بری) صورت یہ ہے کہ ایک ہی کلام کے ساتھ یا ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے مارے۔ ایسی صورت میں طلاق ہو گئی مگر برا کیا۔

اور اگر حالت حیض میں طلاق دے تو بھی واقع ہو جائے گی مگر یہ اچھا کام نہیں۔'' (اسلامی عقائد و اعمال ص ۴۰۰ ناشر شرکتہ الافاق مین بازار مزنگ، لاہور)

(ملخصا من ہدایہ ج:۲ کتاب الطلاق ص: ۳۵۴۔۴۲۱ مؤلف شیخ برھان الدین

الفرغانی رحمۃ اللہ علیہ)

(جزو۔ ۱۲)

مایوسی، خودکشی یا اقدام خودکشی کرنا، بلا عذر شرعی اسقاط حمل کرنا، ناحق قتل کرنا، اور از روئے رحم مارنا Mercy Killing

انسان کو پیدا کرنا اور اس کو موت دینا اللہ تعالیٰ کی صفاتِ خاصہ میں سے ہے۔ کسی انسان کی زندگی کو ختم کرنا اس کے کاموں میں مداخلت کے مترادف ہے۔ البتہ کسی انسان کو زندہ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ کے نزدیک کار ثواب ہے جس کا ذکر آگے آیت قرآنی میں آئے گا۔ خودکشی اس لیے بھی حرام ہے کہ یہ اللہ کے کاموں میں مداخلت ہے اور اس لیے بھی کہ مایوس ہونا خلاف فطرت ہے کیونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اور انسان کو جب بظاہر اپنی زندگی میں اندھیروں کے سوا کچھ نظر نہ آ رہا ہو اس وقت بھی اس بات کا عین امکان موجود ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتری کی کوئی صورت پیدا کر دے۔

خدا کی رحمتِ دائم سے ناامید نہ ہو!!!
متاعِ زیست میں رہتے ہیں ممکنات کے رنگ

قرآن میں مندرجہ بالا گناہوں کی مذمت

آیت نمبر ۱:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ﴾

''مومن کو زیبا نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے اور جو غلطی سے کسی مومن کو قتل کرے تو ایک مومن غلام آزاد کرے اور اس کے وارثوں کو خون بہا بھی ادا کرے الا یہ کہ وہ معاف کر دیں۔'' (النساء:92)

آیت نمبر ۲:

﴿وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ۝93﴾

''اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (النساء:93)

آیت نمبر ۳:

﴿وَالۡفِتۡنَةُ اَكۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ﴾

''اور فتنہ انگیزی قتل سے بڑا گناہ ہے۔'' (البقرۃ:217)

آیت نمبر ۴:

﴿مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ﴾

''جس شخص نے کسی دوسرے کو جان کے بدلے کے علاوہ یا زمین میں فساد برپا کرنے کی غرض سے قتل کیا تو اس نے گویا سب لوگوں کو مار ڈالا اور جس نے کسی کو بچا لیا تو وہ گویا سب لوگوں کی حیات کا موجب ہوا۔ (المائدہ:32)

آیت نمبر ۵:

﴿وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَقِّ﴾

''اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے الا یہ کہ حق کی بنا پر۔'' (بنی اسرائیل:33)

آیت نمبر ۶:

﴿وَالَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَلَا يَزۡنُوۡنَ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ يَلۡقَ اَثَامًا ۝68﴾

''اور اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا اس کی سزا پاکے رہے گا۔''

(الفرقان:68)

آیت نمبر ۷:

﴿قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـــًٔا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ‌ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کہیے: ''آؤ! میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا کچھ حرام کیا ہے (اور وہ باتیں ہیں) کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین سے اچھا سلوک کرو اور مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں تو ان کو بھی ضرور دیں گے اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ یہ کھلی ہوں یا چھپی ہوں، اور جس جان کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو۔ الا یہ کہ حق کے ساتھ ہو ان باتوں کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے شاید کہ تم سمجھو۔''

(الانعام:151)

آیت نمبر ۸:

﴿وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ‌ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ‌ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا﴾

''اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو انہیں اور تمہیں بھی رزق ہم دیتے ہیں انہیں قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔''

آیات نمبر ۹:

﴿وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۙ﴿۸﴾ بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ‌ ۚ﴿۹﴾﴾

''اور زندہ در گور لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں ماری گئی تھی؟ (التکویر: 8-9)

آیت نمبر ۱۰:

﴿وَلَا تَقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو بلا شبہ اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔'' (النسآء: 29)

آیت نمبر ۱۱:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (53)﴾

(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا اللہ یقیناً سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔ (الزمر: 53)

آیات نمبر ۱۲:

﴿وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ
اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (8)
وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ (9)
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ
فَخُوْرٌ (10) اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
كَبِيْرٌ (11)﴾

''اگر ہم کسی انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھائیں پھر وہ اس سے چھین لیں تو وہ مایوس ہو کر ناشکری کرنے لگتا ہے اور اگر کوئی مصیبت آنے کے بعد ہم اسے نعمتیں عطا کریں تو کہتا ہے کہ میری تو ساری سختیاں ہی دور ہو گئیں پھر وہ اترانے اور فخر کرنے لگتا ہے مگر (ان قباحتوں سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اچھے عمل کیے ایسے ہی لوگوں کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے (ھود: 9 تا 11)

آیت نمبر ۱۳:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾

''اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔(ابراہیم ۱۱ التغابن 13)

آیت نمبر ۱۴:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾

''اور بھروسا کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔''(ابراہیم 12)

آیت نمبر ۱۵:

﴿مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚۖ﴿22﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ﴿23﴾﴾

''کوئی بھی مصیبت جو زمین میں آتی ہے یا خود تمہارے نفوس کو پہنچتی ہے وہ ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہی کتاب میں لکھی جا چکی ہے اور یہ بات بلاشبہ اللہ کے لیے آسان ہے۔اس لیے کہ جو تمہیں نہ مل سکے اس پر غم نہ کرو اور جو اللہ تمہیں دے اس پر اترایا نہ کرو اور اللہ کسی بھی خود پسند اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرے گا۔(الحدید:22،23)

آیت نمبر ۱۶:

﴿مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿11﴾﴾

''جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اللہ کے اذن سے ہی آتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔(التغابن 11)

آیت نمبر ۱۷:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿2﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ

شَيۡءٍ قَدۡرًا ﴿٣﴾

”اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نکلنے کی راہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے وہ اسے کافی ہے۔ اللہ اپنا کام پورا کرتا ہے بلاشبہ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا ہے۔ (الطلاق:3-2)

آیت نمبر ۱۸:

﴿وَمَنۡ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّـهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا﴾

”اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔“ (الطلاق:4)

آیت نمبر ۱۹:

﴿وَمَنۡ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعۡظِمۡ لَهٗۤ اَجۡرًا﴾

”اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی برائیاں اس سے دور کر دے گا اور اس کے اجر کو بڑھا دے گا۔ (الطلاق۔5)

آیت نمبر ۲۰:

﴿وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـــُٔوۡسًا ﴿۸۳﴾﴾

”اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیرتا ہے اور اپنا پہلو موڑ لیتا ہے اور جب اسے کوئی مصیبت آ لیتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ (الاسراء:83)

آیت نمبر ۲۱:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیۡنَ﴾

”بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ:153)

آیت نمبر ۲۲:

﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾

''اور جو مصیبت تجھ پر آئے اس پر صبر کر بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔(لقمان:17)

خودکشی، مایوسی، قتل کے بارے میں احادیث نبویہ

حدیث نمبر ا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کسی پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گرتا رہے گا اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کی آگ میں زہر ہی پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی ہوگی وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی ہتھیار کو اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔'' (معاشرے کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج ص ۲۹۷ بحوالہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کرلی، وہ آتش دوزخ میں بھی اپنا گلہ گھونٹتا رہے گا۔ جس نے چھرا وغیرہ گھونپ کر خودکشی کرلی وہ دوزخ کی آگ میں بھی اس کو گھونپتا رہے گا جو کوئی اوپر سے گرے گا وہ جہنم میں بھی اسی طرح گرتا رہے گا۔ (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالۂ بخاری)

حدیث نمبر ۳:

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّم "اَوَّلُ مَا يُقْضٰي بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَآءِ۔

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان اولین فیصلہ جو کیا جائے گا، وہ قتل سے متعلق ہوگا۔(معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچو، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا ہیں؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام کیا، اسے ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھا جانا، سود کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت دھرنا۔‘‘ (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

حدیث نمبر ۵:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں سو رہی تھیں کہ ان میں سے ایک نے (جاگنے کے بعد کسی وجہ سے) دوسری کو ایک پتھر یا خیمہ کی میخ اٹھا کر ماری جس سے اس عورت کا حمل گر گیا۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ پہلی عورت دوسری کو دیت کے طور پر ایک غلام یا ایک لونڈی عنایت کرے۔ (ترمذی ص ۵۱۳) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر ۶:

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے (کہ درازئ عمر کے ساتھ ساتھ) نیکیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اگر وہ بد ہے تو ہوسکتا ہے کہ توبہ کر کے اللہ کو راضی کر لے۔‘‘ (ریاض الصالحین بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۷:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سے نہ کوئی موت کی تمنا کرے اور نہ موت آنے سے پہلے مرجانے کی دعا مانگے کیونکہ جب (انسان) مر جاتا ہے تو اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر جتنی دراز ہوگی اس کی نیکیوں میں اضافہ ہی ہوگا (ریاض الصالحین)

حدیث نمبر ۸:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مصیبت میں مبتلا ہونے کے باوجود تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور اگر بے کہے کوئی چارہ نہ ہو تو یوں کہے:

"اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ"

''یا اللہ جب تک میرے زندہ رہنے میں خیر اور بھلائی ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرجانا بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔'' (ریاض الصالحین، متفق علیہ)

حدیث نمبر ۹:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایماندار مرد اور ایماندار عورت کے جان و اولاد اور مال میں مصیبت آتی رہتی ہے۔ حتی کہ وہ اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۶۵)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی مدد طلب کرو اور ہمت نہ ہار کر بیٹھ جاؤ۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ایسے ہو جاتا بلکہ ایسے کہو۔ ''اللہ نے جو مقدر کیا اور جو چاہا کیا۔'' شیطان کے کام کا راستہ کھول دیتا ہے۔ (تیسیر القرآن بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۱۱:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھی۔ (تیسیر القرآن بحوالہ مسلم)

(جزو۔ ۱۳): شراب نوشی اور نشہ کرنا

شراب نوشی کی لعنت ہمارے ملک میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ وطن عزیز پاکستان جب قائم ہوا تو شراب پر پابندی کا قانون موجود نہ تھا اور یہ کھلے بندوں فروخت ہوتی تھی۔ اللہ بھلا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے اس کی بندش کے لیے تحریک چلائی اور ان کا جنہوں نے اس بندش کے قانون کو لاگو کیا اور ان کا جو اس قانون پر صدق نیت سے عمل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس پابندی کا نتیجہ یہ نکلا کہ شراب کی کھلی بندوں فروخت بند ہوگئی اور ساقی و مئے و مینا و جام در پردہ چلے گئے۔ اب افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ در پردہ شراب نوشی بھی دن بدن ناسور کی طرح پھیل رہی ہے اور اس بات کا ڈر ہے کہ کسی دن اس کی کھلم کھلا خرید و فروخت نہ شروع ہو جائے۔

دوسری چیز جس نے ہمارے معاشرے کو تباہ کیا ہے وہ دیگر منشیات کا نشہ ہے۔ یہاں یہ اشکال پیدا نہ ہو کہ ہم شراب نوشی کو نشہ نہیں سمجھتے۔ شراب نوشی بھی عین نشہ ہے۔ نشے کی لعنت بھی پاکستان میں ایک طویل عرصے سے موجود تھی لیکن اس میں اضافہ تب ہوا جب ایک ہمسایہ مسلم ملک سے مہاجرین پاکستان آئے تو ان کے ہمراہ بعض درندہ صفت موت کے سوداگر بھی ہمارے ملک میں آ گئے جنہوں نے ایک طرف تو نشے کی اسمگلنگ اور غیر قانونی فروخت کا کام شروع کیا تو دوسری طرف ہمارے پاکستانی کاشت کاروں کو پوست کی کاشت کی ترغیب دی۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ وہ روسی افواج کے ہاتھوں کس طرح ظلم و ستم کا نشانہ بننے والے تھے کہ ہمسایہ ملک کی حکومت نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور انہیں اپنے ملک میں پناہ حاصل کرنے کی اجازت دی۔ ہمیں برادر اسلامی ممالک کے نیک صفت مہاجرین سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ گلہ تو ان سے ہے جو لوگوں میں موت بانٹتے ہیں۔ یہاں ضمناً ایک بات عرض کرتے چلیں کہ موت کے تاجروں میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو استعمال شدہ سرنجوں، سوئیوں اور خون کے تھیلوں کو ابال کر دوبارہ پیک کر دیتے ہیں جس سے ان اشیاء میں موجود کلے یرقان، اور بعض دوسری بیماریوں

کے جراثیم نہیں مرتے۔عوام کو چاہیے کہ وہ نشے کے تاجروں کے علاوہ ان لوگوں سے بھی ہوشیار رہیں اور طبی ساز وسامان صرف قابل اعتبار دکانوں ہی سے خریدیں۔

قرآن میں شراب اور نشے کے احکام

آیت نمبر ا:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾﴾

''وہ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔کہہ دیجیے کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کونسا مال خرچ کریں؟ کہہ دیجیے کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔اس طرح اللہ تمہارے لیے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور وفکر کرو۔(البقرہ:219)

آیت نمبر ۲:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾﴾

''اے ایمان والو! یہ شراب جوا، یہ بت اور پانسے سب گندے شیطانی کام ہیں۔لیذا ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاسکو بلاشبہ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو۔(المائدۃ:91-90)

آیت نمبر ۳:

﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ .....﴾

"اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب تک نہ جاؤ حتی کہ تمہیں یہ معلوم ہو سکے کہ تم نماز میں کہہ کیا رہے ہو............ (النساء:43)

احادیث میں شراب اور نشے کی وعید

حدیث نمبر ۱:

حضرت ان عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور طبلے کو حرام کیا ہے نیز ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (اسلام اور موسیقی بحوالہ ۱۳۸ احمد، ابوداؤد، ابن حبان، بیہقی، نیل الاوطاج ۸ ص ۹۹)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا طبل اور طنبور کو حرام کیا ہے، نیز ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" (اسلام اور موسیقی ص ۱۳۶ بحوالہ احمد وابوداؤد احمد ج ۳ ص ۱۵۸ ابوداؤد ج ۲ ص ۵۱۹)

حدیث نمبر ۳:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "ہر نشہ حرام ہے جس چیز کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرتی ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہوتی ہے۔"

(تیسیر القرآن بحوالہ ترمذی) (ترمذی شریف ص ۶۵۵)

حدیث نمبر ۴:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو ٹہنیوں سے اسے تقریباً چالیس مرتبہ مارا۔ (تیسیر القرآن مختصر بحوالہ مسلم کتاب البیوع)

حدیث نمبر ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کے کوئی دوسرے نام رکھ کر انہیں جائز قرار دے لیں گے۔''
(تیسیر القرآن مفصل ج ۱ ص ۵۵۸ بحوالہ بخاری: کتاب الاشربہ)

حدیث نمبر ۶:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا پینا حرام ٹھہرا دیا ہے اس کی خرید وفروخت بھی حرام کر دی ہے۔'' (مسلم کتاب البیوع)

حدیث نمبر ۷:

عتبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نعمان کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ اس نے شراب پی تھی۔ جو لوگ اس گھر میں موجود تھے آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے ماریں چنانچہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا تھا۔ (بخاری۔ کتاب الحدود)

حدیث نمبر ۸:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا ''کیا شراب بطور دوا استعمال ہو سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''شراب تو خود بیماری ہے یہ شفا کیا دے گی۔'' (ترمذی ابواب الطب ص ۱۱۷) (تیسیر القرآن ج ۱ ص ۵۵۸)

حدیث نمبر ۹:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ''کیا ہم شراب کا سرکہ بنا کے اسے استعمال کر سکتے ہیں؟'' فرمایا ''نہیں'' (تیسر القرآن بحوالہ مسلم کتاب الاشراب)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی

اللہ عنہ نے شراب پینے کے جرم پر چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی پورے کر دیے اور ہر ایک سنت ہے۔(اسلامی عقائد اعمال بحوالۂ ابو داؤد۔ کتاب الحدود ص:٦١٥۔٦١٦)

شراب اور نشے کے نقصانات

خلاصہ:

شراب اور نشے کے دو طرح کے نقصانات ہوتے ہیں۔ ا۔نفسیاتی ۲۔ جسمانی

ا۔ نفسیاتی اثرات یہ ہیں کہ انسان اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہتا اور اسے معلوم نہیں ہوتا وہ کیا کر رہا ہے ایسے میں وہ ایک طرف تو قرآن کی آیتوں کو غلط ملط کر کے پڑھ سکتا ہے اور گالی گلوچ کر سکتا ہے تو دوسری طرف قتل اور زنا جیسے سنگین جرائم کا ارتکاب بھی کر سکتا ہے۔

شراب یا کسی اور چیز مثلاً ہیروئن کے مستقل نشے سے انسان معاشرے سے کٹ کر رہ جاتا ہے، افلاس کا شکار ہو جاتا ہے، اور نفسیاتی طور پر کٹ کر رہ جاتا ہے۔ سوسائٹی اسے دھتکارتی ہے اور اسے مسترد کر دیتی ہے اور بعض اوقات ایسے لوگ خودکشی تک کا ارتکاب کر لیتے ہیں گھریلو ناچاقیاں عام ہوتی ہیں اور معاشرے میں فساد برپا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ زندہ لاش بن کر رہ جاتے ہیں۔

۲۔ نشے اور شراب نوشی کے بہت سے جسمانی پہلو بھی ہیں جن میں جگر کی بیماری یعنی جگر کا سکڑ جانا دائمی قبض اور ذیابیطس قابل ذکر ہیں۔ آگے یہ چیزیں تفصیلاً ذکر کی جا رہی ہیں۔

شراب نوشی کے فوری اثرات اور نشے کے مراحل:

الکوحل انسانی دماغ پر اثر انداز ہو کر ان اعصاب کو وقتی طور پر ناکارہ بنا دیتی ہے جو انسان میں ضبط نفس کی طاقت پیدا کرتے یں۔ نتیجتاً انسان بے قابو ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ان حصوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ جو انسان کے سوچنے سمجھنے اس کو چوکنا رکھنے، اس کے اعضاء میں حرکی تناسب رکھنے اور اس کی قوت بصارت سے متعلق ہوتے ہیں۔

شراب کے نشے میں انسان سات مراحل سے گزرتا ہے۔ پہلے مرحلے میں وہ بظاہر نارمل

دکھائی دیتا ہے اور اس کا رویہ شائستہ ہوتا ہے۔ جوں جوں خون میں شراب کی مقدار بڑھتی ہے وہ دوسرے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس اسٹیج پر وہ خود کو ضرورت سے زیادہ تنومند، خوشحال محسوس کرتا ہے اور اس نشے سے خوب لطف اندوز ہوتا ہے تیسرے مرحلے میں وہ بہت زیادہ جوش مارنے لگتا ہے اس کے اندر عزم، ولولہ، ہیجان، شورش اور ہنگامہ آرائی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، اس کی اظہار تخلیق کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے وہ اگر چاہے تو عوام کے سامنے دھواں دار تقریر کر سکتا ہے اور اسی حالت میں وہ زنا اور قتل جیسے جرائم کا مرتکب بھی ہو سکتا ہے اور کسی کو زدوکوب بھی کر سکتا ہے یہی وہ حالت ہوتی ہے جب شرابی غل غپارہ کرتے ہیں۔ چوتھے مرحلے میں انسان کا وقت تعامل یعنی اپنے ارادے کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کا وقت بھی بڑھ جاتا ہے، یہی وہ وقت ہوتا ہے جب ایک شرابی ڈرائیور اپنے آگے چلنے والی گاڑی کو رُکتا دیکھ کر بریک لگانے کی کوشش کرتا ہے لیکن وقت تعامل میں اضافے کے باعث ایسا نہیں کر سکتا اور حادثہ کر بیٹھتا ہے۔ اس مرحلے پر اس کی چال میں معمولی سی سستی بھی ہوتی ہے۔

پانچویں مرحلے میں شرابی تذبذب اور کشمکش کا شکار ہوتا ہے اسے چکر آ رہے ہوتے ہیں، قوتِ بصارت وقتی طور پر متاثر ہوتی ہے اور سمعی بصری واہمے بھی ہو سکتے ہیں۔ چال ڈھال میں واضح طور پر مستی آ جاتی ہے اور اس کے بولنے میں بھی تبدیلی آتی ہے جس میں لفظوں کی ادائیگی درست نہیں رہتی۔

اگر انسان بہت ہی زیادہ شراب پی لے تو وہ نشے کے چھٹے اور ساتویں مرحلے میں داخل ہو سکتا ہے۔ پانچویں مرحلے میں چلتے چلتے گر سکتا ہے، بے ہوش ہو سکتا ہے اور قے کر سکتا ہے۔ اس کی دیکھنے، سوچنے سمجھنے اور بات کا جواب دینے کی صلاحیت ماؤف ہو چکی ہوتی ہے۔ چھٹے مرحلے میں وہ قومے میں چلا جاتا ہے اور اس کا سانس اکھڑنے لگتا ہے کیونکہ سانس کو کنٹرول کرنے والا دماغ کا مرکز متاثر ہو چکا ہوتا ہے اور ساتویں مرحلے میں سانس اکھڑ جانے کے باعث اس کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ وہ شراب کے نشے میں دھت بدمست انسان کسی بھی مرحلے پر سر درد، متلی

،تھکاوٹ اور پیٹ میں درد بھی محسوس کرتا ہے۔ان حالات میں وہ چڑ چڑا ہوتا ہے اور جلد غصے میں آجاتا ہے۔

اب آپ ہی بتایئے کہ تھوڑے سے لطف اور نشے کی خاطر ایک شرابی اپنا کتنا نقصان کرتا ہے اور اپنے اعزاء واقربا، ملنے والوں اور اپنے ماحول پر کس طرح سے اثر انداز ہوسکتا ہے۔ یہ تو صرف شراب کے فوری اثرات تھے اور اب دیکھتے ہیں کہ مستقل شراب پیتے رہنے سے انسانی صحت پہ کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

شراب کے استعمال کے دوررس اثرات:

دنیائے طب کے محققین نے شراب کے رسیاؤں کی شخصیت میں تین طرح کا تنزل یا انحطاط (Degeneration) بیان کیا ہے۔

ا۔ جسمانی انحطاط (Physical Degreneration)

۲۔ اخلاقی انحطاط (Moral Degeneration)

۳۔ ذہنی انحطاط (Mental Degeneration)

جسمانی انحطاط:

شراب کے مسلسل استعمال سے مندرجہ ذیل بیماریاں جنم لیتی ہیں:۔

ا۔ جگر کی سوزش جس کے نتیجے میں کمزوری، متلی،، بھوک نہ لگنا اور یرقان جیسی علامات جنم لیتی ہیں۔

۲۔ جگر کے سکڑ جانے کی بیماری (Alcoholic Cirrhosis) جس میں جگر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور نتیجتاً منہ سے خون آنے لگتا ہے۔خون کے جمنے کا عمل متأثر ہوتا ہے، پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے اور کمزوری، متلی، بھوک نہ لگنا اور یرقان کی شکایت بھی برقرار رہتی ہے۔نتیجتاً موت واقع ہوجاتی ہے۔

۳۔ لبلبے کی سوزش جس کے نتیجے میں ذیابیطس بھی ہوسکتا ہے۔

۴۔ دل کے پٹھوں کی بیماری، جس میں دل کمزور ہو جاتا ہے اور بالآخر دھڑکنا چھوڑ دیتا ہے۔

۵۔ خوراک کی نالی میں شگاف پڑ جاتا ہے(syndromeMallory-weiss) جس کے ردعمل کے طور پر منہ سے خون آتا ہے۔

۶۔ قوت بصارت کا مستقل طور پر متأثر ہونا جس کا انجام نابینا ہو جانے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

۷۔ معدے کا السر اور معدے کی سوزش بھی ایسے ''مریضوں'' میں دیکھی گئی ہے۔

۸۔ منہ اور گلے کا سرطان ہو سکتا ہے۔

۹۔ اعصاب اور عضلات کی بیماریاں ہو سکتی ہیں نیز ''گنٹھیا'' کے امکانات بھی ان لوگوں میں زیادہ ہوتے ہیں۔

۱۰۔ فالج کا حملہ ہو سکتا ہے۔

۱۱۔ قوتِ مدافعت کم ہو جاتی ہے۔

اخلاقی وذہنی انحطاط:

۱۔ بادہ مست ایک طرف تو انسان اپنے خدا کو بھلا بیٹھتا ہے اور اپنی تخلیق کے مقصد کو فراموش کر دیتا ہے تو دوسری طرف اخلاقی طور پر اتنا گر جاتا ہے کہ وہ یا تو خود کو ختم کر لیتا ہے یا کسی دوسرے کی زندگی کے درپے ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت عموماً ایک خاص نفسیاتی کیفیت کی شکل اختیار کر لیتی ہے انسان کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ دن کا سکون چھن جاتا ہے اور وہ سمعی وبصری واہموں سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اسے طرح طرح کے منفی خیالات آنے لگتے ہیں۔ وہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ ایک خاص نفسیاتی عارضے Delirium میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے جس میں مندرجہ بالا میں سے کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

۲۔ اوپر بیان کردہ نفسیاتی پیچ وخم کے علاوہ اس میں ایک مشابہ ذہنی کیفیت کورساکوف کا عارضہ (Korsakoff syndrome) بھی ہو سکتی ہے جس میں انسان کے اعصاب (اور عضلات) متاثر ہوتے ہیں اور وہ یادداشت کھو بیٹھتا ہے۔

۳۔ اس پر سمعی وبصری (خصوصاً سمعی واہموں کے شدید) دورے پڑ سکتے ہیں جن میں ایسے

مریض کو ہسپتال لے جانا لازمی ہو جاتا ہے۔

۴۔ وہ حیاتین کی کمی کا شکار ہو سکتا ہے جس سے مختلف دماغی و جسمانی مسائل جنم لیتے ہیں۔

۵۔ اور سب سے آخر میں وہ بیماری جسے ڈیمنشیا (Dementia) کہتے ہیں جس میں انسان اپنی یادداشت کھو بیٹھتا ہے اور سوچنے سمجھنے، باتوں کا صحیح جواب دینے اور زندگی سے لطف اندوز ہونے کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے یعنی اس پر ذہنی بڑھاپا آجاتا ہے۔ قرآن ایسی ہی صورتِ حال کو ''ارذل العمر'' سے تعبیر کرتا ہے۔ اور اسلام میں ایسی عمر سے پناہ مانگنے کی تاکید ہے۔

٦۔ ان تمام تر پیچیدگیوں کے علاوہ جو مسئلہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ صرف نفسیاتی طور پر بلکہ جسمانی طور پر بھی شراب کا عادی بن جاتا ہے اور اگر وہ شراب کو چھوڑنے کی کوشش بھی کرے تو وہ چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اس سے جسم میں کپکپی، بے خوابی، شدید غصہ، دوروں اور سمعی و بصری واہموں جیسی علامات رو پذیر ہونے لگتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لیے اسے شراب کی مقدار میں بھی اضافہ کرنا پڑتا ہے اس طرح وہ معاشی بدحالی کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔

حشیش یعنی بھنگ اور چرس وغیرہ کے نقصانات

ا۔ فوری طور پر مرتب ہونے والے اثرات:

آغاز میں انسان اپنے آپ کو کچھ کچھ مخمور لیکن خوشحال، پر کیف، اور ہوا میں اڑتا محسوس کرتا ہے آہستہ آہستہ اس کے جسمانی توازن میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے اسے اردگرد کی ماحول کی خبر نہیں ہوتی، بے وجہ ہنستا رہتا ہے، سمعی و بصری واہمے ہوتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے قے آنے لگتی ہے اور دل میں بے بنیاد خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ ایسے میں وہ نشئی کسی قسم کے حادثے کا سبب بھی بن سکتا ہے یعنی تشدد، زنا یا قتل وغیرہ۔

حشیش وغیرہ کے دیرپا اثرات:

ا۔ انسان واہموں کا شکار ہو جاتا ہے اور اسے بے وجہ چیزیں دکھائی دینے لگتی ہیں یا آوازیں

سنائی دینے لگتی ہیں۔

۲۔ اس کے دل میں دوسروں کو نقصان پہنچانے اور قتل کرنے کا شدید جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ ایسا انسان پژمردگی، اضطراب اور تھکن کا شکار ہوجاتا ہے۔

۴۔ نشہ پورا کرنے کے لیے اسے نشہ آور مادے کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے جس سے اس کی معاشی و اقتصادی حالت پر برے اثرات پڑتے ہیں۔

۵۔ وہ نشہ آور مادے کا نفسیاتی اور جسمانی طور پر عادی ہوجاتا ہے اور نشہ چھوڑنے پر ناخوشگوار کیفیات رونما ہونے لگتی ہیں جس کے باعث نشہ چھوڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔

۶۔ قوت مدافعت کم ہوجاتی ہے۔

افیم اور ہیروئین کے نقصانات

فوری اثرات:

افیم اور ہیروئین کے نشے سے بھی وہی اثرات مرتب ہوتے ہیں جو چشیش سے ہوتے ہیں۔ البتہ قبض کی شکایت ایک اضافی پہلو ہے۔ علاوہ ازیں یسا شخص قومے میں جا سکتا ہے اور ہلاک بھی ہوسکتا ہے۔

دوررس اثرات:

۱۔ بھوک نہ لگنا، یادداشت کھو جانا، دائمی قبض، ذہنی تذبذب، مردانہ کمزوری، سمعی و بصری واہمے اور زیادہ نیند آنے جیسے مسائل ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

۲۔ انجکشن کی سوئی لگ لگ کے جلد خراب ہوجاتی ہے اور علاوہ ازیں دل کے انفکشن، کالا یرقان اور ایڈز جیسے مہلک امراض کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ انسان نشے کا عادی ہوجاتا ہے۔ نشے کی زیادہ مقدار جسم میں داخل کرنی پڑتی ہے اور نشہ آور مادہ نہ ملنے کی صورت میں مخصوص علامات آنا شروع ہوجاتی ہیں جو اس طرح سے ہیں:۔

☆ پسینے چھوٹنا، آنکھوں اور ناک کا بہنا اور مسلسل جماہیاں لینا۔

☆ آنکھ کی پتلی کا پھیل جانا جس سے روشنی آنکھوں میں چبھتی ہے۔

☆ اضطراب، چڑچڑاپن، قے کرنا، پیٹ درد، پیچش، دل کا زور سے دھڑکنا پٹھے کھچنا۔

☆ وزن کم ہونا اور جسم میں پانی کی کمی اور دونوں باتوں کے سبب موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

۴۔ اور سب سے بڑھ کر نشے کے معاشی اور سماجی پہلو ہیں۔ منشیات کا عادی معاشی طور پر کنگال ہو چکا ہوتا ہے اور اپنے گھر والوں پر ایک بوجھ بنا ہوتا ہے، وہ کوئی کام کرنے کے قابل نہیں ہوتا نہ اسے کوئی کام ملتا ہے سب لوگ اسے نفرت سے دیکھتے ہیں؟ وہ معاشرے کے لیے کوئی کارآمد شہری نہیں رہتا بلکہ ایک زندہ لاش بن کر رہ جاتا ہے۔

ماخوذ از:

1. "Terse" Jurisprudence & Toxicology by Anis Moosani & Imran Rajwani, First edition 1997.
Dow Medical college, Karachi.

2. Concise Psychiatry by Dr. Aniqa Haider MB.BS First Edition 1999 pulalisher Carauaw Book House Lahore.

شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء سے بچنے کی تدابیر:

۱۔ بری صحبت سے اجتناب کیا جائے کیونکہ بری صحبت ہی نشے میں پھنسنے کا اہم ذریعہ ہے۔

۲۔ ایسی جگہوں پر جانے سے گریز کیا جائے جہاں لوگ نشہ کرتے ہیں یا جہاں منشیات اور شراب کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔

۳۔ تمباکو نوشی سے حتی الوسع اجتناب کیا جائے کیونکہ اول یہ مضرِ صحت اور سرطان اور پھیپھڑوں اور دل کی بیماریوں کا سبب بنتی ہے اور دوم یہ کہ اسے علماء نے مکروہ بھی قرار دیا ہے۔

۴۔ اگر کبھی کبھی شراب پیتا یا چرس کا نشہ کرتا ہے تو اللہ کے حضور سچی توبہ کرلے۔ امید ہے کہ اللہ معاف فرمائیں گے اس کے بعد کبھی ان منشیات کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔ نفلی روزے رکھے کہ روزہ ان گناہوں سے بچنے میں ڈھال کا کردار ادا کرتا ہے (الصوم جنۃ: روزہ ڈھال ہے)۔ نماز پنجگانہ کی پابندی اور ذکر کا التزام کریں۔

۵۔ اگر عادی نشئی ہے تو کسی اچھے معالج یا ماہر نفسیات سے رجوع کرے۔ طب جدید میں ایسی

دوائیاں ہیں جو انسان کو شراب نوشی اور نشے کی لعنت سے نکلنے میں مدد دیتی ہیں۔ایسے مراکز قائم ہیں جہاں نشے کے مریضوں کو داخل کر کے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ بات صرف نشے سے نکلنا نہیں بلکہ نشے کی طرف دوبارہ جانے سے اجتناب ہے۔مریض کو یہ بات باور کرانی چاہیے کہ وہ ایک مرتبہ نشے سے نکلنے کے بعد دوبارہ اس لعنت کے قریب بھی نہ جائے۔

۶۔ حکومت کو چاہیے کہ ایک طرف وہ نشے کے مریضوں کی بہبود کی جانب توجہ دے تو دوسری طرف شراب کی خرید وفروخت پر پابندی کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کرائے۔ اور منشیات کی غیر قانونی نقل وحمل اور خرید وفروخت کے انسداد کے لیے کڑے اقدامات کرے۔

۷۔ لوگوں میں شعور اجاگر کیا جائے کہ وہ نشے اور شراب نوشی سے دور رہیں اور اس کے مذہبی پہلو کو بھی سامنے رکھا جائے۔

۸۔ عوام کی بہبود اور بے روزگاری کے خاتمے کے لیے جامع اسکیمیں تیار کی جائیں تاکہ لوگ مایوس ہو کر اس لعنت کی طرف قدم نہ بڑھائیں۔

۹۔ غیر سرکاری تنظیمیں بھی اس میدان میں آگے آئیں اور انسداد شراب نوشی ومنشیات کے لیے عملی اقدامات کریں۔

۱۰۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ شراب نوشی کے ضمن میں حدود آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء کے تحت مے خواروں پر حد یا تعزیر قائم کرے اور منشیات کے اسمگلروں کو کڑی سزا دے۔

۱۱۔ سگریٹ کے اشتہارات پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

(جزو۔۱۴): گواہی چھپانا اور جھوٹی گواہی دینا

آیات نمبر ا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘ وَ لَا

يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿8﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿9﴾

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی خاطر قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے۔ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مشتعل نہ کردے کہ تم عدل کو چھوڑ دو، عدل کیا کرو، یہی بات تقویٰ کے قریب تر ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو یقیناً اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ (المائدہ 9-8)

آیت نمبر ۲:

﴿وَلَا يَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ؕ﴾

”گواہوں کو جب گواہ بننے (یا گواہی دینے) کے لیے بلایا جائے تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔

اسی آیت میں آگے چل کر فرمایا:

﴿وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ ۖ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ ؕ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌۢ بِكُمۡ ؕ﴾

”اور جب تم سودا بازی کرو تو گواہ بنا لیا کرو نیز کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے اور اگر ایسا کرو گے تو گناہ کا کام کرو گے۔ (البقرۃ:282)

آیت نمبر ۳:

﴿وَلَا تَكۡتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنۡ يَّكۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ﴿283﴾﴾

”اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ، جو شخص شہادت کو چھپاتا ہے بلاشبہ اس کا دل گناہ گار ہے؛ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔ (البقرۃ:283)

آیت نمبر ۴:

﴿وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ﴾

''(عبادالرحمن) وہ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔'' (فرقان:72)

آیت نمبر ۵:

﴿وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ﴾

''اور ایسی بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔'' (بنی اسرائیل:36)

آیت نمبر ۶:

﴿مَا یَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَیۡهِ رَقِیۡبٌ عَتِیۡدٌ﴾

''وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران موجود ہوتا ہے۔''
(ق:18)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہوں سے آگاہ نہ کروں؟'' یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا''۔ (تیسیر القرآن بحوالہ بخاری) (ریاض الصالحین ص ۲۷۸ بحوالہ بخاری مسلم)

حدیث نمبر ۲:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے بڑے گناہوں کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (اسلامی عقائد واعمال بحوالہ صحیح بخاری ج:۱ کتاب الشہادۃ ص ۳۶۲)

حدیث نمبر ۳:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جھوٹے گواہ کے قدم (قیامت کے دن زمین سے) نہیں ہٹیں گے حتی کہ اس کے لیے دوزخ کی سزا طے کر دی جائے گی۔'' (سنن ابن ماجہ ابواب الشہادات، باب شہادۃ الزور ص ۱۷۳)(اسلامی عقائد واعمال)

حدیث نمبر ۴:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے جب تک جہنم اس کے لیے واجب نہیں کر دی جائے گی۔'' (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالۂ ابن ماجہ وحاکم)

(جزو۔۱۵)

علم کا چھپانا اور شریعت کے بعض احکام کا انکار کرنا

انسان کی خواہش نفس، اس کی ضد، اس کی انا اور اس کی چودھراہٹ کی خواہش اس کی سب سے بڑی دشمن ہوتی ہے اور اس سے ایسے ایسے کام کرا جاتی ہیں جو اس کے شایاں نہیں ہوتے۔ قرآن وحدیث سے جب اپنی خواہش نفس سے احکامات نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے تو مندرجہ ذیل چیزیں جنم لیتی ہیں۔

۱۔ قرآن کی بعض آیتوں کو ماننا اور بعض کا انکار اور اسی طرح احادیث میں سے بعض کو ماننا اور بعض کا بلا جواز انکار۔

۲۔ لوگوں کو قرآن کی بعض آیتیں بتانا جو ایک خاص طبقے کی خواہش نفس کے یا کسی شخص کی خواہش نفس کے مطابق ہوں اور باقی کا چھپا جانا اور یہ سلوک احادیث کے ساتھ کرنا اور بعض مستند احادیث کو چھپا جانا۔

۳۔ قرآن اور حدیث کے احکام کی اپنی خواہش نفس کے مطابق تاویل کرنا

۴۔ ائمۂ علماء اور صوفیاء (اللہ ان کی نیکیوں کے سبب ان پر رحمت کرے) کے ان اقوال وافعال کی پیروی کرنا جو (بشری خطا کی بنا پر) قرآن وسنت میں ہوں اور ان کے ان فرمودات اور تعلیمات سے روگردانی کرنا جو عین شریعت کے مطابق ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر کوئی شخص "لا تقربو الصلوٰۃ" تو بیان کرے لیکن "وانتم سکاریٰ" کو چھوڑ جائے "فویل للمصلین" بیان کرے اور "الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون" چھوڑ جائے تو وہ قرآن کی آیات کو چھپانے کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

انہی وجوہات کی بنا پر قرآن متقین کے لیے تو ہدایت کا سرچشمہ لیکن بہت سوں کے لیے گمراہی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اللہ تمام مسلمانوں کو ایک اور نیک ہونے اور کفر کے خلاف ملت واحدہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآنی آیات میں علم چھپانے کی مذمت

آیت نمبر ۱، ۲:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿159﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿160﴾﴾

"جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کی باتیں چھپاتے ہیں۔ جبکہ ہم انہیں اپنی کتاب میں سب لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر چکے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ جن لوگوں نے (اس کام سے) توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور (جو بات چھپائی تھی اس کی) وضاحت کر دی تو میں ایسے ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں ہر ایک کی توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہوں۔" (البقرۃ۔159-60)

آیت نمبر ۳:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿146﴾﴾

”جن لوگوں کو ہم نے کتاب (تورات) دی ہے وہ اس (کعبہ) کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پھر بھی ان میں یقینا ایک گروہ ایسا ہے جو دیدہ دانستہ حق بات کو چھپا جاتا ہے۔(البقرہ:146)

آیت نمبر ۴:

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

”اور حق وباطل کی آمیزش مت کرو اور جان بوجھ کر سچی بات کو مت چھپاؤ۔“ (البقرہ:42)

آیت نمبر ۵:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿174﴾﴾

”جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے عوض تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا۔ اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔“ (البقرۃ174)

آیت نمبر ٦:

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿187﴾﴾

”اور جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے پختہ عہد لیا تھا جو کتاب دیے گئے کہ وہ لوگوں

کے سامنے کتاب کو وضاحت سے بیان کریں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں پھر انہوں نے کتاب کو پس پشت دال دیا اور اسے تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالا کتنی بری ہے وہ قیمت جو وہ وصول کرر ہے ہیں۔(آل عمران 187)

آیت نمبر ۷،۸:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿85﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿86﴾﴾

"کیا تم کتاب کے بعض احکام مانتے ہو اور بعض کا انکار کر دیتے ہو؟ بھلا جو لوگ ایسے کام کریں اسن کی سزا اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ دنیا میں ذلیل وخوار ہوں اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب کی طرف دھکیل دیئے جائیں؟ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو خریدا لہٰذا ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا او رنہ ہی انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔ (البقرۃ:86-85)

حدیث میں کتمانِ علم کی مذمت

حدیث نمبر ۱:

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "جس سے کسی ایسے علم کے بارے میں پوچھا جائے جس کو وہ اچھی طرح جانتا ہو اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام لگائے گا۔" (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی)

حدیث نمبر ۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "بلغوا عنی ولو آیة" "میری طرف سے آگے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔"

حدیث نمبر ۳:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خطبہ جمعۃ الوداع کے دوران فرمایا:

"اَلَا فَلْیُبَلِّغُ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ"

''سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔''

(تفہیم القرآن ج ۵ صفحہ ۹۸ بحوالہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ) (رواہ احمد)

(جزو ـ ۱۶)

جادو کرنا کرانا، نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانا، بری فال لینا اور دست شناسوں کے پاس جانا

آیات قرآنی

آیت نمبر ۱ اور ۲:

﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿26﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿27﴾﴾

''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جسے وہ (کوئی غیب کی بات بتانا) پسند کرے پھر وہ اس (وحی) کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتا ہے۔'' (سورۃ الجن:27-26)

آیت نمبر ۳:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾

''سلیمانؑ نے ایسا کفر کبھی نہیں کیا بلکہ کفر تو وہ شیاطین کرتے تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔(البقرۃ:102)

آیت نمبر ۴:

﴿فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿81﴾﴾

''جب وہ پھینک چکے تو موسیٰ نے کہا: جو کچھ تم لائے وہ جادو ہے اللہ ابھی اسے مٹا ڈالے گا اللہ فسادیوں کے کام کو سنوارا نہیں کرتا۔ (یونس:81)

آیت نمبر ۵:

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾

''اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے (پناہ) (الفلق:4)

آیت نمبر ۶

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾

''اور تمہیں جو مصیبت آتی ہے تمہارے اپنے کرتوتوں کے سبب آتی ہے۔ اور وہ بہت سے قصوروں سے درگزر بھی کر جاتا ہے۔'' (شوریٰ:30)

احادیث میں جادو، علم نجوم، کہانت اور بدفالی کی مذمت:

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سات مہلک امور سے اجتناب کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ وہ مہلک امور کون کون سے ہیں؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو کرنا۔
بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔ سود کھانا۔
یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔
پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (ھدایۃ المستفید ص ۸۸۳ بحوالۂ احمد رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث نمبر ۲:

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کردیا جائے۔ (ترمذی ص ۵۳۳)

حدیث نمبر ۳:

جناب قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پرندوں کو اڑانا، زمین پر خطوط کھینچنا اور کسی کو دیکھ کر فال بد لینا سب شیطانی کام ہیں۔ (ریاض الصالحین ص ۳۳۲ بحوالہ ابوداؤد ہدایۃ المستفید ص ۹۰۳ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۴:

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا تو گویا اس نے اتنا جادو سیکھ لیا اور جس قدر زیادہ سیکھتا جائے گا اتنا ہی اس کی وجہ سے گناہ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔'' (ریاض الصالحین ص ۳۲۳ بحوالہ ابو داؤد) (ہدایۃ المستفید ص ۹۰۷ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۵:

صفیہ بنت ابی عبید، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی بی بی کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی عراف (گم شدہ چیزوں کی اطلاع دینے والے) کے پاس جا کر کسی بات کے متعلق پوچھے اور اسے سچ سمجھے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ (ریاض الصالحین ص ۳۲۳ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۶:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس کوئی سوال پوچھنے گیا اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کی تو اس نے شریعت محمدی کا انکار کیا۔'' (ہدایۃ المستفید ص ۹۲۵ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۷:

''عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بری فال لینے کو دو مرتبہ شرک سے تعبیر فرمایا۔'' (ھدایۃ المستفید بحوالہ ترمذی و ابوداؤد)

حدیث نمبر ۸:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے ۱۔ دائمی شراب خور ۲۔ جادو کو سچا ماننے والا ۳۔ رشتہ کو ختم اور منقطع کرنے والا۔ (ھدایۃ المستفید ص ۹۹۷ بحوالہ احمد)

حدیث نمبر ۹:

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری امت جاہلیت کے چار کام ترک نہیں کرے گی اپنے خاندانی حسب نسب پر فخر کرنا اور دوسروں کے نسب میں عیب اور نقص نکالنا اور ستاروں سے بارش برسنے کا عقیدہ رکھنا اور نوحہ کرنا' پھر فرمایا ''نوحہ کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے بدن پر پگھلے ہوئے تانبے کا کرتہ اور خارش کی درع پہنائی جائے گی۔'' (ہدایۃ المستفید ص ۱۰۰۵ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز ایسی رات کو پڑھائی جس میں بارش ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج صبح میرے بہت سے بندے مومن ہوگئے اور بہت سے کافر پس جس نے یہ کہا کہ یہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں سے اس نے کفر کیا اور جس نے یہ کہا کہ یہ بارش فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے اس نے مجھ سے کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔ (ہدایۃ المستفید ص ۱۰۱۲ بحوالہ

بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۱۱:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جب کاہنوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہانت (کہانت جنوں سے علم غیب معلوم کرنے کو کہتے ہیں اور کاہن ایسا کرنے والے کو) کی کوئی حقیقت نہیں ہے اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ان کی بتائی ہوئی بات کبھی ٹھیک بھی نکل آتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ صحیح بات کوئی جن (کسی فرشتے سے) اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے جسے وہ کاہن سو جھوٹی باتوں میں گڈمڈ کر کے بیان کر دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۱۲:

''ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کتنے کی قیمت، طوائف کی کمائی اور کاہن کی اجرت کھانے سے منع کیا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۱۳:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بری فال لینے کی وجہ سے جو کوئی اپنی کسی ضرورت سے بار رہا، اس نے شرک کیا۔'' صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا ''پھر اس کا کفارہ کیا ہوگا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ کہنا چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

''اے اللہ تیری بھلائی کے سوائی کوئی بھلائی نہیں، تیرے بنائے ہوئے نصیب کے علاوہ کوئی نصیب نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۱۶۶ بحوالہ احمد)

(جزو۔ ۱۷)

جسم پر نقش ونگار کندہ کروانا، بال لگوانا، بھنوؤں کے بال اکھڑوانا، دانتوں میں خلا پیدا کرنا

جسم پر نقش ونگار کندہ کروانا، بال اکھڑوانا، دانتوں میں خلا پیدا کرنا اور بال لگوانا یہ تمام چیزیں خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ بال لگوانا دو طرح سے ہوتا ہے ایک یہ کہ وگ لگائی جائے اور دوسرا بالوں کی تنصیب (Hair Implantation)۔ جہاں تک وگ لگانے کا تعلق ہے تو ایک تو یہ کہ حقیقت کو چھپانے کا ایک عمل ہے اور دوسرا یہ دنیا کی نظر میں بھی ایک معیوب فعل سمجھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حسین وجمیل بننے سے منع نہیں کیا۔ خوش لباسی اور بناؤ سنگھار اچھی چیزیں ہیں لیکن حسن وجمال کی جستجو میں اتنے آگے چلے جانا کہ اصل حقیقت کو چھپانے لگیں یا خود کو تکلیف دینے لگیں یہ معیوب ہے اور گناہ کی بات ہے۔ اب آیئے دیکھیں کہ ان گناہوں کے طبی نقصانات کیا ہیں۔

اب بات رہی کہ کیا کسی صورت میں جسموں کو گودوانا جائز بھی قرار دیا جاسکتا ہے تو میری طالب علمانہ رائے کے مطابق ذہنی طور پر معذور افراد کے بازوؤں پر ان کا نام اور پتہ کندہ کرا دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ قیاس اس بنیاد پر ہے کہ حالت اضطرار میں حرام چیزیں بھی حلال ہوجاتی ہیں۔

حدیث نمبر ۱:

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسم گودنے والی، اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور ان پر جو اپنی بھنوؤں کے بال نوچتی (اکھیڑتی) ہیں اور دانتوں میں جھریاں (کشادگی) ڈالتی ہیں، حسین بننے کے لیے، اور اللہ کی تخلیق کو بدلنے کے لیے اس پر ایک عورت نے عبداللہ بن مسعودؓ پر اعتراض کیا جو آپؓ نے فرمایا ''میں اس پر لعنت کیوں نہ

کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں ہے۔(بخاری و مسلم)

﴿وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾(الحشر)

''اور جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز آؤ۔''(معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۶۸۱ ،صحاح ستہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۲:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال ملانے والی، اور ملوانے والی، گودنے والی (یعنی نقش کندہ کرنے والی) اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۶۸۲ جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۰۶)

حدیث نمبر ۳:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور بھنوؤں کو نوچنے والی اور اس کی خواہش رکھنے والی اور گودنے اور گودوانے والی پر لعنت کی ہے۔(معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ ابوداؤد)

مولانا محمد منظور الوجیدی کا قول:

آپ فرماتے ہیں ''البتہ اگر عورتوں کی داڑھی یا مونچھیں اگ آئیں تو انہیں چاہیے کہ مونچھے وغیرہ سے اکھاڑ دیں۔اس کی اجازت ہے بعض جاہل عورتیں داڑھی اکھاڑنے کو برا سمجھتی ہیں یہ جہالت ہے۔''(اسلامی عقائد و اعمال ص ۵۹۲)

(جزو۔۱۸): سیاہ خضاب لگانا اور سر اور داڑھی کے سفید بال نوچنا

آیت قرآنی:

''یہ تو اللہ کے سوا بس عورتوں کو پکارتے ہیں اور شیطان سرکش ہی کو بلاتے ہیں جس پر اللہ کی

پھٹکار ہے اور جس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنا مقررہ حصہ ضرور لے کر رہوں گا اور ان کو ورغلاؤں گا، خواہشاتِ نفسانی میں مبتلا کروں گا، ان کو جانوروں کے کان چیرنا سکھاؤں گا اور اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بگاڑنے کی ہدایت کروں گا۔ جو اللہ کو چھوڑ کر اپنا دوست بنائے گا۔ وہ صریح نقصان اٹھائے گا وہ ان سے وعدے ہی کرسکتا اور امیدیں ہی دلاسکتا ہے مگر اس کے وعدے نرا دھوکہ ہی دھوکہ ہیں۔ (نساء پارہ ۵ آیت ۱۱)

احادیث نبوی میں سیاہ خضاب اور سفید بال نوچنے کی ممانعت

حدیث نمبر ۱:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کیا کریں گے، ان کو جنت کی خوشبو تک میسر نہ ہوگی۔ (ریاض الصالحین بحوالۂ ابوداؤد، نسائی)

حدیث نمبر ۲:

جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد کو فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا؛ ان کا سر اور داڑھی بالکل سفید تھے۔ ان کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس سفیدی کو کسی چیز سے تبدیل کر دو مگر سیاہی سے احتراز کرنا۔'' (ریاض الصالحین بحوالۂ مسلم)

حدیث نمبر ۳:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سفید بال نہ اکھاڑو کیونکہ وہ قیامت کے دن مسلمان کا نور ثابت ہوں گے۔'' (ریاض الصالحین ص ۳۲۵ بحوالۂ ترمذی ابوداؤد، نسائی)

(جزو۔۱۹)

حیض کے دوران مجامعت کرنا اور پیچھے سے جماع کرنا (یعنی دُبر میں جماع کرنا)

حدیث نمبر۱:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے یا اس کی ''دُبر'' میں اپنی نفسانی خواہش کا مرتکب ہو تو یوں سمجھئے کہ یہ شخص اس دین سے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتارا گیا ہے بے زار ہے۔'' (ہدایہ المستفید ص ۹۲۴ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر۲:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ اس شخص کو رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا جو کسی عورت یا مرد کی دبر میں (یعنی پیچھے سے) جماع کرے۔'' (ترمذی ص ۱۴۱)

آیت قرآنی:

﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿222﴾﴾

''اور یہ لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہیے کہ وہ ایک گندگی ہے لہٰذا حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہولیں ان کے قریب نہ جاؤ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاسکتے ہو جدھر سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (البقرۃ:222)

(جزو۔۲۰) :عورت کا بلا محرم طویل سفر کرنا

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ ایک دن رات کی مسافت کے بقدر تنہا بغیر کسی محرم کے سفر کرے۔(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’عورت ایک دن اور ایک رات کی مسافت کے بقدر تنہا بغیر کسی محرم کے سفر نہ کرے۔(ترمذی ج ۲ ص ۴۱۸)

حدیث نمبر ۳:

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ کسی ایسے سفر میں جائے جو تین دن سے زیادہ کا ہو۔الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا باپ، بھائی، شوہر، بیٹا یا کوئی اور محرم ہو۔(ترمذی ج ۲ ص ۴۱۸)

حدیث نمبر ۴:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’کسی اجنبی عورت کے ساتھ کوئی مرد اس کے محرم کی عدم موجودگی میں تخلیہ میں نہ بیٹھے اور نہ کوئی عورت محرم کے بغیر تنہا سفر کرے اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میری بیوی حج پر جانا چاہتی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا جا چکا ہے (ایسی صورت میں میرے لیے کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’تم اپنی بیوی کے ہمراہ حج پر جاؤ۔‘‘(بخاری و مسلم)

(جزو۔۲۱): نوحہ (بین) اور ماتم کرنا

آیات کریمہ:

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿155﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿156﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿157﴾﴾

''اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے کہ جب انہیں کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ (البقرۃ:155 تا157)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ا:

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہم میں سے نہیں جو اپنے گالوں پر تھپڑ مارے اور اپنے کپڑے پھاڑے اور جاہلیت کی پکار کرے۔ (بخاری کتاب الجنائز) (ترمذی ج ا ص ۷۵ ۳ بالفاظ)

حدیث نمبر ۲:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ابوسیف القین کے پاس آئے جو (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے) حضرت ابراہیم کی رضاعی ماں کے خاوند تھے۔ (ہم نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑا اسے بوسہ دیا اور سونگھا پھر اس کے بعد ہم اس کے پاس گئے تو ابراہیم کی جان نکل رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا ''یا رسول اللہ آپ بھی؟'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے'' پھر مزید آنسو نکل پڑے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم صرف وہ کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم میں تیرے فراق میں غمگین ضرور ہوں۔'' (بخاری کتاب الجنائز)

حدیث نمبر ۳:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں کیا جائے۔'' (ترمذی ج ا ص ۳۵۴)

حدیث نمبر ۴:

علی بن ربیعہ اسد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص قرظہ بن کعب (رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہو گیا تو لوگ اس پر نوحہ کرنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے پھر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمانے لگے کہ نوحہ کا اسلام میں کیا کام ہے، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ جس پر نوحہ کیا جائے اس پر اس وقت تک عذاب ہوتا رہتا ہے جب تک لوگ اس پر نوحہ کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی ج ۱: ص ۳۵۸)

حدیث نمبر ۵:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''میت پر اس کے اہل خانہ اور اعزاء واقربا کے آہ وبکا کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔'' (ترمذی ج ا ص ۳۵۸)

حدیث نمبر ۶:

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''میت پر اس پہ نوحہ کیا جانے کی وجہ سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔'' (بخاری کتاب الجنائز)

حدیث نمبر ۷:

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''میری

امت جاہلیت کے چار کام ترک نہیں کرے گی اپنے حسب نسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عیب اور نقص نکالنا، ستاروں سے بارش ہونے کا عقیدہ رکھنا اور نوحہ کرنا۔ پھر فرمایا نوحہ کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے بدن پر پگھلے ہوئے تانبے کا کرتہ اور خارش کی درع پہنائی جائے گی۔" (ہدایۃ المستفید ص ۱۰۰۵ بحوالہ مسلم)

(جزو۔ ۲۲)

پختہ قبریں بنانا، عورتوں کا قبرستان جانا، بزرگوں کے نام پر کھانا تقسیم کرنا، قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، وہاں مسجد بنانا، چراغ جلانا اور دیگر بدعتیں کرنا

حدیث نمبر ا:

ابوالھیاج اسدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجو جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا؟ (پہلا یہ کہ) جو تصویر نظر آئے اسے مٹادو (دوسرا یہ کہ) ہر وہ قبر جو بلند ہو اسے برابر کردو۔" (مسلم)

ف:

احناف نے برابر کرنے سے مراد باقی کم بلند قبروں کے برابر کر دینے کی لی ہے جبکہ امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ زمین کے برابر کردو۔ (ہدایۃ المستفید ص ۱۵۴۲) (واللہ اعلم)

حدیث نمبر ۲:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں پر چونے کی سفیدی کرنے، ان پر لکھنے، ان پر عمارت تعمیر کرنے اور ان پر چلنے سے منع کیا ہے۔ (ترمذی ابواب الجنائز)

حدیث نمبر ۳:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے

والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔(ترمذی ابواب الجنائز)

حدیث نمبر ۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ اس پر لعنت کرے جو اپنے باپ پر لعنت کرے۔

اللہ اس پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے۔

اللہ اس پر لعنت کرے جو بدعتی کو پناہ دے۔

اور اللہ اس پر لعنت کرے تو زمین کے نشانات مٹا دے۔(مسلم)

حدیث نمبر ۵:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ملک حبشہ میں نصاریٰ کا ایک گرجا گھر دیکھا جس میں تصاویر بھی تھیں۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے یہ چشم دید منظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''ان میں اگر کوئی صالح اور دین دار شخص فوت ہوجاتا تو یہ لوگ اس کی قبر کے پاس مسجد بنالیتے اور پھر اس مسجد میں فوت شدہ شخص کی تصویر بنا کر لٹکا دیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس قسم کے افراد اللہ کے ہاں بدترین لوگ شمار ہوتے ہیں۔ان لوگوں میں بیک وقت دو فتنے جمع ہوگئے،ایک قبروں کا اور دوسرا تصویر کا۔(متفق علیہ از ہدایۃ المستفید صفحہ ۷۳۹)

حدیث نمبر ٦:

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات سے پانچ روز قبل یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم میں سے کسی کو اپنا خلیل نہیں بنا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو حضرت (ابوبکر رضی اللہ عنہ) ہی کو بناتا غور سے سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا کرتے تھے۔خبردار تم لوگ قبور کو سجدہ گاہ مت بنانا اور میں تمہیں اس کام سے سختی سے منع کرتا ہوں۔(ہدایۃ المستفید ص ۷۴۸ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۷:

سلیمان بن بریدہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم لوگ قبروں کی زیارت کرلیا کرو کیونکہ وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

حدیث نمبر ۸:

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کل روئے زمین سجدہ گاہ ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔'' (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۱۷۵ بحوالہ احمد)

حدیث نمبر ۹:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔'' (ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۱۰:

ابو مرثد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قبروں پر مت بیٹھو، نہ ان کی طرف رخ کرکے نماز پڑھو۔'' (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۱۷۵ بحوالۂ مسلم)

حدیث نمبر ۱۱:

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کے لیے جاتی ہیں اور جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا کر انہیں تھامے ہوتی ہیں اور جو ان پر چراغ جلاتی ہیں۔ (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۱۷۴ بحوالۂ احمد)

حدیث نمبر ۱۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص چنگاری پر بیٹھ جائے جس سے اس کے کپڑے جل کر بدن تک ان کی جلن پہنچے، اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کی قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

(جزو۔ ۲۳)

سلام کا جواب نہ دینا، ان شاء اللہ نہ کہنا اور ماشاء اللہ کہنے کی فضیلت

آیاتِ قرآنی

آیت نمبر ۱:

﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ﴿86﴾﴾

''جب کوئی شخص تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر اس کے سلام کا جواب دو۔ (یا کم از کم) وہی کلمہ کہہ دو یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔ (النساء:86)

آیت نمبر ۲، ۳:

﴿وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿23﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾﴾

''اور کسی چیز کے متعلق یہ کبھی نہ کہیے کہ میں کل یہ (ضرور) کروں گا، الا یہ کہ اللہ چاہے اور جب آپ بھول کر ایسی بات کہہ دیں تو فوراً اپنے رب کو یاد کیجیے اور کہیے کہ امید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں صحیح طرزِ عمل کی طرف میری رہنمائی فرمادے گا۔'' (الکھف:24-23)

آیت نمبر ۴:

مسلمانو! غیر کے گھر میں اہل خانہ کی اجازت اور ان کو سلام کیے بغیر داخل نہ ہو۔'' (النور آیہ ۲۷)

آیت نمبر ۵:

﴿وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ﴾

''اور جب تم باغ میں داخل ہوئے تو تم نے کیوں نہ کہا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ (یعنی) جیسا اللہ نے چاہا اور اس کے بغیر کسی کو طاقت نہیں کہ کچھ کر سکے۔ (کہف:39)

آیت نمبر ۶:

جب تم اپنے گھروں میں داخل ہونے لگو تو (بھی) سلام کر کے داخل ہو خدا کی طرف سے مقرر کردہ دعا کے طور پر یہ عمل بابرکت بھی ہے اور عمدہ بات بھی۔'' (النور آیۃ ۶۱)

احادیث نبویہ

حدیث نمبر ۱:

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہہ سکتے ہو کہ اللہ چاہے اور پھر فلاں چاہے۔ (ابوداؤد)

حدیث نمبر ۲:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی دعا مانگے تو پورے یقین اور اعتماد سے مانگے یوں نہ کہے کہ اے اللہ آپ چاہیں تو یہ عنایت فرمادیں کیونکہ اللہ پر کسی کا کوئی جبر و زبردستی نہیں۔ (متفق علیہ از ریاض الصالحین)

حدیث نمبر ۳:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کا بہترین عمل کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' بھوکوں کو کھانا کھلانا اور واقف ناواقف ہر ایک کو سلام کرنا۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۴:

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جب تک مومن نہ ہو گے جنت میں داخل نہ ہو گے اور مومن اس وقت تک نہ ہو گے جب تک باہم محبت نہ کرو! کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتادوں کہ اسے کرنے لگو تو باہم محبت پیدا ہو جائے تو سنو باہم سلام کو رواج

دو۔(مسلم)

حدیث نمبر ۵:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اسلام علیکم آپ نے جواب مرحمت فرمایا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی گئیں پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی گئیں اتنے میں ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔(ریاض الصالحین بحوالہ ترمذی، ابوداؤد)

حدیث نمبر ٦:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سوار پیدل کو، پیدل بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ مجمع کو سلام کیا کریں اور چھوٹے بڑوں کو سلام کیا کریں۔(ریاض الصالحین بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۷:

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں میں اللہ کے نزدیک تر سلام میں پہل کرنے والا ہے۔'' (ریاض الصالحین بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۸:

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب یہ پوچھا گیا کہ دو آدمی جب باہم ملیں تو کون سلام میں پہل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہونا چاہیے۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۹:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میرے بیٹے!

جب تم اپنے اہل خانہ کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو تمہارے اور تمہارے اہل خانہ دونوں کے لیے باعث برکت ہے۔ (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۰:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۱۱:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی اگر کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے اور جب مجلس سے جانے لگے تو بھی سلام کرے۔'' (ریاض الصالحین ص ۱۷۴ بحوالہ ابوداؤد، ترمذی)

حدیث نمبر ۱۲:

ابوخطاب قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں مصافحہ کا رواج تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ (ریاض الصالحین بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۱۳:

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک قصہ بیان کرنے کے دوران کہا کہ ہم رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

حدیث نمبر ۱۴:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اچھی چیز کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ'' جو اللہ چاہے۔ اللہ کے بغیر کوئی طاقت نہیں۔'' اس دعا کی برکت سے اس چیز کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔'' (ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ) ماخذ: مسنون دعائیں مرتب کردہ سید شبیر احمد و ڈاکٹر محمد علی زرقا

(جزو۔ ۲۴) غیر سے نسب جوڑنا، کسی مسلمان کو کافر کہنا

آیت قرآنی:

﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَيۡنِ فِىۡ جَوۡفِهٖ‌ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزۡوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِكُمۡ‌ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدۡعِيَآءَكُمۡ اَبۡنَآءَكُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ قَوۡلُـكُمۡ بِاَفۡوَاهِكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوۡلُ الۡحَـقَّ وَهُوَ يَهۡدِى السَّبِيۡلَ ﴿4﴾ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَمَوَالِيۡكُمۡ‌ ؕ وَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَلٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿5﴾﴾

''اور اللہ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے حقیقی بیٹے نہیں بنایا ہے۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں ہیں مگر اللہ حق بات کہتا ہے اور وہی صحیح راہ دکھلاتا ہے منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی انصاف کی بات ہے اور اگر تمہیں ان کے باپوں (کے نام) کا علم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ ہاں اگر کوئی بات بھول کی بنا پر کہہ دو تو اس میں تم پر مؤاخذہ نہیں، مگر جو بات دل کے ارادے سے کہو اس پر (مواخذہ ہوگا) اللہ تعالیٰ یقینا معاف کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔'' (سورۃ الاحزاب:5-4)

حدیث نمبر ۱:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جان بوجھ کر اگر کوئی شخص غیر باپ کو باپ بتائے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے آباء کی نسبت سے انکار نہ کرو، جو اپنے باپ کے رشتے سے انکار کرے وہ کفر کا مرتکب ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۳:

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے دانستہ غیر باپ کو باپ بنایا اس نے کفر کیا۔ جس نے ایسی چیز کو اپنی بتایا جو در حقیقت اس کی نہیں وہ ہم میں سے نہیں اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، اور جس نے کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارا، یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ در حقیقت نہ کافر ہے نہ اللہ کا دشمن، تو یہ کفر اور اللہ کی عداوت اس کہنے والے پر چسپاں ہو جائے گی۔ (ریاض الصالحین بحوالۂ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف خود کو نسبت دینے کا دعویٰ کیا وہ جنت کی بو نہیں سونگھے گا اگرچہ اس کی بو ستر سال کی دوری سے یا ستر سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۵:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کیا، کسی اور سبب کا دعویٰ کیا اس پر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی پے در پے لعنت ہوگی۔'' (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۶:

ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھ کر اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا اور جو شخص خود کو دوسری قوم کا بتلائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔'' (تیسر القرآن بحوالۂ بخاری)

حدیث نمبر ۷:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنیٰ بنا لیا تو ہم لوگ انہیں زید بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر پکارتے تھے جب یہ آیت (یعنی سورۃ الاحزاب کی چوتھی آیت) نازل ہوئی تو پھر زید بن حارثہ کہنا شروع کر دیا۔ (بخاری)

(جزو۔۲۵) نمازی کے سامنے سے گزرنا

حدیث:

ابو جہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا تو وہ چالیس (دن، ماہ، سال؟) تک وہاں کھڑے رہنے کو سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔ راوی کہتے ہیں میں بھول گیا چالیس دن فرمایا تھا یا چالیس ماہ یا چالیس سال (متفق علیہ)

(جزو۔۲۶)

امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اٹھانا، رکوع و سجود ٹھیک طرح نہ کرنا، نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا اور آسمان کی طرف اور اِدھر اُدھر دیکھنا

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی بھی اس بات سے خائف ہے کہ جب وہ (رکوع، سجدہ سے) امام سے قبل سر اٹھائے اور اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا فرمایا اس کی صورت گدھے کی سی ہو جائے۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کولہے پر ہاتھ رکھنے کو نماز کی حالت سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں کو

کیا ہو گیا ہے وہ نماز میں آسمان کی طرف کیوں نظر اٹھاتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کی تاکید بہت سخت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ لوگوں کو اس سے باز آ جانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ان کی بینائی چھین لی جائے۔'' (بخاری)

حدیث نمبر ۴:

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ یہ شیطان کا جھپٹا ہے جو وہ بندے کی نماز سے جھپٹ سکتا ہے۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۵:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نماز میں ادھر اُدھر متوجہ ہونے سے بچو اس لیے کہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا ایک طرح کی ہلاکت ہے۔ شدید ضرورت میں اس کی گنجائش نفل میں تو ہو سکتی ہے فرض میں بالکل نہیں۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۶:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز سے بھی چوری کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔ (فضائل اعمال ص ۳۵۴ بحوالہ دارمی، احمد، طبرانی)

(جزو۔۲۷) کسی اسلحہ سے مسلمان کی طرف اشارہ کرنا

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی اسلحہ سے اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے ہو سکتا ہے شیطانی مداخلت سے وہ ہتھیار ہاتھ سے نکل جائے۔ (اور اس سے مسلمان قتل یا زخمی ہو جائے جس کی وجہ سے وہ) جہنم

کے گڑھے میں جا گرے۔(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیام میں سے نکال کر ننگی تلوار کسی کو دینے کی ممانعت فرمائی ہے۔(ریاض الصالحین ۸۷ ۳ بحوالہ ترمذی ابوداؤد)

(جزو۔ ۲۸)

دانستہ جھوٹی قسم کھانا، قسم کھا کر توڑنا، ناجائز بات کی قسم کھانا اور غیر اللہ کی قسم کھانا، قسم کھا کر مال بیچنا

آیات قرآنی

آیت نمبر ۱:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿89﴾﴾

"اللہ تمہاری مہمل قسموں پر تو مواخذہ نہیں کرے گا لیکن جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو، ان پر ضرور مواخذہ کرے گا۔(اگر تم ایسی قسم توڑ دو تو) اس کا کفارہ دس مسکینوں کا اوسط درجے کا کھانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا ان کی پوشاک ہے یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے اور جسے یہ میسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم اٹھا کر توڑ دو اور (بہتر یہی ہے کہ) اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم

اس کا شکر ادا کرو۔'' (المائدۃ:89)

آیت نمبر ۲:

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿224﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿225﴾﴾

''اور اپنی قسموں کے لیے اللہ کے نام کو ایسی ڈھال نہ بناؤ کہ تم نیکی کرنے برائی سے بچنے اور لوگوں کے درمیان اور اصلاح کے کاموں سے رک جاؤ اور اللہ سب سنتا اور جانتا ہے۔ اللہ تمہاری لغو (بلا ارادہ یا عادتاً) قسموں پر گرفت نہیں کرے گا لیکن جو تم سچے دل سے قسم کھاتے ہو اس پر ضرور گرفت کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بردبار ہے۔'' (البقرۃ 225-224)

آیت نمبر ۳:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿77﴾﴾

''لیکن جو اللہ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں قیامت کے دن اللہ ایسے لوگوں سے کلام نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور انہیں المناک عذاب ہوگا۔ (آل عمران:77)

آیت نمبر ۴:

﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾

'اللہ نے تمہارے لیے (ناجائز) قسموں کو کھول دینا واجب قرار دیا ہے اللہ تمہارا مولا

ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔'' (التحریم:2)

ف: یعنی قسم کا کفارہ ادا کر کے اس قسم اور عہد کو توڑ دیں:

آیت نمبر ۵:

﴿وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿91﴾﴾

''اور جب تم نے اللہ سے کوئی عہد کیا ہو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اپنے (قول وقرار پر) اللہ کو ضامن بنا چکے ہو بلاشبہ جو تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (النحل:91)

آیت نمبر ٦:

﴿وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ﴾

''اور تم اپنی قسموں کو باہمی معاملات میں دھوکا دینے کا ذریعہ مت بناؤ۔ (النحل: ۹۴)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ا:

عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ''ایک شخص نے بازار میں اپنا مال رکھا اور ایک مسلمان کو پھانسنے کے لیے جھوٹی قسم کھا کر کہنے لگا کہ مجھے اس مال کی اتنی قیمت ملتی تھی۔ تب اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الٰی آخر الآیۃ

(''لیکن جو اللہ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالیں...... آیت کے آخر تک) (سورۃ آل عمران کی ۷۷ ویں آیت) (رواہ بخاری فی کتاب التفسیر)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر کسی نے قسم کھائی ہو تو

اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔" (تیسیر القرآن بحوالہ بخاری کتاب الایمان والنذور)

حدیث نمبر ۳:

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائی سو اس نے شرک کیا۔ (تیسیر القرآن بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۴:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "نہ اپنے باپوں کی قسم کھاؤ، نہ ماؤں کی اور نہ شریکوں کی اور اللہ کی قسم بھی اس وقت کھاؤ جب تم سچے ہو۔" (تیسیر القرآن بحوالہ ابوداؤد۔ نسائی)

حدیث نمبر ۵:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "کبیرہ گناہ یہ ہیں: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ستانا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا (بخاری کتاب الایمان والنذور)

حدیث نمبر ۶:

عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "اگر تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھالو، پھر کسی اور کام میں بہتری سمجھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور وہ کام کرو جو بہتر ہے۔" (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۷:

بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں۔" (ریاض الصالحین بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۸:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے سنا تو اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو غیر

اللہ کی قسم کھائے اس نے کفر کیا یا فرمایا اس نے شرک کیا''(ریاض الصالحین بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۹:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے مسلمان کا مال ناحق ہتھیانے کے قسم کھائی، اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ہوگی کہ وہ اس پر سخت غصہ ہوں گے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تصدیق کے لیے قرآن کی آیت

﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يَشۡتَرُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَاَيۡمَانِهِمۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا اُولٰٓـئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنۡظُرُ اِلَيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيۡهِمۡ ۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿77﴾﴾

تلاوت فرمائی۔(آل عمران:77)

حدیث نمبر ۱۰:

ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا، اللہ نے اس پر دوزخ واجب کر دی اور جنت سے اسے محروم کر دیا اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ اگر معمولی سی چیز ہو تب بھی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہاں! اگر پیلو کے درخت کی معمولی سی چھڑی ہی کیوں نہ ہو۔''(مسلم)

حدیث نمبر ۱۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی بات پر قسم کھائی، پھر خلافِ قسم بات میں کوئی خیر و خوبی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دے دو اور وہ بہتر کام کر لو۔''(مسلم)

حدیث نمبر ۱۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خرید و فروخت کے وقت قسم نفع کو تو بڑھا دیتی ہے مگر کمائی سے برکت کو ختم کر دیتی ہے۔(متفق علیہ)

حدیث نمبر ۱۳:

جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''سوداگری میں بہت قسمیں کھانے سے اجتناب کیا کروں کیونکہ یہ تجارت کوتو فروغ دیتی ہے مگر پھر برکت جاتی رہتی ہے۔'' (مسلم)

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت قتیلہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آکر کہا کہ تم لوگ ایک طرف سے شرک کرتے ہو کہ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہیں نیز کہتے ہو کعبے کی قسم، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ جب وہ قسم کھانا چاہیں تو (کعبہ کی قسم نہ کہیں بلکہ) رب کعبہ کی قسم کہیں اور یہ کہیں کہ جو اللہ چاہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہیں۔ (ہدایۃ المستفید ص ۱۳۰۹ بحوالہ نسائی)

حدیث نمبر ۱۵:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کسی کام پر قسم کہے اور ساتھ انشاء اللہ بھی کہے، تو اس پر (قسم کی) ذمہ داری نہیں (یعنی قسم توڑنے کا کفار نہیں)۔ (ترمذی ص ۵۵۶ ج ۱ ابواب النذور والایمان)

(جزو۔ ۲۹)

زمانے کو برا کہنا، اپنے آپ کو خبیث کہنا، یا گالی دینا، بخار، آندھی اور مرغی کو برا کہنا، شاعری میں (یا ویسے) آسمان کو برا کہنا

آیت کریمہ:

﴿وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿24﴾﴾

’’اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ یہیں مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں صرف گمان سے کام لیتے ہیں۔‘‘ (الجاثیہ:24)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم زمانہ کو گالی دے کر مجھے تکلیف دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ دن اور رات تبدیل میں ہی کرتا ہوں۔‘‘ (ہدایۃ المستفید ص ۱۳۲۵ بحوالہ بخاری)

ف:

ہمارے شعراء حضرت اپنی شاعری میں ’’آسمان‘‘ کو برا کہتے ہیں اور خصوصاً قدیم یعنی کلاسیکل شعراء نے ایسا جگہ جگہ کیا ہے وہ اپنی مصیبتوں اور تکلیفوں کا ذمہ دار آسمان کو ٹھہراتے ہیں حالانکہ قرآن میں صراحت کے ساتھ فرمادیا گیا ہے:

﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾

’’جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اللہ کے اذن سے ہی آتی ہے۔‘‘ (التغابن: 11)

﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَّبْرَأَهَا﴾

کوئی بھی مصیبت جو زمین میں آتی ہے یا خود تمہارے نفوس کو پہنچتی ہے وہ ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہی کتاب میں ہے (الحدید:22)

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ﴾

’’اور تمہیں جو مصیبت آتی ہے تمہارے اپنے کرتوں کے سبب سے آتی ہے اور وہ بہت سے قصوروں سے درگزر بھی کرجاتا ہے۔ (شوریٰ:30)

اب بتائیے کہ ان آیات اور اس حدیث کی رو سے وہ آسمان کا سہارا لے کر اللہ تعالیٰ کو

تکلیف نہیں دیتے تو اور کیا کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔

حدیث نمبر ۲:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا، بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس بگڑ گیا۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُم سائبؓ یا ام المسیبؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا اے سائب کی ماں یا اے مسیب کی ماں تم کپکپا کیوں رہی ہو؟ تمہیں کیا ہوا؟ وہ کہنے لگیں مجھے بخار چڑھ گیا ہے اللہ اسے برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخار کو نہ کوسو یہ تو بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح زائل کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہوا اللہ کی عنایت و مہربانی ہے جو کبھی بصورت رحمت آتی ہے کبھی بصورت زحمت! جب وہ چلے تو اسے برا بھلا مت کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر و بھلائی طلب کرو اور اس کے شر سے پناہ چاہو۔ (ریاض الصالحین بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۵:

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ یہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔'' (ریاض الصالحین بحوالہ ابوداؤد)

(جزو۔۳۰) کسی کو مخنث کہنا

کسی کو مخنث کہنا یا اس کا کوئی مترادف لفظ کہنا بہت سخت گناہ کی بات ہے۔ حدیث میں اس کی سخت مذمت آتی ہے۔

حدیث نمبر ا:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی تو اسے بیس کوڑے مارو، جب کہے اے مخنث تو اس کو بیس کوڑے مارو اور جو کسی ناتے والی عورت سے صحبت کرے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کردو۔'' (ترمذی ابواب الحدود)

(جزو۔۳۱) غیر کے سامنے عورت کی جسمانی خوبیاں بیان کرنا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے جسمانی اعضاء کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا نقشہ نہ کھینچے کہ گویا وہ عورت کو بنظر خود دیکھ رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ف:

وہ شعراء ہدایت پکڑیں جو چہرے اور بدن کو اپنا موضوع سخن بناتے ہیں۔

(جزو۔۳۲) چپ کا روزہ رکھنا

چپ کا روزہ رکھ لینا شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درست نہیں ہے۔ انسان کو نہ اتنا بولنا چاہیے کہ بے فائدہ بولتا چلا جائے اور نہ اتنا خاموش کہ ضرورت پڑنے پر بھی نہ بولے اور کسی کی بات کا جواب بھی نہ دے۔ رہا حضرت مریم علیھا السلام کا چپ کا روزہ تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امر تھا اور یہ حکم حضرت مریم سلام اللہ علیھا کے لیے خاص ہے۔

احادیث نبوی

حدیث نمبر ا:

امیر المومنین حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد اپنے حافظے

میں محفوظ کر رکھا ہے کہ بلوغ کے بعد یتیمی باقی نہیں رہتی اور نہ صبح سے لے کر رات تک کی خاموشی کی کوئی حقیقت ہے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۲:

جناب قیس بن ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ احمس گھرانے کی ایک عورت زینب کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا گم صم، چپ کا روزہ رکھے بیٹھی ہے۔ آپؓ نے دریافت کیا اسے کیا ہو گیا ہے یہ اس طرح چپ کیوں بیٹھی ہے بولتی کیوں نہیں؟ لوگوں نے کہا اس نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی بندی بات چیت کر، یہ خاموشی حلال نہیں ہے، یہ تو جاہلیت کی رسم ہے۔ چنانچہ اس نے خاموشی ترک کر کے بات چیت شروع کر دی۔ (بخاری)

(جزو۔ ۳۳) ہدیہ دے کر واپس لینا

حدیث نمبر ۱:

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''ہدیہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا اس کتنے کی طرح ہے جو اپنی ہی قے کھا جاتا ہے۔'' (متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا)

حدیث نمبر ۲:

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فی سبیل اللہ ایک شخص کو ایک گھوڑا دیا مگر اس نے دیکھ بھال میں کوتاہی کر کے گھوڑے کا ناس مار دیا، تو میں نے چاہا کہ اس سے وہ گھوڑا خرید لوں اور خیال یہ تھا کہ شاید وہ سستا دے دے۔ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اب اسے نہ خریدو اور اپنی خیرات کی ہوئی چیز اگر تمہیں ایک درہم میں بھی ملتی ہو تو اسے نہ لو کیونکہ اپنی خیرات کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹ لے۔ (متفق علیہ)

(جزو۔۳۴) جانوروں کے گلے میں گھنٹی باندھنا

حدیث نمبر ا:

جناب ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (رحمت کے) فرشتے ان مسافروں کے رفیق سفر نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتے ہوں یا گھنٹی۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۳۹ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲:

جناب ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''گھنٹی شیطان کے باجوں میں سے ایک باجا ہے۔'' (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۳۹ بحوالہ ابوداؤد)

(جزو۔۳۵) پیشاب اور رفع حاجت میں بے احتیاطی

حدیث نمبر ا:

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُکے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لعنت کا باعث بننے والی بات سے اجتناب کرو۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا وہ کونسی باتیں ہیں (جو لعنت کا باعث بنتی ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''راستوں اور سایہ دار مقامات میں رفع حاجت کرنا۔ (ریاض الصالحین بحوالۂ مسلم)

(جزو۔۳۶) کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں آنا

حدیث نمبر ا:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو لہسن کھائے اسے

چاہیے ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲:

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے ایک جمعہ کو خطبہ پڑھا اور دوران خطبہ ارشاد فرمایا ''لوگو! تم ان دو پودوں کو کھاتے ہو جو میری نظر میں بہت خبیث اور برے ہیں (یعنی پیاز اور لہسن) میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کے منہ سے ان چیزوں کی بو آتی تھی تو اسے مسجد سے نکال دینے کا حکم صادر فرماتے اور اسے بقیع تک چھوڑ آنے کے لیے فرماتے۔ اگر کوئی انہیں کھانا چاہے تو اسے چاہیے کہ ان کو پکا کر ان کی بو زائل کر دے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)

(جزو۔ ۳۷)

مسجد میں تھوکنا، گمشدہ چیز کا اعلان کرنا، شور کرنا اور تجارت یا سودا کرنا

حدیث نمبر ۱:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

ف:

مسجد میں تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو اپنے ذاتی رومال میں تھوک کر اسے جیب میں ڈال لینا چاہیے۔ واللہ اعلم

حدیث نمبر ۲:

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر قبلے کی جانب تھوک یا رینٹ یا بلغم لگا دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مسجدیں پیشاب یا کسی گندگی وغیرہ کے لائق نہیں ہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت کے لیے بنائی گئی ہیں (یا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) (ریاض الصالحین ص ۳۴۰ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر مسجد میں تم کسی کو گمشدہ چیز کے متعلق اعلان کرتے سنو، تو اس کو جواب دو، اللہ اسے تمہارے پاس نہ لوٹائے، اس لیے کہ مسجدیں ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی۔“ (ریاض الصالحین ص ۳۴۱ بحوالہ مسلم)

ف:

گمشدہ بچے کے متعلق اعلان کرنا اس سے مستثنیٰ ہے اور یہ حکم صرف گمشدہ چیز یا گمشدہ جانور سے متعلق ہے۔

حدیث نمبر ۵:

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں (گم شدہ اونٹ کا پتہ معلوم کرنے کے لیے اعلان کیا کہ) سرخ اونٹ کو (پکڑنے کے لیے) کسی نے آواز دی تھی؟ (اس کا اعلان سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”وہ تجھ کو نہ ملے مسجدیں اسی کام کے لیے ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۶:

سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز مسجد میں بیٹھا تھا کہ کسی نے مجھے کنکر ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جاؤ ان دو آدمیوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، میں نے ان کو بلایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے ہو؟ وہ کہنے لگے طائف کے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں سرزنش کرتا کیونکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں اونچی آواز سے بول رہے ہو۔ (ریاض الصالحین ص ۳۴۲ بحوالہ

بخاری)

حدیث نمبر ۷:

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کو مسجد میں سودا خرید تے یا بیچتے دیکھو تو اسے کہو اللہ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب تم کسی کو گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیری چیز تجھے نہ لوٹائے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۸:

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے، جب امانت کو لوٹ کا مال سمجھا جائے، جب زکوٰۃ کو تاوان جانا جائے، جب علم دین دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا جائے، جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، دوست کو قریب رکھے اور باپ کو دور، جب مسجدوں میں شور وغل ہونے لگے، جب قبیلے کا سرداران کا بدترین آدمی ہو، جب قوم کا سربراہ ذلیل شخص ہو، جب شریر آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جانے لگے، جب مغنیہ عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہو جائے، جب شرابیں پی جانے لگیں اور جب اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو ایک سرخ آندھی کا، زلزلے کا، زمین میں دھنسنے کا، صورتیں مسخ ہونے کا اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے ایسے آئیں گی جیسے کہ تسبیح کے ٹوٹنے پر اس کے دانے ایک ایک کر کے بکھرتے چلے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

(جزو۔ ۳۸)

خطبۂ جمعہ کے دوران باتیں کرنا، صفیں چیر کر جانا اور حبوہ بیٹھنا

حدیث نمبر ۱:

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب امام جمعے کے دن خطبہ دے رہا ہو اور اس دوران کوئی کسی سے اتنا بھی کہے کہ ''چپ رہو'' تو اس

نے بھی لغو بات کی (یعنی کسی کو چپ بھی کرانا ہو تو اشارے سے کرائے) (ترمذی ج ا ص ۲۳ ابواب الجمعہ)

حدیث نمبر ۲:

سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے باپ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ''جو جمعے کے دن لوگ کی گردنیں پھاندے (روز قیامت) اس کے اوپر جہنم کا پل بنایا جائے گا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم عبور کریں گے۔ (ترمذی ابواب الجمعہ ج ا ص ۲۱۳ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو غریب اور ضعیف کہا ہے)

ف:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ علماء نے جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں پھاند کر جانے کو (اس حدیث کی بنیاد پر) مکروہ قرار دیا ہے۔ (غریب وہ روایت ہوتی ہے جو صرف ایک ہی راوی نے روایت کی ہو۔)

حدیث نمبر ۳:

معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جمعے کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو حبوہ بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی ابواب الجمعہ ج ا ص ۲۱۴) (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۴۴۳ بحوالہ ترمذی وابوداؤد)

حبوہ بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ دونون پاؤں کھڑے کر کے، گھٹنے پیٹ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کے دائرے سے پکڑ کر یا رومال وغیرہ سے باندھ کر بیٹھا جائے۔ (ترمذی، ریاض الصالحین صفحات ایضاً)

(جزو۔ ۳۹) جھوٹا دعویٰ کرنا

جھوٹا دعویٰ ماضی سے متعلق ہوسکتا ہے کہ میں ایسا تھا یا میں نے ایسا کیا، حال سے متعلق ہوسکتا ہے کہ میں ایسا ہوں یا میں ایسا کرتا ہوں اور مستقبل کے متعلق ہوسکتا ہے کہ میں ایسا کروں

گا۔ہم یہ کر دیں گے ہم وہ کر دیں گے آپ دیکھئے گا وغیرہ وغیرہ۔اسی طرح کسی سے جھوٹا وعدہ کرنا بہت سخت گناہ کی بات ہے۔

قرآن میں جھوٹے دعوے کی مذمت

آیت نمبر ۲، ۳:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞﴾

''اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔اللہ کے ہاں یہ سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرتے نہیں۔اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔(الصّف:2-3)

آیت نمبر ۴:

﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾

''اور اللہ کسی بھی خود پسند اور فخر جتانے والے کو دوست نہیں رکھتا۔''(الحدید:23)

آیت نمبر ۵:

''کیا آپ نے حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کے معاملہ پر بھی غور کیا؟ جب انہوں نے نبی علیہ السلام سے کہا ''ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو تا کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ نبیؑ نے کہا: ''کہیں ایسی بات نہ ہو کہ تم پر جہاد فرض کر دیا جائے اور تم لڑنے سے انکار کر دو'' وہ کہنے لگے ''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں جبکہ ہمیں ہمارے گھروں سے نکال کر بال بچوں سے جدا کر دیا گیا ہے پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے ماسوائے چند آدمیوں کے سب ہی (اپنے عہد سے) پھر گئے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔'' (البقرہ:۲۴۶)

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہو اور مسلمان ہونے کا دعوی کرتا ہو۔ یہ کہ جب بولے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کر گزرے۔ (تفہیم القرآن بحوالۂ مسلم)

حدیث نمبر ۲:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں وہ پورا منافق ہے ان میں سے اگر ایک خصلت پائی جائے تو منافقت کا ایک حصہ اس میں موجود ہے جب تک کہ اسے ترک نہ کردے۔

(۱) جب کوئی امانت اسے سونپی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(۲) جب بولے تو جھوٹ بولے۔

(۳) جب وعدہ کرے اسے پورا نہ کرے۔

(۴) جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔'' (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۲۹۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

آیہ ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ کا شان نزول:

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ الصّف کی آیت ۲ اور ۳ کے شان نزول کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے مسلمانوں میں کچھ لوگ تھے جو کہتے تھے کہ کاش ہمیں وہ عمل معلوم ہو جائے جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی

کریں۔مگر جب بتایا گیا کہ وہ عمل ہے جہاد، تو ان پر اپنی اس بات کو پورا کرنا بہت شاق ہو گیا۔ مقاتل بن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ احد کی جنگ میں ان لوگوں کو آزمائش سے سابقہ پیش آیا تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ابن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقین دلاتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں کے مقابلے کے لیے نکلنا پڑا تو ہم آپ کے ساتھ نکلیں گے؛ مگر جب وقت آیا تو ان کے وعدے جھوٹے نکلے۔قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ جنگ میں شریک ہوتے بھی تھے تو کوئی کارنامہ انجام نہ دیتے تھے مگر آکر یہ ڈینگیں مارتے تھے کہ ہم یوں لڑے اور ہم نے یوں مارا۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ملامت کی ہے۔" (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۴۵۶)

(جزو۔۴۰) دوسروں کو تبلیغ کرنا اور خود عمل نہ کرنا

قرآن وحدیث کا علم رکھنا اور اس پر عمل نہ کرنا:

ایک مبلغ کے لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ وہ جن باتوں کی تبلیغ دوسروں کو کرتا ہے ان پر خود بھی عمل کرے۔تبلیغ کا صحیح اور مکمل اثر بھی تبھی ہوتا ہے جب تبلیغ کرنے والا خود بھی باعمل ہو؛ احکام الٰہی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیل کرنے والا اور اپنی زندگی کو اپنے لباس کو، اپنی وضع قطع کو، اپنی چال ڈھال کو اور اپنے کردار کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھالنے والا ہو۔تاہم یہ بات تبلیغ کے لیے شرط نہیں ہے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی مانع نہیں ہے۔مسلمان کو چاہیے کہ وہ احکام الٰہی اور ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگے بیان کرتا رہے۔تاہم اگر وہ خود بھی ان پر عمل کرے تو اس گناہ سے محفوظ رہے گا جو اسے نافرمانی کی وجہ سے ہوگا اور نہ صرف یہ کہ تبلیغ کا اثر زیادہ ہوگا بلکہ اس کا اجر بھی زیادہ ہوگا۔انسان اگر صدق دل اور خلوص نیت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عمل کی توفیق بھی دے دیتے ہیں۔(واللہ اعلم)

آیات قرآنی

آیت نمبر ۱:

﴿أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾

''تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول ہی جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو؟ کیا تم کچھ بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔'' (البقرة:44)

آیت نمبر ۲، ۳، ۴:

﴿وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿174﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿175﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿176﴾﴾

''اور ہم اپنی آیات اسی طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور (یہ اس لیے کرتے ہیں) تاکہ یہ لوگ پلٹ آئیں۔ آپ انہیں اس شخص کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات (کا علم) عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا۔ اور ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعے بلندی عطا کرتے، مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس ہی کے پیچھے پڑا رہا۔ ایسے شخص کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو بھی ہانپتا ہے اور نہ کرے تو بھی ہانپتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا۔ آپ ایسے قصے ان سے بیان کرتے رہو شاید یہ لوگ کچھ غور و فکر کریں۔'' (الاعراف:174 تا 176)

آیت نمبر ۵، ۶:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿159﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿160﴾﴾

’’جو لوگ ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کی باتیں چھپاتے ہیں۔ جبکہ ہم انہیں اپنی کتاب میں سب لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر چکے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ جن لوگوں نے (اس کام سے) توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور (جو بات چھپائی تھی اس کی وضاحت کر دی تو میں ایسے ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں ہر ایک کی توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہوں۔‘‘ (البقرۃ:159۔160)

آیت نمبر ۷:

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

’’اور حق و باطل کی آمیزش مت کرو اور جان بوجھ کر حق بات کو مت چھپاؤ۔‘‘ (البقرۃ:42)

آیت نمبر ۸:

﴿وَمَا أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ﴾

(اللہ نے شعیب علیہ السلام کا مقولہ بیان کیا) ’’میں یہ نہیں چاہتا کہ جس بات سے میں تمہیں منع کرتا ہوں وہی خود کرنے لگوں۔‘‘ (ہود:88!

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلغوا عنی ولو آیۃ یعنی میری طرف سے آگے پہنچا دو خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث نمبر ۲:

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’جس سے کسی ایسے علم کے بارے میں پوچھا گیا جس کو وہ اچھی طرح جانتا ہو اور وہ اس کے چھپائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام لگائے گا‘‘ (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی)

حدیث نمبر ۳:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع کے دوران فرمایا ''سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں؛ ہوسکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔'' (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۹۸ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۴:

اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور آگ میں جھونک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی ان کو تھام کر وہ اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی چلانے میں گھومتا ہے، اہل دوزخ اس کے گرد اکٹھے ہوجائیں گے اور کہیں گے ''ارے فلاں! تمہیں یہ کیا ہوگیا، تم تو ہمیں اچھی باتیں بتاتے اور بری باتوں سے روکتے تھے؟'' وہ کہے گا تھا تو یونہی مگر میں خود نہ اچھی باتوں پر عمل کرتا تھا نہ بری باتوں سے رکتا تھا۔'' (متفق علیہ)

ف:

وبال کی اصل وجہ اس کی اپنی بدعملی ہے نہ کہ تبلیغ (واللہ اعلم)

(جزو۔۴۱)

اپنے عیب دوسروں پر ظاہر کرنا، دوسروں کے عیب کھولنا
آیات قرآنی

آیت نمبر ۱:

﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِ ؕ﴿10﴾﴾

''جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایذا پہنچائی اور پھر توبہ نہ کی تو پس ایسے

لوگوں کے لئے جہنم کا عذاب اور اس میں جلنے کا عذاب ہے۔(البروج:10)

آیت نمبر ۲:

﴿وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ﴾

''ہر طعنہ دینے والے، عجب چننے والے کے لیے بربادی ہے۔''(الھمز ۃ۔۱)

آیت نمبر ۳:

﴿وَلَا تَلۡمِزُوۡآ اَنۡفُسَكُمۡ﴾

''اور ایک دوسرے کو طعنے مت دو۔''(الحجرات۔۱۱)

آیت نمبر ۴:

﴿إِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ أَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِي الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيۡمٌ فِي الدُّنۡيَا وَالۡآخِرَةِ﴾

''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لیے دنیا میں بھی المناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی (النور:19)

احادیث نبوی

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''میری امت کے ہر شخص کو معافی مل جائے گی مگر اپنے گناہ فاش کرنے والے کو نہیں ملے گی، گناہ ظاہر کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی نے رات کو کوئی گناہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا مگر صبح اٹھ کر خود ہی کہنے لگا کہ رات میں نے یہ یہ حرکات کیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس کا پردہ رکھ لیا تھا۔ مگر اب یہ خود ہی اپنے عیب کا پردہ فاش کر رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ف:

انسان اگر اس دنیا میں ہی سچی توبہ کرلے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم مصمم کرلے تو یہ گناہ معاف ہوسکتا ہے۔

حدیث نمبر ۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو بندہ بھی کسی دوسرے بندے کی عیب پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی بھی عیب پوشی فرمائیں گے۔''
(ریاض الصالحین ج ا ص ۱۶۹ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۳:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پیٹنے کے لیے فرمایا تو کوئی مکے تھپڑ مارنے لگا کسی نے جوتے سے پٹائی کی، کسی نے (چادر وغیرہ کو بل دے کر) کپڑے سے مارا جب وہ پٹ پٹا کر وہاں سے نکلا تو بعض لوگ اسے کہنے لگے اللہ تجھے ذلیل ورسوا کرے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایسے نہ کہو اس کے مقابلے میں شیطان کو مدد نہ پہنچاؤ (ریاض الصالحین بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۳:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی مسلمان کے دنیاوی مصائب وآلام میں سے کوئی مصیبت دور کی اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب چھپائے گا اور اللہ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔'' (ترمذی ج ا ص ۵۱۹ ابواب الحدود)

حدیث نمبر ۴:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بدترین زیادتی کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے۔''
(تفہیم القرآن ص ۸۹ ج ۵ بحوالہ ابوداؤد)

(جزو۔ ۴۲) نکاح سے قبل منگیتر سے تعلق رکھنا

ٹیلی فون کا غلط استعمال:

ہمارے معاشرے میں یہ عام دیکھا گیا ہے کہ لڑکا لڑکی جن کی آپس میں منگنی ہوئی ہوتی ہے نکاح یا شادی سے پہلے ہی ایک دوسرے سے تعلق رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ٹیلی فون پر لمبی لمبی گفتگو کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ خط و کتابت کرتے ہیں، ریستورانوں میں جاتے ہیں اور گھومتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ مرد اور عورت نکاح پڑھے جانے سے پہلے ایک دوسرے کے لیے جائز نہیں ہوتے۔ اس صورتِ حال سے بہت سی قباحتیں بھی پیدا ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ ٹیلی فون پر فریقین ایک دوسرے کی شکل نہیں دیکھ رہے ہوتے لہٰذا ایک دوسرے کے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ رہے ہوتے لہٰذا عین ممکن ہے کہ کوئی بات مذاق میں کی جائے اور اگلا شخص سمجھے کہ یہ سنجیدگی سے کی گئی ہے۔ اسی طرح کوئی بات بغیر غصے کے کی جائے اور اگلا فریق یہ سمجھے کہ یہ بات غصے سے کی گئی ہے۔ اسی طرح کوئی بات سنجیدگی سے کی جائے اور اگلا فریق اسے مذاق میں لے۔ اسی طرح کوئی شخص اپنے مجبوری کی وجہ سے بات نہ کر سکے اور فریق ثانی اس بات کا غصہ کر لے۔ یہی وہ تمام مواقع ہیں جن سے شیطان فائدہ اٹھاتا ہے اور فریقین کے مابین غلط فہمی پیدا کر دیتا ہے اور اس طرح سے منگنیاں ٹوٹ بھی جاتی ہیں۔

۲۔ فریقین بعض اوقات ایک دوسرے کو صحیح طور پر سمجھ نہیں پاتے جس سے منگنیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ بعض اوقات لڑکی والوں اور لڑکے والوں کی آپس میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کا تدارک کیسے کیا جائے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی دونوں کو ضبط نفس سے کام لینا چاہیے۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ منگنی کے ساتھ نکاح کر دیا جائے اور حق مہر بھی ادا کر دیا جائے اور تیسری تدبیر یہ ہے کہ منگنی اور شادی کے مابین وقفہ بہت کم

رکھا جائے۔

دوسری برائی جو ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھی ہے وہ ٹیلی فون کا غلط استعمال ہے یعنی بعض لڑکیاں اور لڑکے جن کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوتا، آپس میں ٹیلی فون پر لمبی لمبی باتیں کرتے ہیں۔ یہ قطعاً ناجائز ہے اور 'کان کے زنا' کے مترادف ہے۔ ایسی صورتِ حال سے ان لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جو ٹیلی فون کا مطلوبہ نمبر ملا رہے ہوتے ہیں اور نمبر مسلسل مصروف جارہا ہوتا ہے۔

قرآنی آیات

آیت نمبر ۱:

﴿اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝5﴾

''آج تمہارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے اور پاک دامن عورتیں اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی (حلال ہیں) جب کہ ان کا مہر انہیں دے دو اور ان سے عفت قائم رکھنا مقصود ہو نہ کہ کھلی بدکاری کرنا اور نہ چھپی دوستی کرنا اور جو شخص ایمان سے منکر ہوا اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔'' (المائدہ:5)

آیت نمبر ۲:

﴿فَانْكِحُوْهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَّلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ﴾

''تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی اجازت حاصل کر کے نکاح کر لو اور دستور

کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کر دو بشرطیکہ پاکیزگی قائم رکھنے والی ہوں اور کھلم کھلا بدکاری کرنے والی نہ ہوں اور نہ ہی درپردہ دوستی کرنے والی ہوں۔(النساء:25)

آیت نمبر ۳:

اللہ نے شیطان کو قیامت تک کی مہلت دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾

’’اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اسے اپنی آواز کے ذریعے بہکا تارہ۔‘‘ (الاسرا:64)

آیت نمبر ۴:

﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾

(اور رحمن کے حقیقی بندے تو وہ ہیں) ’’اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔‘‘(الفرقان:72)

آیت نمبر ۵:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾

(اور مومن لوگ وہ ہیں) جو لغو (بے فائدہ) چیزوں سے گریز کرتے ہیں۔‘‘ (المؤمنون:3)

آیت نمبر ۶:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا﴾

’’بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے متعلق پرسش ہوگی۔‘‘(بنی اسرائیل:36)

آیت نمبر ۷:

﴿قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ﴾

’’آپ ان سے کہیے کہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔‘‘ (الملک:23)

آیت نمبر ۸:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿32﴾﴾

’’اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو (کسی نامحرم سے) دبی زبان سے بات نہ کرو، ورنہ جس شخص کے دل میں مرض ہے وہ کوئی غلط توقع لگا بیٹھے گا لہٰذا صاف سیدھی بات کرو۔ (الاحزاب:32)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’عورتیں اپنے محرموں کے سوا اور مردوں سے (بلا ضرورتِ شرعی) بات نہ کریں۔ (پردے کے شرعی احکام از ابن سعد)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’جب کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہا جگہ میں بیٹھے گا وہاں تیسرا شیطان ضرور ہوگا۔‘‘ (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۳:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کانوں کا زنا (ناجائز چیز) سننا ہے۔ (رواہ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’جب تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اگر جس کو وہ پیغام نکاح دے رہا ہے دیکھ سکے تو

دیکھ لے۔‘‘(ابوداوٗد، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۵:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کا ارادہ کیا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ’’کیا تو نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟‘‘ میں نے کہا ’’نہیں۔‘‘ فرمایا ’’اس کی طرف دیکھ لو یہ دیکھنا تمہارے درمیان محبت کا سبب بنے گا۔‘‘(مشکوٰۃ بحوالہ احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، داری)

حدیث نمبر ۶:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’تم جب شادی کے بعد پہلی بار بیوی سے ملو، تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا مانگو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَھَا وَخَیۡرَ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّھَا وَشَرِّمَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس عورت کی خیر کا اور اس فطرت کی خیر کا جس پر تو نے اسے پیدا فرمایا اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس عورت کے شر سے اور اس فطرت کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔‘‘(قرآنی اور مسنون دعائیں بحوالۂ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ)

(جزو۔ ۴۳)

میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کی کوشش کرنا کسی کی منگنی تڑوانے کی کوشش کرنا

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’وہ شخص ہم میں

سے نہیں جس نے کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف کیا اور کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف اکسایا۔" (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ ابوداؤد، بحوالہ نسائی و ابن حبان بالفاظ دیگرے)

حدیث نمبر ۲:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "بے شک ابلیس اپنا عرش (وجود) پانی پر بچھاتا ہے پھر اپنے لشکر کو (اِدھر اُدھر) بھیجتا ہے اور جو (کارندہ) سب سے زیادہ فتنہ انگیز ہوتا ہے وہی اس کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہوتا ہے پھر ہر (کارندہ) حاضر ہوتا اور کہتا ہے "میں نے یہ کیا اور وہ کیا" وہ (ابلیس) کہتا ہے "تو نے کچھ نہیں کیا" پھر ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ "میں نے میاں بیوی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ ان میں جدائی نہ کر دی" چنانچہ وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم ہی (میرے مقرب) ہو۔ (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۲۴۷ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۳:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ کسی (مسلمان) بھائی کی منگنی کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجے جب تک کہ وہ اس کی اجازت نہ دے دے۔" (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۲۶۷ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "مومن مومن کا بھائی ہے، اس لیے کسی مومن کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مومن بھائی کے سودے پر سودا کرے، نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجے تاوقتیکہ وہ خود اس سے دستبردار نہ ہو جائے۔" (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۲۷۷ بحوالہ مسلم)

(جزو۔ ۴۴) حقوق زوجین

آیات کریمہ

آیت نمبرا:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

’’اور عورتوں کے مناسب طور پر مردوں پر حقوق ہیں جیسا کہ مردوں کے عورتوں پر۔ البتہ مردوں کو ان پر درجہ حاصل ہے اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔‘‘ (البقرہ: 228)

آیت نمبر ۲:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا﴾

’’اور جو اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے تو اس کی ہوس نہ کرو۔ مردوں کے لیے ان کی کمائی کے مطابق ان کا حصہ (ثواب) ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی کے مطابق ان کا حصہ ہے۔ ہاں اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو یقیناً اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔‘‘ (النساء:32)

آیت نمبر ۳:

﴿اَلَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِىْ وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ﴾

’’تم میں سے جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی ان کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ ان

کی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا تھا اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ ایک ناپسندیدہ اور جھوٹی بات ہے اور اللہ یقینا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔(المجادلہ:2)

آیت نمبر ۳ اور ۴:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا أَنْفَقُوْا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاللَّاتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا(34) وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُّرِيْدَا إِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا﴾

”مرد عورتوں کے سرپرست ہیں اس لیے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں لہٰذا نیک عورتیں وہ ہیں جو فرمانبردار اور ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو) کی حفاظت کرنے والی ہوں اور جن سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ (نہ سمجھیں) تو خواب گاہوں میں ان سے الگ رہو (پھر نہ سمجھیں تو) انہیں مارو (اصلاح کی کوششوں میں مارنا آخری حد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت چوٹ اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔) پھر اگر وہ مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر زیادتی کے بہانے مت تلاش کرو۔ یقینا اللہ بلند رتبہ اور بڑی شان والا ہے اور اگر تمہیں زوجین کے باہمی تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان سے مقرر کرلو۔ اگر وہ صلح چاہتے ہوں تو اللہ ان میں موافقت پیدا کر دے گا اللہ تعالیٰ یقینا سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔“(النساء:35-34)

آیت نمبر ۵ اور ۶:

﴿وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا
تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـئًـا ‌ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿20﴾ وَكَيۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ وَقَدۡ
اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ وَّاَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ﴿21﴾﴾

”اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانا چاہو اور تم نے اسے خواہ خزانہ بھر مال دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو کیا تم اس پر بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر اس سے مال لینا چاہتے ہو؟ اور تم نے بھی کیسے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے سے لطف اندواز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔ (النساء:21-20)

آیت نمبر ۷، ۸ اور ۹:

﴿وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ
اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا ‌ؕ وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ ‌ؕ وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ‌ؕ وَاِنۡ
تُحۡسِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿128﴾ وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ
تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ‌ؕ
وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿129﴾ وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ
كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ﴿130﴾﴾

”اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بدسلوکی یا بے رخی کا خوف ہو تو اگر میاں بیوی آپس میں سمجھوتہ کرلیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اور صلح بہر حال بہتر ہے اور طبیعتیں تو بخل کی طرف مائل ہو ہی جاتی ہیں اور اگر تم احسان کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو جو کچھ تم کرو گے اللہ یقیناً اس سے خوب واقف ہے۔ اگر تم اپنی بیویوں کے درمیان کماحقہ عدل کرنا چاہو بھی تو ایسا ہرگز نہ کرسکو گے لہٰذا یوں نہ کرو کہ ایک بیوی کی طرف تو پوری طرح مائل ہو جاؤ اور باقی کو لٹکتا چھوڑ دو اور اگر تم اپنا رویہ درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو بلاشبہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور حکمت والا ہے۔“

(النساء:128 تا130)

آیت نمبر ۱۰:

﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾

”وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے۔“ (البقرہ:187)

آیت نمبر ۱۱:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

”جو شخص بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اسے ہم پاکیزہ زندگی سے نوازیں گے اور (آخرت میں) ان کے بہترین اعمال کے مطابق انہیں ان کا اجر عطا کریں گے۔ (سورۃ النحل:97)

آیت نمبر ۱۲:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝21﴾

”اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لیے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی بے شک غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں کئی نشانیاں ہیں۔ (الروم:21)

آیت نمبر ۱۳:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝14﴾

”اے ایمان والو! تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور انہیں بخش دو اللہ یقیناً بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (التغابن:14)

آیت نمبر ۱۴:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ﴾

''اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں؟ اس پر تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں اللہ انہیں جو حکم دے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔(التحریم:6)

آیت نمبر ۱۵:

﴿وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا﴾

''اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا۔(النبا:۸)

آیت نمبر ۱۶:

﴿وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا﴾

''اور ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو؛ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناگوار ہو مگر اللہ نے اس میں بہت بھلائی رکھ دی ہو۔''(النساء:19)

آیت نمبر ۱۷:

﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ﴾

''اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں بنائے، نہ ہی تمہاری ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے حقیقی بیٹے بنایا ہے۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں ہیں مگر اللہ حق بات کہتا ہے اور وہی صحیح راہ دکھلاتا

ہے۔(الاحزاب:4)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَکۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِیۡمَانًا اَحۡسَنُہُمۡ خُلُقًا وَ خِیَارُ کُمۡ خِیَارُ کُمۡ لِنِسَآئِہِمۡ

''مومنوں میں سب سے کامل وہ شخص ہے۔جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔'' (ترمذی، ابواب الرضاع)

حدیث نمبر ۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کوئی مومن (اپنی) مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے، اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہوگی تو ضرور کوئی دوسری پسند بھی ہوگی۔ (تیسیر القرآن بحوالۂ مسلم۔ کتاب الرضاع)

حدیث نمبر ۳:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اسی حالت میں اٹھاؤ جبکہ اس میں کجی موجود ہے۔'' (تیسیر القرآن۔متفق علیہ)

حدیث نمبر ۴:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''بہترین بیوی وہ ہے کہ جب تم اسے دیکھو تو تمہارا جی خوش ہو جائے، جب تم اسے کسی بات کا حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے اور جب تم گھر میں موجود نہ ہو تو وہ تمہارے پیچھے تمہارے مال کی اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔'' (تیسیر القرآن بحوالہ بخاری کتاب النفقات)

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر عورت کا خاوند اس

کے پاس موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔" (بخاری، کتاب النکاح)

حدیث نمبر ۶:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (ریاض الصالحین متفق علیہ) (تیسیری القرآن بحوالہ بخاری کتاب النکاح) (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

حدیث نمبر ۷:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خبردار! عورتوں کے متعلق نیک سلوک کی وصیت قبول کرو۔ وہ تمہارے پاس صرف تمہارے لیے مخصوص ہیں۔ اس کے سوا تم ان کے کچھ بھی مالک نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ کھلی بے حیائی کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں بستروں سے علیحدہ کر سکتے ہو اور اس طرح مار سکتے ہو کہ انہیں چوٹ نہ آئے۔" (ترمذی ابواب الرضاعہ ص ۴۱۶)

حدیث نمبر ۸:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے ہر شخص راعی (نگہبان) ہے اور اس سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا۔" (تیسیر القرآن بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۹:

حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اس کا حق یہ ہے کہ تم جب کھاؤ اسے بھی کھلاؤ، خود بھی (اچھا) پہنو اسے بھی (اچھا) پہناؤ اور اس کے چہرے پر مت مارو اور اسے برا بھلا مت کہو اور اسے مت چھوڑو مگر گھر کے اندر ہی (وقتی طور پر اسے علیحدہ کر دو)۔ (معاشرے کی مہلک بیماریاں ص ۷۰۵ و مشکوٰۃ بحوالہ مسند احمد و ابی داؤد، ابن ماجہ) (اسلامی عقائد و اعمال بحوالہ ابی داؤد کتاب النکاح)

حدیث نمبر ۱۰:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''عورت جب پنجگانہ نماز ادا کرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہوسکتی ہے۔'' (معاشرے کی مہلک بیماریاں بحوالہ ابن حبان واحمد وطبرانی) (مشکوٰۃ بحوالہ ابونعیم درحلیۃ الابرار)

حدیث نمبر ۱۱:

اُم سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو عورت اس حال میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش تھا وہ جنت میں داخل ہوئی۔'' (جامع الترمذی ابواب الرضاعہ)

حدیث نمبر ۱۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو کرے۔ (ترمذی ابواب الرضاعہ) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن اور صحیح قرار دیا)

حدیث نمبر ۱۳:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا ''کونسی عورت بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا '' وہ جس کو خاوند دیکھے تو اسے خوش کردے اور جب حکم کرے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان ومال میں خاوند کی مخالفت نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔'' (اسلامی عقائد اعمال بحوالہ نسائی)

حدیث نمبر ۱۴:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف میلان رکھے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔'' (دارمی، کتاب النکاح تیسیر القرآن)

حدیث نمبر ۱۵:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں عورتوں کے حقوق کے سلسلے میں فرمایا ''اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو، عورتوں کو تم نے اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے حکم سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال بنایا ہے (یعنی نکاح کے ذریعے) ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو دوسروں سے پامال نہ کرائیں کہ تمہیں ناگوار گزرے، اگر وہ ایسا کریں تو انہیں اس طرح مارو کہ زخم نہ ہو جائے اور ان کا بھی تمہارے اوپر حق ہے نان نفقہ اور لباس، دستور کے مطابق'' (اصلاح المسلمین بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۱۶:

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑے نہ مارے یعنی یہ حرکت بڑی نازیبا ہے کہ صبح کو تو بیوی کو غلام کی طرح کوڑے مارو اور پچھلے دن میں اس سے زن وشو کے تعلقات قائم کرنے پر تیار ہو جاؤ۔'' (متفق علیہ: اصلاح المسلمین)

حدیث نمبر ۱۷:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مومن کیلیے خوف خدا کے بعد نیک بخت عورت سے کہ زیادہ کوئی چیز بہتر نہیں۔'' (مسلمان خاوند اور مسلمان بیوی از مولانا محمد ادریس انصاری رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۱۸:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی)

ف:

یعنی خاوند اور بیوی دونوں کو اپنے اپنے ساس، سسر اور دیگر بزرگوں کے ساتھ ادب سے پیش آنا چاہئے اور بزرگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے سے چھوٹوں سے شفقت کے ساتھ پیش آئیں۔

حدیث نمبر ۱۹:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے (۱) مال، (۲) حسب نسب (۳) حسن اور (۴) دینداری، پس تمہیں چاہیے کہ دینداری ہی کو ترجیح دو۔'' (مشکوٰۃ: متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲۰:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دنیا مال و متاع سے اور اس دنیا کا بہتر متاع نیک عورت ہے۔'' (مشکوٰۃ: مسلم)

حدیث نمبر ۲۱:

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے اشخاص ایسے ہیں جو کبھی جنت میں داخلہ نہ پائیں گے (۱) دیوث (۲) شراب کا عادی (۳) وہ مرد جو عورتوں کی نقل اتارنے والا ہو صحابہؓ نے عرض کیا کہ دو قسم کے لوگ تو ہم سمجھ گئے لیکن دیوث ہماری سمجھ میں نہیں آیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا'' دیوث وہ بے حیا انسان ہے جسے اس کی کوئی پروا نہیں کہ اس کی بیوی کے پاس کوئی شخص آتا جاتا ہے۔'' (اصلاح المسلمین ص ۱۰۷ بحوالہ طبرانی)

حدیث نمبر ۲۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے دوران فرمایا ''عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔''

(خطبۂ حجۃ الوداع طبع کردہ ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی کراچی)

(جزو۔۴۵) متعہ کرنا

احادیث نبوی

حدیث نبوی:

ربیع بن سمرہؓ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

فرمایا ''لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے سو اگر کسی کے پاس ایسی عورت ہو تو وہ اسے چھوڑ دے اور جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو وہ ان سے واپس مت لو۔ (تیسیر القرآن بحوالہ مسلم)

صاحب ہدایہ نے حضرت امام مالک کی طرف منسوب کیا ہے کہ ان کے نزدیک متعہ جائز ہے، لیکن یہ نسبت بالکل غلط ہے، جیسا کہ شراح ہدایہ اور دیگر اکابر نے تصریح کی ہے کہ صاحب ہدایہ سے تسامح ہوا ہے۔

البتہ بعض لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اخیر تک حلت متعہ کے قائل تھے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، امام ترمذی نے باب ماجاء فی نکاح المتعہ کا باب قائم کر کے دو حدیثیں نقل کی ہیں، پہلی حدیث یہ ہے:

''حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھو کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے۔

دوسری حدیث جو امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ یہ ہے:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں متعہ اسلام کے عہد اول میں مشروع تھا، یہاں تک کہ آیت کریمہ الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم نازل ہوئی تو وہ منسوخ ہو گیا، اس کے بعد حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ زوجہ شرعیہ اور مملوکہ شرعیہ کے علاوہ ہر طرح کی شرمگاہ سے استمتاع حرام ہے۔''

البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ حضرت ابن عباس کچھ عرصہ تک متعہ کو جائز سمجھتے تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سمجھانے سے (جیسا کہ صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۵۲ پر ہے) اور آیت شریفہ الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم سے متنبہ ہو کر رجوع فرما لیا، جیسا کہ ترمذی کی روایات سے معلوم ہوا۔

(جزو۔۴۶)

یتیموں، مسکینوں، ہمسایوں، رشتہ داروں، مسافروں، دوستوں، عزیزوں، عام مسلمانوں اور غلاموں (ادموں) کے حقوق:

یتیم اور مسکین کے حقوق انشاء اللہ اس کتاب کے باب ۴ مالی گناہ میں بیان کیے جائیں گے۔ غلاموں سے حسنِ سلوک کے بارے میں جو احکام ہیں وہ آج کل کے ملازموں اور خادموں پر لاگو ہوتے ہیں۔

قرآنی آیات

آیت نمبر ۱، ۲:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿36﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿37﴾﴾

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین سے اچھا سلوک کرو نیز قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار ہمسائے اجنبی، ہمسائے، اپنے ہم نشین، اور مسافر ان سب سے اچھا سلوک کرو۔ نیز ان لونڈی غلاموں سے بھی جو تمہارے قبضے ہیں۔ اللہ یقیناً مغرور اور خود پسند بننے والوں کو پسند نہیں کرتا جو لوگ بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ ایسے کفرانِ نعمت کرنے والوں کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (النساء: 36 تا 37)

آیت نمبر ۳:

﴿وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ﴾

”(دراصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی ......) اور اللہ سے محبت کی خاطر اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں کو اور غلامی سے نجات دلانے کے لیے دے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے نیز (نیک لوگ وہ ہیں کہ) جب عہد کر لیں تو اپنے عہدوں کو پورا کریں۔(البقرۃ:177)

آیت نمبر ۴:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿215﴾﴾

”لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں ان سے کہیے کہ جو بھی مال تم خرچ کرو وہ والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے اور جو بھی بھلائی کا کام تم کرو گے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔(البقرۃ:215)

آیت نمبر ۵:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿113﴾﴾

”نبی اور ایمان والوں کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مشرکین جہنمی (ہوتے) ہیں۔(التوبۃ:113)

آیت نمبر ۶:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿90﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں عدل و احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں اس لیے نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اسے یاد رکھو۔ (النحل:90)

آیت نمبر ۷:

﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا﴾

"اور قرابت دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو۔" (بنی اسرائیل:26)

آیت نمبر ۸:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

"مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الحجرات:10)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم، رحمن سے نکلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رحم سے کہا "جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے قطع کرے گا میں اسے قطع کروں گا۔" (تیسیر القرآن بحوالہ بخاری کتاب الادب)

حدیث نمبر ۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر لمبی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔" (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' (بخاری، کتاب الادب)

حدیث نمبر ۴:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا ''میرے کچھ اقربا ہیں میں ان سے رشتہ ملاتا ہوں اور وہ مجھ سے رشتہ توڑتے ہیں۔ میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے حوصلے سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جاہلوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر ایسی ہی بات ہے جو تم کہہ رہے ہو، تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تم اس حال پر قائم رہو گے ان کے مقابلہ میں اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ہمیشہ ایک مددگار رہے گا۔'' (مسلم کتاب البر والصلہ)

حدیث نمبر ۵:

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ''یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلایئے۔ جو مجھے جنت میں لے جائے'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی عبادت کرو اور اس میں ذرا بھی شرک نہ کرنا، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔'' (بخاری کتاب الادب)

حدیث نمبر ۶:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی گناہ بغاوت اور قطع رحمی سے زیادہ اس بات کا اہل نہیں کہ اللہ اسے دنیا میں بھی فوراً سزا دے اور ساتھ ہی ساتھ آخرت میں بھی اس کے لیے عذاب بطور ذخیرہ رکھے۔'' (ترمذی ابواب صفۃ القیامہ)

حدیث نمبر ۷:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کا سرپرست جنت میں اس طرح ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، نے شہادت کی اور درمیانی انگلی کو ذرا سا کھول کر اشارہ فرمایا'' (بخاری کتاب

الادب)

حدیث نمبر ۸:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۹:

سعد بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بڑے بھائی کا چھوٹوں پر حق ایسا ہے جیسے کہ والد کا اپنے بیٹے پر ہے۔'' (اسلامی عقائد و اعمال بحوالہ مشکوٰۃ بیہقی)

حدیث نمبر ۱۰:

برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔'' (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۱:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی بیمار کی تیمارداری کی یا کسی (مسلمان) بھائی سے ملاقات کی جس کو اللہ کے لیے (بھائی بنایا ہوا تھا) تو ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے (اور کہتا ہے) تم خوش رہو، تمہارا چلنا اچھا ہوا اور تم نے جنت میں گھر بنایا۔'' (ترمذی ابواب البر والصلہ)

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت (پوری کرنے) میں لگا ہوا اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے اور جو مسلمان سے تنگی دور کرے اللہ اس سے قیامت کی تنگیوں میں سے ایک تنگی دور کرے گا اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی کرے گا۔'' (مسلم کتاب

البر والصلہ)

حدیث نمبر ۱۳:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”وہ ایماندار نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کے قریب میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔“ (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی شعب الایمان) (اسلامی عقائد واعمال وتیسیر القرآن)

حدیث نمبر ۱۴:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ پہنچائے۔“ (بخاری کتاب النکاح)

حدیث نمبر ۱۵:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس کی ایذا دہی سے اس کا ہمسایہ اس سے محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔“ (مسلم کتاب الایمان)

حدیث نمبر ۱۶:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کی عزت کرے۔ (مسلم کتاب الایمان)

حدیث نمبر ۱۷:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جبریلؑ مجھے ہمسایہ سے حسن سلوک کے بارے میں اتنی وصیت کرتے رہے کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اسے وارث بھی بنا دیں گے۔“ (بخاری کتاب الادب)

حدیث نمبر ۱۸:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے مسلم عورتو! کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کے تحفے کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ تحفہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔“ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۱۹:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک وہ اشخاص اچھے ہیں جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھے ہیں اور اللہ کے نزدیک وہ ہمسایہ اچھا ہے جو اپنے ہمسائے کے لیے اچھا ہو۔ (ریاض الصالحین بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۲۰:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ''میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کسی کو ہدیہ دوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس کے گھر کا دروازہ قریب ہو۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۲۱:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں جارہے تھے اثنائے سفر میں جارہے تھے۔ دوران سفر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس کے پاس فاضل سواری ہے وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زائد کھانا ہے وہ اسے دے دے جس کے پاس کھانا نہیں غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال کی ایک قسم کا جدا جدا ذکر کیا۔ حتی کہ ہم یہ سمجھنے لگے کہ اپنے زائد مال میں ہمارا کوئی حق نہیں۔'' (مسلم کتاب القطہ)

حدیث نمبر ۲۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں جن کی طرف اللہ قیامت کے دن دیکھے گا نہیں اور نہ انہیں پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا (ان میں سے) ایک وہ ہے جس کے پاس راستے میں فاضل پانی ہو اور وہ مسافر کو پانی بھی نہ دے۔'' (تیسیر القرآن بحوالہ بخاری کتاب المساقات)

حدیث نمبر ۲۳:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے تو جس شخص کے

بھائی کو اللہ اس کے تحت کردے، اسے چاہیے کہ جو خود کھائے وہی اسے کھلائے، جو خود پہنے وہی اسے پہنائے، اسے ایسا کام کرنے کو نہ کہے جو اس پر بھاری ہو اور اگر ایسا کام کرنے کو کہے تو خود اس کی مدد بھی کرے۔'' (بخاری، کتاب الادب)

حدیث نمبر ۲۴:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے غلام پر تہمت لگائے جبکہ حقیقتاً وہ اس چیز سے بری ہو جس کی اس نے تہمت لگائی ہے تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔'' (بخاری، کتاب المحاربین)

حدیث نمبر ۲۵:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے تو اسے بھی اپنے ساتھ بیٹھا کر کھلائے اور اگر کھانا کم ہو تو بھی اسے کچھ نہ کچھ کھلا ہی دے کیونکہ اس نے پکانے کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔'' (بخاری کتاب العتق)

حدیث نمبر ۲۶:

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا ''میں اپنے غلام کو کتنی بار معاف کروں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ اس نے اپنی بات دہرائی تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ پھر تیسری بار جب یہی بات پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''خادم کو ہر دن میں ستر دفعہ معاف کرو۔'' (تیسر القرآن بحوالہ ابوداؤد کتاب الادب)

حدیث نمبر ۲۷:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کسی آزاد آدمی کو غلام بنائے، قیامت کے دن میں خود اس کے خلاف استغاثہ کروں گا۔'' (تیسیر القرآن بحوالہ مشکوٰۃ و بخاری)

حدیث نمبر ۲۸:

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے غلام کو مار رہا تھا اچانک اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی ''خبردار! اے ابو مسعود! اللہ تیری نسبت تجھ پر قادر ہے'' یہ آواز سن کر

میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ غلام اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم میں جاتا۔ (مسلمان خاوند مسلمان بیوی صفحہ ۸۳ بحوالہ مسلم شریف) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۱۸ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲۹:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عمرہ کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمانے کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرے بھائی ہمیں اپنی دعا میں فراموش نہ کرنا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس جملۂ مبارک سے مجھے جو مسرت اور خوشی حاصل ہوئی (اس کے سامنے پوری دنیا کی خوشی کم ہے!) میں اسے ساری دنیا کے عوض دینا بھی پسند نہ کروں۔ (ریاض الصالحین بحوالہ ابوداؤد، ترمذی)

حدیث نمبر ۳۰:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''روٹی اور کپڑا غلام کا حق ہے اور اس کو تکلیف نہ دی جائے کام سے مگر جتنی وہ طاقت رکھے۔'' (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۳۱:

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب تم شوربا بناؤ تو پانی زیادہ کردو اور اس میں پڑوسیوں کے لیے بھی ایک تھوڑا سا بچا لو۔ (اسلامی عقائد واعمال ص ۴۳۸ بحوالہ ابن ماجہ)

(جزو۔ ۷ ۴) مالکوں کے حقوق غلاموں (اور خادموں) پر

حدیث نمبر ۱:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام اپنے آقا کی بہتر اور خوش اسلوبی سے خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اللہ کی عبادت بھی بحسن وخوبی انجام

دیتا ہے، اس کو دہرا ثواب ملتا ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو غلام اچھے طریقے پر اپنے رب کی عبادت بجا لاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آقا کے حقوق خدمت وخیر خواہی اور فرمانبرداری پورے طور پر انجام دیتا ہے اس کے لیے دہرا اجر وثواب ہے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ بخاری)

(جزو۔ ۴۸) انسانی حقوق

آیات قرآنی

آیت نمبر ا:

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿13﴾﴾

''اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اللہ کے نزدیک معزز ترین وہی ہے جو زیادہ متقی ہو بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔ (الحجرات:13)

آیت نمبر ۲:

﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾

''اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔''

آیت نمبر ۳:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِی الْأَرْضِ فَکَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا﴾

''جس شخص نے کسی دوسرے کو علاوہ جان کے بدلہ یا زمین میں فساد برپا کرنے کی غرض

سے قتل کیا تو اس نے گویا سب لوگوں کو ہی مار ڈالا اور جس نے کسی کی جان بچالی تو وہ گویا اس نے سب لوگوں کی جان بچالی۔'' (المائدہ:32)

احادیثِ مبارکہ

حدیث نمبر ا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع کے دوران سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۳ (یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ...... الی آخر الآیۃ) تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا'' چنانچہ (اس آیت کی روشنی میں) نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ انسان سارے ہی آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے، اب فضیلت اور برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ (خطبۂ حجۃ الوداع: طبع کردہ ایٹ ویسٹ انشورنس کمپنی کراچی)

حدیث نمبر ۲:

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں ایک لڑائی پر روانہ فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اگر قریش کے) فلاں فلاں پر قابو پالو تو ان کو آگ میں جلا دو اور ان دو آدمیوں کے نام بھی ہمیں بتائے، مگر جب ہمارا دستہ روانہ ہونے لگا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو فلاں فلاں کو آگ میں جلانے کی ہدایت کی تھی مگر آگ سے عذاب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، لہٰذا اگر وہ تمہارے ہاتھ آجائیں تو انہیں قتل کر دینا (لیکن جلانا مت) (ریاض الصالحین بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۳:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے سے ایک ایسا شخص گزرا جس کے چہرے پر داغ لگائے گئے تھے تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے اس کا چہرہ داغا۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۰۵ بحوالہ مسلم)

(جزو۔ ۴۹) مہمانوں کے حقوق و فرائض

آیات قرآنی

آیت نمبر ۱ تا ۴:

﴿هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿24﴾ اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ ﴿25﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِيۡنٍ ﴿26﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيۡهِمۡ قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿27﴾﴾

''کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات بھی پہنچی جب وہ ابراہیم کے پاس آئے اور آپکو سلام کہا، انہوں نے سلام کا جواب دیا (خیال کیا) کچھ اجنبی ہیں۔ پھر چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک موٹا (بھنا ہوا) بچھڑا لے آئے۔ اور ان کے سامنے پیش کیا پوچھا تم کھاتے کیوں نہیں؟'' (الذاریت 24 تا 27)

آیت نمبر ۵ اور ۶:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ بُيُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿27﴾﴾

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک ان کی اجازت حاصل نہ کرلو اور گھر والوں پر سلام نہ کہہ لو، یہ بات تمہارے لیے بہتر ہے توقع ہے کہ یاد رکھو گے۔

﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِيۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰى يُؤۡذَنَ لَكُمۡ ۚ وَاِنۡ قِيۡلَ لَكُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا هُوَ اَزۡكٰى لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ﴿28﴾﴾

پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ تو جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اس میں داخل نہ ہونا اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ، تو لوٹ آؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (النور: 28-27)

آیت نمبر ۷:

﴿وَّلَا عَلٰٓی اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُیُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخَوٰتِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَعۡمَامِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ عَمّٰتِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخۡوَالِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ خٰلٰتِكُمۡ اَوۡ مَا مَلَكۡتُمۡ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوۡ صَدِیۡقِكُمۡ ؕ﴾

”اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ اگر تم اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔(النور:61)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ اجازت طلب کرنی چاہیے (پہلی اور دوسری مرتبہ اگر کوئی جواب نہ ملے) تب پھر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ۔ ورنہ لوٹ جاؤ۔“ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام وعزت کرے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ قرابت داروں سے حسن سلوک کرے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اس کے منہ سے بھلی ہی بات نکلے یا پھر وہ چپ ہی رہے۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ مہمان کا اکرام کرے، جیسا کہ اکرام کا حق ہے، صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اکرام کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایک دن کی پر تکلف مہمانداری اور تین دن ماحضر کے ساتھ تواضع اس سے زیادہ دنوں کی مہمان داری صدقہ ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی کے ہاں اتنا عرصہ مہمان رہے کہ اسے گناہ گار کردے! صحابہؓ نے پوچھا گنہگار کیسے کردے گا! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ اتنی مدت تک ٹھہرا رہا کہ اب اس کے پاس کھلانے کو کچھ نہیں بچا۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعوت طعام دی اور پانچ آدمیون کے لیے کھانا تیار کرایا مگر ایک صاحب بن بلائے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہولیے۔ جب میزبان کے دروازے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ صاحب بغیر بلائے ہمارے ساتھ آگئے ہیں تم چاہو تو اجازت دے دو، نہ چاہو تو یہ واپس لوٹ جائیں گے، میزبان نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کو بھی اجازت دیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(جزو۔ ۵۰)

حیوانات کے حقوق اور لحم خنزیر اور حرام چیزوں سے متعلق احکام

آیت نمبر ۱، ۲:

﴿حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿18﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿19﴾﴾

حتی کہ جب وہ چیونٹیوں کی ایک وادی پر پہنچے تو ایک چیونٹی بولی ''چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں روند ڈالیں اور انہیں پتہ نہ چلے۔''
سلیمان چیونٹی کی اس بات پر مسکرا دیئے اور کہا ''اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے اور اس بات کی (توفیق بھی دے) کہ میں ایسے اچھے عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔'' (النمل:19-18)

ماحصل:

ہمارے لیے اس واقعے سے یہ سبق ملتا ہے۔

(۱) انسان کو اپنے اشرف المخلوقات ہونے کا گھمنڈ نہیں ہونا چاہیے بلکہ حضرت سلیمان کی سی عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں جانوروں پر فوقیت دی اور انسانوں میں پیدا فرمایا۔

(۲) اپنی دعاؤں میں اپنے والدین کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔

(۳) اللہ سے نیک اعمال کی توفیق مانگتے رہنا چاہیے کہ ہم اسی کی توفیق سے نیک عمل کرتے ہیں اور اسی کی توفیق سے برائیوں سے رکتے ہیں۔

(۴) اللہ سے اس کی رضا، رحمت اور جنت الفردوس میں داخلے کی دعا بھی مانگنی چاہیے۔

آیت نمبر ۳:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۥ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ ﴾

اے ایمان والو! اپنے معاہدات کو پورا کیا کرو۔ تمہارے لیے مویشی قسم کے چرنے والے جانور حلال کیے گئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں بتلائے جا چکے ہیں البتہ حالتِ احرام میں ان کا شکار حلال نہیں، بلا شبہ اللہ وہی حکم دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ (المائدہ:1)

آیت نمبر ۴:

﴿حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ ؕ ذٰلِكُمۡ فِسۡقٌ ؕ﴾

’’تم پر یہ چیزیں حرام کی گئی ہیں: مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ جاندار چیز جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام سے مشہور کر دی جائے نیز وہ جانور جو گلا گھٹ کر یا چوٹ کھا کر یا بلندی سے گر کر یا سینگ کی ضرب سے مر گیا ہو اور جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو الا یہ کہ تم اسے ذبح کر لو نیز آستانے کا ذبیح اور فال کے تیروں سے قسمت معلوم کرنا بھی حرام ہے۔ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ (المائدہ:3)

آیت نمبر ۵:

﴿قُلۡ لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝145﴾

’’کہہ دیجیے کہ: جو وحی میری طرف آئی ہے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام کی گئی ہو الا یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا فسق ہو کہ اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو ہاں جو شخص لاچار ہو اور باغی نہ ہو اور نہ ضرورت سے زیادہ کھانے والا ہو تو بلاشبہ آپ کا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (الانعام:145)

آیت نمبر ۶:

﴿وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۝66﴾

’’نیز تمہارے چوپایوں میں بھی سامان عبرت ہے کہ ان کے بطنوں میں فضلہ اور خون

موجود ہوتا ہے ان کے درمیان سے ہم تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔(النحل:66)

آیت نمبر ۷ اور ۸:

﴿وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ ﴿68﴾ ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿69﴾﴾

”نیز آپ کے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور بیلوں میں اپنا گھر بنا پھر ہر قسم کے پھل رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کردہ راہوں پر چلتی رہ، ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا مشروب (شہد) نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے یقینا اس میں بھی ایک نشانی ہے غور وفکر کرنے والوں کے لیے۔“(النحل:69-68)

آیت نمبر ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲:

﴿وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا ۚ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿5﴾ وَلَکُمۡ فِیۡہَا جَمَالٌ حِیۡنَ تُرِیۡحُوۡنَ وَ حِیۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ﴿6﴾ وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَکُمۡ اِلٰی بَلَدٍ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا بٰلِغِیۡہِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿7﴾ وَّالۡخَیۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِیۡرَ لِتَرۡکَبُوۡہَا وَزِیۡنَۃً ؕ وَیَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿8﴾﴾

”اور جو پایوں کو بھی اس نے تخلیق کیا جن میں سے بعض سے تم سردی سے بچتے ہو (اور ان میں) اور بھی فائدے ہیں اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو نیز جب انہیں شام کو اور صبح چرانے لاتے اور لے جاتے ہو تو اس میں تمہارے لیے عزت وشان ہے۔ نیز وہ جانور تمہارے بوجھ اُٹھالے جاتے ہیں جہاں تم سخت جانفشانی کے بغیر پہنچ نہیں سکتے تھے بلاشبہ تمہارا رب بڑا شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔ نیز اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے بھی

پیدا کیے تا کہ تم ان پر سواری کرو اور وہ زینت بھی ہیں اور وہ کئی چیزیں پیدا کرے جنہیں تم نہیں جانتے ا (اس میں پیشین گوئی ہے جہاز، گاڑیوں وغیرہ کی ایجاد کی۔ اس کے علاوہ ایسی چیزیں بھی اللہ نے پیدا کیں جو انسان کے لیے مفید ہیں یعنی دوست جرثومے (Bacteria) وغیرہ جو انسانی آنت میں موجود ہوتے ہیں اور حیاتین کی فراہمی کا سبب بنتے ہیں) (النحل:5 تا 8)

آیت نمبر ۱۳:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا﴾

وہی تو ہے جس نے سمندر کو مسخر کر دیا تا کہ تم اس میں سے تر و تازہ گوشت کھاؤ۔'' (النحل: 14)

آیت نمبر ۱۴:

﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿34﴾﴾

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے تا کہ جو جانور ہم نے انہیں عطا کیے ہیں ان پر وہ اللہ کا نام لیا کریں تمہارا الٰہ صرف ایک الٰہ ہے لہٰذا اسی کے فرمانبردار بنو اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔ (الحج:34)

آیت نمبر ۱۵:

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿36﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿37﴾﴾

''اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ بنا دیا ہے جن میں تمہارے لیے بہتری ہے لہٰذا (ذبح کے وقت) انہیں صف بستہ کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین پر لٹک جائیں تو انہیں کھاؤ اور قناعت کرنے والے کو بھی اور مانگنے والے کو بھی کھلاؤ ہم نے انہیں اسی طرح تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ تم شکرگزار بنو۔ اللہ کو قربانی کے جانور کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔'' اسی طرح خدا نے ان کو تمہارا مسخر کر دیا تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اسے بزرگی سے یاد کرو اور (اے پیغمبرؐ) نیکو کاروں کو خوشخبری سنا دو۔ (الحج:36 تا 37)

آیت نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸:

﴿اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ اَيۡدِيۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِكُوۡنَ ﴿71﴾ وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَمِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ ﴿72﴾ وَلَهُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿73﴾﴾

''کیا وہ دیکھتے نہیں کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ان میں سے ان کے لیے چوپائے پیدا کیے اب وہ ان کے مالک ہیں اور ہم نے مویشیوں کو ان کا مطیع بنایا تو ان میں سے کسی پر یہ سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں۔ نیز ان سے انہیں اور بھی فوائد اور مشروب ملتے ہیں کیا پھر (بھی یہ لوگ) شکر نہیں کرتے؟ (یس: 71 تا 73)

آیت نمبر ۱۹:

﴿وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰٓى اَرۡبَعٍ ؕ يَخۡلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿45﴾﴾

''اللہ تعالیٰ نے ہر چلنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا، ان میں س ے کچھ ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، کچھ دو پاؤں اور کچھ چار پاؤں پر، جو کچھ وہ چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے اور یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (النور:45)

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر ۱:

حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہر گوشت خور درندے کے کھانے سے منع فرمایا (تیسیر القرآن بحوالہ بخاری کتاب الصید والذبائح؛ مسلم کتاب الصید والذبائح)

حدیث نمبر ۲:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر شکاری پرندے کو حرام کیا جو اپنے پنجوں سے شکار کرتا ہے۔ (تیسیر القرآن: متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نہ تمہارے اجسام کو دیکھتا ہے اور نہ تمہاری شکلوں کو بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔" (تیسیر القرآن بحوالۂ مسلم)

حدیث نمبر ۴:

حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک اونٹ کے قریب سے ہوا۔ بھوک کی وجہ سے اس کا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بے زبان جانوروں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جب سواری کے قابل ہوں سواری کرو اور ان کو اچھی حالت میں چھوڑا کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۲۰ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو تم لوگ جانور (چوپائے) سے وطی (بدفعلی) کرتے پاؤ اس شخص کو بھی قتل کر دو اور جانور کو بھی (جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا)"، کسی شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ

ہے کہ چوپائے کو بھی قتل کر دیا جائے۔ یعنی وہ تو بے قصور اور غیر مکلف ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم اس کراہت کے سبب فرمایا ہو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ ایسے جانور کا گوشت کھائیں یا اس سے کچھ فائدہ حاصل کریں جبکہ اس جانور کے ساتھ بدفعلی کی گئی ہو۔ (ترمذی ص ۵۳۱ ابواب الحدود)

حدیث نمبر ۶:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے، دوران سفر ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہمیں ایک سرخ رنگ کا پرندہ دکھائی دیا، اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے، بچے ہم نے پکڑ لیے تو پرندہ آیا اور ہمارے سروں پر پر پھیلائے اضطراب اور بے چینی سے چکر لگانے لگا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے اور پرندے کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمانے لگے کہ اسے اس کے بچے پکڑ کر کس نے اسے مصیبت میں ڈالا ہے، اس کے بچوں کو چھوڑ دو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر چیونٹیوں کے ایک بل پر پڑی، جسے ہم نے جلا دیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے کس نے جلایا ہے، ہم نے عرض کیا ''ہم لوگوں نے ہی جلایا ہے۔ اس پر ارشاد فرمایا یہ حرکت مناسب نہیں ہے، اس لیے کہ آگ سے جلانا تو آگ کے رب کو ہی زیبا ہے۔'' (ریاض الصالحین بحوالہ ابوداؤد باسناد صحیح)

حدیث نمبر ۷:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم شاداب علاقے میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حق دو (یعینی کچھ دیر گھاس چرنے کے لیے چھوڑ دو) اور جب تم قحط زدہ (یا خشک) علاقے سے گزرو تو جلدی چلو اور اگر تم آرام کرنا چاہو تو راستے سے ہٹ کر رہو۔ (ابوداؤد)

حدیث نمبر ۸:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو ایک

دوسرے کے خلاف بھڑکانے (اور لڑوانے) سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الجہاد)

حدیث نمبر ۹:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو باتیں ایسی ہیں جن کو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سے سن کر) یاد کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا لازم قرار دیا ہے جب تم کسی (سزائے موت کے مجرم یا کافر) کو قتل کرو تو بہتر انداز میں قتل کرو اور تم (جانوروں کو) ذبح کرو تو بہتر انداز میں ذبح کرو اور اپنی چھری تیز رکھو۔ پس ذبح ہونے والے (جانور) کو راحت دو۔''

(اسلامی عقائد واعمال بحوالہ مسلم کتاب الامارۃ)

حدیث نمبر ۱۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ اس پر لعنت کرے جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ اس پر لعنت کرے جو اللہ کے سوا دوسرے کے لیے ذبح کرے اور اللہ اس پر لعنت کرے جو کسی بدعتی کو پناہ دے اور اللہ اس پر لعنت کرے جو زمین میں (لوگوں کی رہنمائی کے لیے لگے ہوئے) نشانات کو مٹائے۔'' (اسلامی عقائد واعمال بحوالہ مسلم کتاب الاصافی)

حدیث نمبر ۱۱:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس کو سمندر نے پھینکا یا سمندر اس سے پیچھے ہٹ گیا تو اسے کھاؤ اور جو اس میں (یعنی سمندر میں ہی) مرگئی اور پانی پر تیرنے لگی اسے نہ کھاؤ۔'' (اسلامی عقائد واعمال بحوالہ ابوداؤد)

(جزو۔۵۱) پانی اور کھانے کی چیزیں ضائع کرنے کی کراہت

(اور) (نباتات کے حقوق)

آیاتِ قرآنی

آیت نمبر ۱:

﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ﴾

''بے شک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔'' (بنی اسرائیل: 27)

آیت نمبر ۲:

﴿وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ﴾

''اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کیا۔ بلاشبہ اس میں بھی ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو غور سے سنتے ہیں۔'' (النحل: ۶۵)

آیت نمبر ۳:

﴿وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾﴾

''وہی تو ہے جس نے باغات پیدا کیے جن کی بیلیں لپٹ جاتی ہیں دوسرے وہ درخت جو خود اپنے تنے پر کھڑے ہوتے ہیں نیز کھجوریں اور کھیتیاں پیدا کیں جن سے مختلف کھانے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ نیز اس نے زیتون اور انار پیدا کیے۔ متشابہ اور مختلف بھی۔ جب یہ درخت پھل لائیں تو ان سے خود بھی کھاؤ اور فصل اٹھاتے وقت ان سے اللہ کا حق بھی ادا کرو اور اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں

کرتا۔(الانعام:141)

آیت نمبر ۴:

﴿وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿33﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿34﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿35﴾﴾

’’اوران لوگوں کے لیے مردہ زمین (بھی) ایک نشانی ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے اناج نکالا جس کا کچھ حصہ وہ کھاتے ہیں۔ نیز ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس کے اندر سے چشمے بہا دیے۔ تاکہ وہ اس کے پھل کھائیں حالانکہ یہ سب ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر کیا وہ شکرادا نہیں کرتے۔(یس:35)

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا’’جو مسلمان بھی کوئی پودا لگائے یا کھیتی باڑی کرے، پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور کھالے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔‘‘(مسلم۔کتاب الساقات)

حدیث نمبر ۲:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا’’جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اسے پکڑ لے اور اس کے ساتھ لگنے والی خرابی کو دور کر دے اور اسے کھالے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے تب تک رومال کے ساتھ صاف نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کس حصے میں برکت ہے۔(مسلم: کتاب الاشربہ)

(جزو۔ ۵۲) کھانے کے آداب

کھانے سے متعلق ناپسندیدہ چیزیں یہ ہیں:

☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھنا۔

☆ کھانا بائیں ہاتھ سے کھانا۔

☆ پلیٹ کے درمیان سے کھانا۔

☆ ٹیک لگا کر کھانا۔

☆ کھانے میں عیب نکالنا۔

☆ کھانے کے بعد ڈکار لینا۔

☆ بہت زیادہ کھانا۔

☆ برتن میں سانس لینا یا پھونکیں مارنا۔

☆ کھانے پینے میں اسراف کرنا۔

کھانے سے متعلق یہ امور پسندیدہ ہیں:

☆ بسم اللہ پڑھنا

☆ کھانا کنارے سے کھانا اور اپنے سامنے سے کھانا۔

☆ جوتے اتار کر کھانا

☆ کھانے کے بعد دعا پڑھنا۔

☆ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا

☆ جو بھی ہو صبر شکر کر کے کھا لینا بلکہ خوشی خوشی کھانا۔

(9) احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت

فرمائی کہ بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ شروع کرتے وقت پڑھ لے البتہ اگر ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے تو یوں کہے:

بسم اللہ اولہ واخرہ (اللہ کے نام سے ابتدا بھی اور انتہا بھی) (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث نمبر ۳:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب آدمی (۱) اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت، اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ کو یاد کر لیتا ہے تو شیطان (اپنے کارندوں سے) کہتا ہے (یہاں سے نکلو) یہاں تو نہ ہماری شب بسری کا انتظام ہے نہ گنجائش ہے اور نہ کھانے کو کچھ۔'' اور جب وہ آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا اور کھانا کھاتے وقت بھی بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے چلو رات گزارنے کا تو انتظام ہو گیا ہے اور جب وہ کھانے پر بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے لو بھئی کھانے کا بھی انتظام ہو گیا ہے۔ (مسلم؛ ریاض الصالحین)

حدیث نمبر ۴:

جناب امیہ بن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں ایک صاحب کھانا کھا رہے تھے اور (غالباً) بسم اللہ نہیں پڑھی تھی سارا کھانا کھا لیا، صرف ایک لقمہ باقی تھا کہ اس کو کھانے لگے تو بسم اللہ اولہ وآخرہ'' کہہ دیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرا پڑے! اور فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ شروع ہی سے کھانا کھا رہا تھا، آخر لقمہ پر جب انہوں نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ شیطان نے کھایا تھا قے کر کے سارا نکال دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حدیث نمبر ۵:

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ”کسی کو کھانے پر بلایا جائے، روزہ نہ ہو تو کھالے اور روزہ ہو تو اس کے لیے دعا کر کے آجائے۔“ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۶:

جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہل خانہ سے سالن طلب فرمایا اور اسی سے کھانا نوش فرمایا اور یہ ارشاد فرماتے رہے کہ سرکہ کیسا اچھا سالن ہے سرکہ کیسا اچھا سالن ہے۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۷:

جناب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیر پرورش تھا ۔میری تربیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے ہاں ہوئی۔ کھاتے وقت میرا ہاتھ سالن کی پلیٹ میں اِدھر اُدھر گھومتا رہتا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے سمجھایا کہ برخودار! (کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھو، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۸:

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ نزول برکت طعام کے وسط میں ہوتا ہے لہٰذا کنارے کنارے سے کھاؤ بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ (ریاض الصالحین ج ۱ ص ۴۳ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۹:

جناب ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”میں ٹیک لگا کر کھانا پسند نہیں کرتا۔“ (بخاری)

حدیث نمبر ۱۰:

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے کوئی جب کھانا کھا چکا ہو تو اسے چاہیے کہ انگلیاں چاٹنے یا چٹوانے سے پہلے رومال وغیرہ سے نہ

پونچھے۔(متفق علیہ۔ریاض الصالحین)

حدیث نمبر ۱۱:

جناب کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین انگلیوں سے کھاتے دیکھا ہے۔جب آپ فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے۔(مسلم)

حدیث نمبر ۱۲:

جناب جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ اسے اٹھالے اور ریت مٹی اگر کچھ لگ گیا ہو تو صاف کر کے کھا لے۔اسے شیطان کے لقمہ بننے کے لیے نہ چھوڑے اور وہ انگلیاں چاٹنے سے پہلے رومال وغیرہ سے نہ پونچھے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کھانے کے کونسے جز میں برکت ہے۔(مسلم)

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا:''جب کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار دو، یہ تمہارے قدموں کے لیے زیادہ راحت کی بات ہے۔''
(اسلامی عقائد واعمال ص ۴۳۵ بحوالہ دارمی)

حدیث نمبر ۱۴:

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر چاہا تو کھالیا اور اگر ناپسند کیا تو چھوڑ دیا۔(بخاری، کتاب الاطعمہ)

حدیث نمبر ۱۵:

جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ فضول خرچی میں سے ہے کہ تم جو چاہو کھالو۔'' (اسلامی عقائد واعمال بحوالہ ابن ماجہ ابواب الطعمہ)

حدیث نمبر ۱۶:

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو یہ فرماتے سنا ہے:

''آدمی نے پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جس سے اپنی پیٹھ سیدھی رکھے۔ اگر ضرور ہی (زیادہ کھانا) ہو تو تیسرا حصہ کھانے کے لیے۔ تیسرا حصہ پینے کے لیے اور تیسرا حصہ سانس لینے کے لیے ہو۔'' (ترمذی، ابواب الزھد اسلامی عقائد و اعمال)

حدیث نمبر ۱۷:

جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا ڈکار ہم سے روکو۔ کیونکہ تم میں سے قیامت کے دن زیادہ طویل بھوکے وہ ہوں گے جو دنیا کے گھر میں زیادہ سیر رہیں گے۔'' (اسلامی عقائد و اعمال بحوالہ ابن ماجہ ابواب الاطعمہ)

حدیث نمبر ۱۸:

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' (اسلامی عقائد و اعمال ص ۴۳۸ بحوالہ بخاری کتاب الاطعمہ)

حدیث نمبر ۱۹:

جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رات کا کھانا کھاؤ، اگرچہ چلو بھر ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ عشاء کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے۔'' (ترمذی ابواب الاطعمہ)

حدیث نمبر ۲۰:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب عشا کا کھانا رکھا جائے اور نماز کھڑی کردی جائے تو عشا کا کھانا شروع کردو۔'' (بخاری کتاب الاطعمہ)

حدیث نمبر ۲۱:

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی ابواب الاشربہ)

حدیث نمبر ۲۲:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ریشم اور دیبانہ پہنو اور نہ ہی سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیئو اور نہ ہی ان کے پیالوں میں کھاؤ۔ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں اور تمہارے لیے یہ آخرت میں ہیں۔'' (بخاری، کتاب الاطعمہ)

حدیث نمبر ۲۳:

اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو چاندی کے برتن میں کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے آگ انڈیلتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ)

(جزو۔ ۵۳): حقوق اللہ کی عدم ادائیگی

نماز اور حج

نماز دینِ اسلام کا سب سے اہم رکن اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ قرآن وحدیث میں نماز کو اللہ کا حق قرار دیا گیا ہے، اور اس کی ادائیگی نہ کرنے والوں کے لیے سخت وعید آئی ہے۔

درج ذیل میں قرآن وحدیث سے ایسے واضح دلائل پیش کیے جارہے ہیں

قرآن مجید میں نماز کو اللہ کا حق اور ترکِ نماز کی وعید:

﴿اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ﴿14﴾﴾

''بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔'' (طٰہٰ:14)

اس آیت میں نماز کو اللہ کی عبادت اور حق کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿42﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿43﴾﴾

''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے داخل کیا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔'' سورۃ المدثر، آیات 42-43

ترجمہ: ترکِ نماز کو جہنم میں جانے کا پہلا سبب قرار دیا گیا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿34﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿35﴾﴾

''جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں، وہی جنتوں میں عزت سے ہوں گے۔'' المعارج، آیت 34-35

یہاں نماز کی پابندی کو جنت کی علامت بتایا گیا ہے، جس کا برعکس مطلب ہے کہ بے نمازی محروم رہے گا۔

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز کو اللہ کا حق اور ترک کرنے والوں کے لیے وعید:

حدیث نمبر 1:

نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا "رأس الأمر الإسلام، وعموده الصلاة...(ترمذی)

''اسلام کا سارا معاملہ اس کے ستون (نماز) پر ہے۔''

نماز دین کی بنیاد اور اللہ کا پہلا حق ہے۔

نماز نہ پڑھنے والے کے لیے سخت وعید

حدیث نمبر 2:

آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز ہے، جس نے نماز چھوڑ دی، وہ کفر کے قریب ہو گیا۔ (مسلم)

نماز چھوڑنا، گویا ایمان اور کفر کے بیچ کی آخری لکیر ہے۔

حدیث نمبر 3:

ہمارے اور ان (منافقین یا کفار) کے درمیان فرق نماز ہے، جس نے اسے چھوڑا، اس

نے کفر کیا۔(ترمذی)

حدیث نمبر 4:

قیامت کے دن سب سے پہلا حساب بندے کی نماز سے ہوگا۔(ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز اللہ کا پہلا حق ہے جو بندے سے طلب کیا جائے گا۔

آجکل نماز کا ترک کرنا بہت زیادہ عام ہو چکا ہے۔اللہ تعالیٰ اس ترک نماز والی روش سے بچائے آمین۔

حج نہ کرنا

استطاعت (یعنی مالی، جسمانی اور راستے کی سہولت) کے باوجود حج ادا نہ کرنے والے کے بارے میں قرآن وحدیث میں بہت سخت وعید آئی ہے، کیونکہ حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، اور ایک بار زندگی میں صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔ذیل میں قرآن وحدیث سے اس بارے میں واضح دلائل اور وعیدیں پیش کی جارہی ہیں:

قرآن مجید سے حج نہ کرنے والوں کے لیے وعید

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (97)﴾

”اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (کعبہ) کا حج فرض ہے، جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو انکار کرے (حج ترک کرے)، تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔“(آل عمران:97)

"وَمَنْ كَفَرَ" (جو انکار کرے) مفسرین کے مطابق یہاں حج نہ کرنا کفر کے قریب عمل ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے:" جو استطاعت کے باوجود حج نہ کرے، وہ کفر کے قریب ہے، اور یہ اللہ کے حکم کا انکار ہے۔

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حج ترک کرنے کی وعید

حضرت علیؓ سے روایت ہے جس شخص کے پاس زادِ راہ اور سواری ہو (یعنی حج کی استطاعت ہو) اور وہ حج نہ کرے تو اسے اختیار ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'اللہ کے لیے لوگوں پر حج فرض ہے'. (ترمذی)

یہ حدیث اس شخص کے لیے انتہائی سخت وعید ہے جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا۔2

حضرت عمر بن خطابؓ کا قول: لقد هممت أن أبعث رجالًا إلى هذه الأمصار، فينظروا كل من له جدة (استطاعت) ولم يحج، فيفرضوا عليه الجزية، ما هم بمسلمين، ما هم بمسلمين. (مصنف ابن ابی شیبہ: 12117)

''میں ارادہ کر چکا تھا کہ مختلف شہروں میں آدمی بھیجوں، وہ دیکھیں کہ کون شخص صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا، اور اس پر جزیہ (غیر مسلموں کا ٹیکس) لگائیں، کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں۔''

حضرت عمرؓ حج نہ کرنے کو اسلام سے خارج ہونے جیسا سنگین جرم تصور کرتے تھے۔

(جزو۔ ۵۴) مالی معاملات (سود، بخل، رشوت، ناجائز قبضہ کرنا)

قرآن مجید میں سود کے بارے میں آیات

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ﴾

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) ایسے اٹھیں گے جیسے کوئی جنون زدہ شخص ہو جسے شیطان نے چھو لیا ہو...''

﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

''اگر تم باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

اس میں سود کی شدید مذمت، سود چھوڑنے کا حکم، اور نہ چھوڑنے پر اللہ اور اس کے رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کی وعید ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٣٠﴾﴾

"اے ایمان والو! سود کو دُگنا چوگنا بڑھا کر نہ کھاؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔" آلِ عمران (130:3)

﴿وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ﴾

"جو سود تم لوگوں کے مال میں بڑھوتری کے لیے دیتے ہو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔" الروم (39:30)

﴿وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ﴾

"اور ان کا سود لینا، حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا۔" النساء (161:4)

احادیثِ مبارکہ میں سود کے بارے میں واضح احکام

حدیث نمبر ۱:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے، لکھنے والے، اور گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: "یہ سب برابر ہیں۔" (بخاری)

حدیث نمبر ۲:

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو... ان میں سے ایک "سود کھانا" بھی ہے۔ (صحیح بخاری)

حدیث نمبر ۳:

جو شخص جانتے بوجھتے ہوئے ایک درہم سود کھاتا ہے، وہ چھتیس بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین گناہ ہے۔ (مسند احمد)

حدیث نمبر ۴:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سود کی ستر (۷۰) سے زیادہ قسمیں ہیں، ان میں سب سے کم تر (کم

درجے کی) ایسے ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

دیگر فقہی نکات (اجماعِ امت):

تمام مکاتب فکر (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے فقہاء سود کی حرمت پر اجماع رکھتے ہیں۔
سود کا لین دین کسی بھی شکل میں حرام ہے، خواہ وہ ذاتی قرض پر ہو یا تجارتی بنیاد پر

بخل

(کنجوسی) اسلام میں ایک ناپسندیدہ اور مذموم صفت ہے۔

قرآن وحدیث میں اس کی واضح مذمت کی گئی ہے اور سخاوت (فیاضی) کی ترغیب دی گئی ہے۔ ذیل میں قرآن مجید اور احادیث سے کچھ اہم حوالہ جات پیش کیے جا رہے ہیں

قرآن مجید سے بخل کی مذمت:

﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَخَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَشَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿180﴾ ﴾

”اور جو لوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے، وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ وہ ان کے لیے بُرا ہے۔ (آل عمران 180)

﴿ هٰاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿38﴾ ﴾

”دیکھو! تم وہ لوگ ہو جنہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ پھر تم میں سے کچھ بخل کرتے ہیں۔ اور جو بخل کرتا ہے، وہ دراصل اپنے ہی لیے بخل کرتا ہے۔“ (سورہ محمد 38)

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿34﴾ ﴾

’’اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔‘‘ (سورہ توبہ 34)

احادیثِ مبارکہ میں بخل کی مذمت:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوتیں: بخل اور بُرا اخلاق۔ (سنن الترمذی)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" سخی شخص اللہ، لوگوں اور جنت کے قریب ہوتا ہے، اور بخیل اللہ، لوگوں اور جنت سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔[جامع الترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخل سے بچو، کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا، انہوں نے بخل کی وجہ سے خون بہایا اور حرام کو حلال سمجھا۔ (صحیح مسلم، حدیث)

خلاصہ: بخل دل کی بیماری اور اللہ پر عدم اعتماد کی علامت ہے۔ اسلام میں دولت کو نعمت اور آزمائش دونوں سمجھا جاتا ہے، اور اس کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ سخاوت سے دل کو سکون ملتا، معاشرے کو فلاح اور اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

رشوت

رشوت (bribery) دینِ اسلام میں ایک سخت گناہ اور حرام عمل ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ درج ذیل میں رشوت کے بارے میں قرآن وحدیث کے حوالے پیش کیے جارہے ہیں:

قرآن مجید سے رشوت کے بارے میں

﴿وَلَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿188﴾﴾

’’اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ ہی (اس مال کو) حاکموں کے پاس پہنچاؤ (بطور رشوت)، تاکہ تم دوسروں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے

ساتھ کھا جاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔" (البقرہ:188)

یہ آیت رشوت کے عمل کو ایک حرام اور باطل طریقہ قرار دیتی ہے۔

احادیثِ مبارکہ سے رشوت کی مذمت

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔" (داؤد، ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم جسے بھی تم میں سے کسی کام پر مقرر کریں اور وہ ہم سے سوئی یا اس سے زیادہ کوئی چیز چھپائے (یا ناجائز لے)، تو وہ خیانت ہوگی، اور وہ قیامت کے دن اسی کو لے کر آئے گا۔ (مسلم)

اس حدیث میں رشوت اور خیانت کرنے والے کو قیامت کے دن رسوائی کی وعید دی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "الهدايا للعمال غلول." (مسند احمد)

"عامل (سرکاری ملازم) کے لیے تحفے رشوت اور خیانت ہیں۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص منصب پر ہو، اس کے لیے "تحفہ" لینا بھی رشوت کے حکم میں آتا ہے۔

اسلام میں رشوت کے نقصانات:

عدل و انصاف کا خاتمہ ہوتا ہے۔ حق دار محروم رہتا ہے۔

نظامِ معیشت اور معاشرت میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت کا باعث بنتی ہے۔

ناجائز قبضہ کرنا

اسلام میں ناجائز قبضہ (زمین یا مال کو ظلم و زیادتی کے ساتھ ہتھیانا) ایک سنگین گناہ ہے۔ قرآن و سنت میں اس کی شدید مذمت کی گئی ہے، اور ظالموں کے لیے سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ درج ذیل میں ناجائز قبضہ کے بارے میں قرآن و احادیث کے واضح حوالے پیش کیے جا رہے ہیں:

قرآن مجید سے حوالہ 1 سورۃ الشعراء، آیت

﴿وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝183﴾

''اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو (یعنی ان کے حقوق نہ مارو)، اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔'' (الشعراء:183)

اس آیت میں دوسروں کے مال و حقوق پر ناجائز قبضے کو فساد کہا گیا ہے۔

﴿يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾

''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ...''

ناحق قبضہ یا زبردستی کسی کا مال لینا اس آیت کی صریح خلاف ورزی ہے

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والے کے بارے میں وعید۔

حدیث نمبر 1:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"من أخذ من الأرض شيئًا بغير حقه، خُسِفَ به يوم القيامة إلى سبع أراضين.

''جس نے کسی کی زمین ناحق لے لی (قبضہ کیا)، قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔'' (صحیح بخاری و مسلم)

یہ بہت سخت وعید ہے، جو بتاتی ہے کہ ناجائز زمین پر قبضہ کرنے والا قیامت کے دن رسوا اور عذاب میں ہوگا۔

ظلم کی عمومی وعید

حدیث نمبر 2:

ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں (سخت عذاب) کا سبب ہوگا۔(مسلم)
زمین یا مال پر قبضہ کرنا بھی ظلم ہے، اور اس کا انجام قیامت کے دن اندھیروں اور عذاب کی صورت میں ہوگا۔

حق دار کو اس کا حق نہ دینا کبیرہ گناہ ہے:

حدیث نمبر 3:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ترجمہ (مفہوم):"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔(بخاری)
جو لوگ طاقت یا عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھا کر کسی کی زمین یا جائیداد پر قبضہ کرتے ہیں، وہ اس ذمہ داری میں خیانت کرتے ہیں اور اللہ کے حضور جواب دہ ہیں۔

خلاصہ:

ناجائز قبضہ ظلم ہے۔قرآن میں ظلم کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ناجائز زمین لینے والا سات زمینوں میں دھنسا یا جائے گا۔ایسا شخص اللہ کی لعنت، عذاب اور رسوائی کا مستحق ہے۔

(جزو۔۵۵): سوشل میڈیا کا استعمال و آداب

اپنے اندر ایک سینسر لگا دیں کہ جو چیز مجھے اللہ پاک سے دور کر دے تو یہ فتنہ ہے۔

ا۔سچ بولنے اور جھوٹی باتوں سے پرہیز:

﴿يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿119﴾﴾

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔" (سورۃ التوبہ:119)

۲۔بغیر تحقیق بات پھیلانے سے پرہیز:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾

''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو...''

(سورۃ الحجرات:6)

سوشل میڈیا پر خبریں یا پوسٹس بغیر تحقیق کے شیئر کرنا ممنوع ہے۔

غیبت و چغلی سے اجتناب:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾

''اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے...''(سورۃ الحجرات:12)

سوشل میڈیا پر کسی کی عزت اچھالنا یا پیٹھ پیچھے برائی کرنا بھی غیبت میں آتا ہے۔

﴾

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ﴾

''اور ان کی طرح نہ ہوں جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا، پھر اللہ نے بھی ان کو (ایسا کر دیا) کہ وہ اپنے آپ ہی کو بھول گئے۔''(الحشر:19)

ان نیٹ ورک ذرائع میں علم و عرفان اور خیر کی مجلسیں بھی دستیاب ہیں جو ذہن کو تقویت دیتی ہیں، روح کی پرورش کرتی ہیں، اور علم و معرفت کو فروغ دیتی ہیں۔ عقلمند لوگ جب ان کا رخ کرتے ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، ان کے اخلاق بلند ہوتے ہیں اور علم و معرفت پروان چڑھتی ہے۔ وہاں ایسی مجلسیں بھی ہیں جو عقیدے کو متزلزل اور ایمان کو کمزور کرتی ہیں، جہاں حرمت والی چیزوں کی پامالی ہوتی ہے۔ اخلاق آلودہ اور شرافت و فضیلت داغ دار ہو جاتی ہے۔ اس کی بے شمار شکلیں اور صورتیں ہوتی ہیں انھیں شمار کرنے کے لیے یہ وقت کافی نہیں، اس کی بعض صورتیں یہ ہیں: دوسروں کی عزت و حرمت پر حملہ کرنا، ان کے عیوب ٹٹولنا، ان کی عزتیں اچھالنا اور فوٹوگرافی وغیرہ کے ذریعے ان کے ساتھ برا سلوک کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تمہارے

لیے ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں اور اس مہینے میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔(صحیح البخاری)

گھروں کے راز افشا کرنا، پرائیویٹ زندگی کو سامنے لانا، نعمتوں کا مظاہرہ کرنا، سواری، کھان پان یا لباس کو فخریہ انداز میں پیش کرنا، اپنی شخصی زندگی کو شئیر کرنا اور اس کے ذریعہ جھوٹی شہرت کے پیچھے بھاگنا، اور اپنی اقدار اور اصول ونظریات کو پس پشت ڈال کر سنسنی پیدا کرنے کی کوشش کرنا بھی اس کی بعض مذموم صورتیں ہیں۔ اور آدمی اس وقت تک اپنے دین کے معاملے میں عافیت اور وسعت میں ہوتا ہے جب تک وہ اپنی پردہ پوشی کرتا ہے، اور اعلانیہ معصیت سے دور رہتا ہے۔

جاہلی عصبیتوں کو ہوا دینا، اور دیگر قوموں اور قبائل کی تنقیص کرنا بھی اسی قبیل سے ہے، یہ عمل جہاں اخوت و بھائی چارگی کے منافی ہے، وہیں اس سے ملکی رشتوں کے تانے بانے کمزور ہوتے ہیں، دلوں میں بغض وحسد پیدا ہوتا ہے، اور عداوتیں جنم لیتی ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾

''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل عزت وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو۔''(الحجرات:13)

انہیں میں وہ عمل بھی ہے جو کسی منصوبہ بند جھوٹ کی تشہیر، یا لوگوں کے درمیان برائیوں اور بگاڑ وفساد کی نشر واشاعت کا باعث بنے، یہاں تک کہ بعض لوگوں کا مقصد ان چیزوں پر تنقید کرنا ہوتا ہے، لیکن وہ غیر شعوری طور پر اس جھوٹ، یا برائی کی ترویج واشاعت کی مہم کا حصہ بن جاتے ہیں۔

انہیں میں سے امن وامان کو ختم کرنے کے لیے لوگوں کو اکسانا، جھوٹی وسنسنی خیز افواہیں عام کرنا، اور گمراہ کن خبریں پھیلانا ہے۔ انہیں میں ایسی چیز بھی ہے جو دینی احکام کے منافی ہے جیسے سستی آرٹ اور حرام تصویروں کے ذریعے دو جنسوں کے درمیان اختلاط کا منظر پیش کرنا، یہ سب مجلس کے آداب کے منافی ہیں، اور ان میں شرکت کرنے والا حرام کام اور گناہ وسرکشی میں تعاون

کا مرتکب ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا کے استعمال میں کسی بھی طرح کی غفلت ولا پرواہی بڑے شر اور برائی کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے، جیسے کسی خوابیدہ فتنے کی آگ کو بھڑکانا، یا کسی بری سنت کو رواج دینا جس پر بعد کے لوگ عمل کرنے لگے، اور اپنے عمل کے گناہ کے علاوہ، اس کی زندگی میں اور اس کی موت کے بعد جب کہ وہ قبر میں ہو، اس پر عمل کرنے والے کے گناہ بھی اس پر جاری رہے، جب تک وہ بری سنت نسل در نسل چلتی رہے اور اس گناہ کا سلسلہ اس وقت تک منقطع نہ ہو جب تک لوگ اس سے باز نہ آجائیں۔

چنانچہ ایسے گناہ جو متعدی ہوں وہ ان گناہوں سے زیادہ خطرناک ہیں جن کا اثر ذات تک محدود رہے، کیوں کہ متعدی گناہ کا نقصان گناہ گار کو ہوتا رہتا ہے کیوں کہ وہ دوسروں تک جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتے ہیں، جب کہ جو غیر متعدی گناہ ہیں، گناہ کرنے والے کی موت کے ساتھ دفن ہوجاتے ہیں۔ یہیں سے سوشل میڈیا کی اس ٹکنالوجی کی خطرناکی کو سمجھا جاسکتا ہے، اس لیے ایک عقلمند انسان ہزار بار سوچتا ہے کہ وہ کوئی ایسی بات تو نہیں کہہ رہا ہے جو شر کے دروزے کو کھول دے، اور وہ پوری دنیا میں پھیل جائے، اور لوگ اس پر عمل اور اس کی پیروی شروع کر دیں، پھر اس کے بعد اس کے تدارک کے لیے اس کے سامنے کوئی راہ باقی نہ رہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿لِيَحْمِلُوٓا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿25﴾﴾

''اس کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔'' (النحل:25)

نیز ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ﴾

''اور ہم لکھ رہے ہیں جو عمل انھوں نے آگے بھیجے اور ان کے چھوڑے ہوئے نشان بھی۔'' (یس:13)

ان وسائل کی برائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اگر قلب وعقل محفوظ رہ بھی جائے، مگر غیر مفید امور میں قیمتی اوقات اور عمر کا ضیاع ضرور ہوتا ہے۔ اور عمر، زندگی اور تمام مصالح وقت کی ہی پیداوار ہے، لہٰذا جو اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کرتا ہے اس کی زندگی کے مصالح ضائع ہوجاتے ہیں اور اگر وقت ضائع ہوجائے تو پھر کبھی وہ اس کا تدارک نہیں کرسکتا۔

اور سب سے زیادہ خطرناک معاملہ یہ ہے کہ ایک انسان، غفلت شعار، ہوا پرست، اہل بدعت وشبہات کی مجلسوں میں بیٹھے اور یہ حجت پیش کرے کہ وہ ان کے باطل افکار پر رد کرے گا، لیکن ہوتا یہ ہے کہ چند دنوں کے اندر وہ خود ہی فتنے کا شکار ہوجاتا ہے اور ان کی چالوں میں پھنس جاتا ہے، ان کی گفتگو سے مانوس ہونے لگتا ہے، پھر اس کے دل میں زیغ وضلالت گھر کرنے لگتی ہے، جس کی وجہ سے وہ ہلاکت وبربادی کی وادیوں میں گر جاتا ہے، اور بسا اوقات وہ کفر کے گڑھے میں جا گرتا ہے، اور معاملہ اللہ کی آیتوں کا استہزاء اللہ کے وجود کے انکار تک پہنچ جاتا ہے اور معاذ اللہ وہ الحاد کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ جو شخص ایسی جگہ پر اپنی رضامندی کے ساتھ بیٹھا جہاں اللہ کی آیات کے ساتھ کفر اور استہزا کیا جارہا ہو، یا وہاں دین کی بے حرمتی کی جارہی ہو تو ایسا شخص انہیں کا شریک کار سمجھا جائے گا، تو اس لیے اس قسم کی مجلسوں سے اعراض کرنا نہایت ضروری ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿68﴾﴾

''اور جب آپ دیکھیں ان لوگوں کو جو ہماری آیات میں نکتہ چینی کررہے ہوں تو ان سے منہ موڑ لیں یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں لگ جائیں، اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو آپ یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھیں۔'' (الانعام:68)

۱۔اچھا کلام یا خاموشی:

"جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔" (صحیح بخاری و مسلم)

سوشل میڈیا پر غیر ضروری، بے ہودہ یا دل آزاری پر مبنی باتوں سے پرہیز لازم ہے۔

۲۔دوسروں کو ایذا دینا منع:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔" (صحیح بخاری: 10)

زبان سے تکلیف دینا، یا کی بورڈ سے کسی کو ہراساں کرنا، بدزبانی یا طعنہ دینا منع ہے۔

۳۔جھوٹ بولنے اور پھیلانے کی مذمت:

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی بات کو بیان کر دے۔" (صحیح مسلم)

غیر مصدقہ معلومات، افواہیں یا میمز شیئر کرنا قابلِ مذمت ہے۔

اہل بصیرت و معرفت بخوبی جانتے ہیں کہ ان مجالس کے روحِ رواں ایسے جاہل و نالائق لوگ ہوتے ہیں جو اس کے اہل ہی نہیں ہوتے ، بلکہ اپنے فن سے ہٹ کر دوسرے شعبوں میں دخل اندازی کر رہے ہوتے ہیں، اور دوسروں کے مقام و مرتبے پر دست درازی کر رہے ہوتے ہیں، چنانچہ کوئی بغیر علم کے فتوے دے رہا ہوتا ہے، تو کوئی علم طب حاصل کیے بغیر لوگوں کے لیے علاج تشخیص کر رہا ہوتا ہے، اور کوئی بڑے بڑے مسائل پر گفتگو شروع کر دیتا ہے، اور نہایت قابل فسوس بات یہ ہے کہ آج بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کے حصولِ علم کا مرجع و منبع یہی مجالس بن چکی ہیں، ان مجالس کی خرابی کے لیے ان میں پائی جانے والی برائیاں) غیبت، چغلی، فسق و فجور اور بہتان بازی ہی کافی ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے"۔ صحیح مسلم

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو۔(طویل حدیث)،جس میں آپ ﷺ نے یہ بھی بیان فرمایا:”ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا پھر وہ دوسری جانب جاتا ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا“۔اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ان دو آدمیوں نے آپ ﷺ سے کہا کہ:”یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا جو دنیا بھر میں پھیل جاتی“۔صحیح البخاری۔

ایک مسلمان کو ایسے برے عزائم رکھنے والوں سے بچنا چاہیے جو اپنے مذموم مقاصد اور فساد کے لیے اسے استعمال کرنا چاہتے ہیں،اور اس کے ذریعے خبروں کو نشر کرنا چاہتے ہیں،جو صرف ایک کلک کی دوری پر ہوتی ہیں،اور پل بھر میں پھیل جاتی ہیں۔ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿281﴾﴾

”اور اس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“(البقرہ:281)

ان مختلف پلیٹ فارم اور سوشل میڈیا پر اس طرح کی مجلسوں کا ہدف وطن کے مستقبل،امت کے جگر گوشے نوجوان لوگ ہوا کرتے ہیں کیوں کہ وہ بڑے جوشیلے ہوتے ہیں اور بہت ہی جلد متاثر ہو جاتے ہیں،اور یہ فتنے ایسی دلربا و دلکش صورت میں پیش کیے جاتے ہیں کہ نفوس ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں،جیسے چیلنجز پر مبنی کام اور انٹرنیٹ سے جڑی ایسی ٹیم جن کے ذریعے نوجوانوں میں فکری انحراف،اخلاقی انارکی اور عقلی کمزوری سرایت کرتی ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دعوتی و اصلاحی مہم کے ذریعے ان پلیٹ فارم کا مقابلہ کریں،جس سے لوگوں کے دلوں میں اللہ رب العزت کی نگرانی و مراقبے کا شعور بیدار ہو،دینی حمیت میں مضبوطی آئے،اخلاقیات کو فروغ

حاصل ہو، نیز ان پلیٹ فارم کے ذریعے برائی اور شر کا پرچار کرنے والی کمپنیوں اور مشکوک اداروں کا بائیکاٹ کریں۔

اسلامی اصول	سوشل میڈیا پر اطلاق
سچ بولنا	صرف مصدقہ معلومات شیئر کریں
تحقیق سے کام لینا	خبر، ویڈیو، یا تصویر کی تصدیق کریں
غیبت، چغلی سے پرہیز	دوسروں کی نجی زندگی یا کمزوریوں کا مذاق نہ اڑائیں
دل آزاری سے اجتناب	نفرت انگیز تبصروں سے بچیں
نیت کی صفائی	ریاکاری یا شہرت کے لیے نیکی کا اظہار نہ کریں
وقت کا ضیاع نہ کرنا	بلا مقصد سکرولنگ سے پرہیز

امت مسلمہ کے لئے دعا

اے اللہ! تو اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما۔

اے اللہ! تو اسلام اور مسلمانوں کی مدد فرما۔

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں، اور ایسے قول و فعل کی توفیق کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں جنت سے قریب کر دے۔

یا اللہ! ہم جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور ہر ایسے قول و فعل سے بھی جو ہمیں جہنم کے قریب کر دے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتے ہیں خواہ وہ جلد ملنے والی ہے یا دیر سے، اسے ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ اور ہر اس برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں، جو جلدی آنے والی ہے یا دیر سے، اسے ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے، اے اللہ! ہم تجھ سے خیر و بھلائی کی ابتدا و انتہا، اس کی جامع چیزیں، اور اس کے اول و آخر، ظاہر و باطن کا سوال کرتے ہیں اور جنت میں بلند درجات کا سوال کرتے ہیں۔

اے میرے رب! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا، ہماری تائید ونصرت فرما، ہمارے خلاف کسی کی تائید ونصرت نہ کرنا، ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف تدبیر نہ کرنا۔ ہماری رہنمائی فرما اور ہدایت کو ہمارے لیے آسان کر دے۔ اور جو ہمارے خلاف بغاوت کرے اس کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

اے اللہ تو بہت زیادہ بخشنے والا ہے اور معافی کو پسند کرنے والا ہے، لہذا ہمیں بھی معاف فرما۔ اے اللہ! ہمارے فوت شدگان پر رحم فرما۔ ہمارے بیماروں کو شفا عطا فرما، ہمارے مصیبت زدگان کو عافیت عطا فرما، اور ہم تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری دی ہوئی عافیت کے پھر جانے سے، تیری ناگہانی گرفت سے، اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے پناہ مانگتے ہیں۔

اے ہمیشہ سے زندہ رہنے والی ذات! اے ہر چیز کو قائم رکھنے والی ذات! ہم تجھ سے تیری ہی رحمت کا واسطہ دے کر مدد طلب کرتے ہیں، ہمارے سارے معاملات سنوار دے، اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی ہمیں اپنے نفسوں کے سپرد نہ کر۔ آمین یارب العالمین۔